يا حي   يا قيوم

ما شاء الله لا قوة الا بالله اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا

محمد

النبي الامي وعلى آله وصحبه وعترته بعدد كل معلوم لك بعد خلقك
ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله
الا هو الحي القيوم واتوب اليه

جلد   نسخہ مایہ یحی العظام   سوم

اسماء النبی الکریم ﷺ

للتقسیم والتوزیع فی سبیل اللہ

لانتفاع و النفع

لجمیع امۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لمرضات اللہ تعالیٰ ورسولہ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آمین

مؤلف محمد برکت علی عفی عنہ
دار الاحسان ۔ فیصل آباد

جلد سوم

—— طبع اوّل ——

تاریخ طباعت —— ۱۵ رشعبان المعظم ۱۳۹۸ھ ہجری
مطابق ۲۱ رجولائی ۱۹۷۸ء

تعداد —— ایک ہزار

مقام اِشاعت —— المقام النّجاف الصحّاف المقبول المصطفین
دارالاحسان۔ فیصل آباد۔ پنجاب پاکستان

طابع —— نشاط آرٹ پریس لمیٹڈ۔ ۹ رانڈسٹریل ایریا۔ گلبرگ لاہور

کتابت اسماء —— "رئیس القلم"، حافظ محمد یوسف سدیدی

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
اٰمین اٰمین یَارَبَّ الْعٰلَمِیْن ط

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم ما شاء الله لا قوة إلا بالله يا حي يا قيوم اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد
النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو
الحي القيوم وأتوب إليه يا حي يا قيوم

الإهداء

إلى

حضرة الأقدس الأكمل الأطيب الأطهر الأكرم الأجمل جناب سرور كائنات فخر موجودات، سيّد الكونين، سيّد المرسلين، خاتم النّبيّين، رحمة لّلعلمين، شفيع المذنبين، شفيع الأمم، شفيع الأمّة، صاحب الجود والكرم، عاصم المطهّرة نبيّ الخاتم، رسول الأخر، صاحب تيجان المقرّبين، راحة قلوب المؤمنين، حبيب ربّ العلمين مصباح المقرّبين، محبّ العاشقين، محبوب الطّالبين العارفين، سراج السّالكين، مأوانا وملجانا وسيّدنا وسندنا ونبيّنا ورسولنا ومولينا وحبيبنا ومحبوبنا

محمّد ﷺ

المصطفى أحمد ﷺ المجتبى محمّد ﷺ النّبيّ الأمّيّ

حضرة

محمّد رسول الله

صلّى الله عليه وآله وأصحابه وبارك وسلّم

ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم
آمين آمين يا ربّ العلمين ط

بسم الله الرحمن الرحيم ما شاء الله لا قوة إلا بالله يا حي يا قيوم اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه يا حي يا قيوم

التّشكّر والمنّة

كلّ من اعانني فى تأليفه وتدوينه ونظامته
وتكميله وتشهيره وتدبيره وتبليغه وتفسيره وتشريحه
وطبعه وكتابته واشاعته من مطابع وكتّاب
واصحاب التصانيف والتأليف استفيد
منهم واصحاب استمد منهم علمًا وادبًا
ونظرًا وفكرًا وقلمًا وعملًا ومالًا ولسانًا
واعانني فى تأليف هذا الكتاب المقدّس
والمطهّر وشدّ ازري كلّهم مشكورون
ومعنونون بصميم قلبي فجزاهم الله احسن
الجزاء ، الفقير ممنون وشاكر لكلّ احد
منهم استغفر الله لهم وأرجو
لهم الخير من الله

اللّٰهمّ

تَقَبَّلْ مِنَّا وَمِنْهُمْ اٰمِيْن ثُمَّ اٰمِيْن

محمّد بركة علي

المهاجر إلى الله والمتوكّل على الله العظيم

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
اٰمِين اٰمِين يَا رَبَّ الْعٰلَمِينَ ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا حی یا قیوم اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد
النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو
الحی القیوم واتوب الیہ یا حی یا قیوم

تشکّر و اِمتنان

تألیف و تدوین ، ترتیب و تنظیم ، تشکیل و تکمیل ، تشہیر و تدبیر ، تبلیغ و تفسیر و تشریح اور طباعت و کتابت و اشاعت میں جن جن مطابع و مکاتب نیز اصحابِ تصنیفات و تألیفات سے استفادہ کیا گیا ہے ، نیز وُہ تمام افراد و اشخاص جن سے علمی ، ادبی ، نظری فکری ، قلمی ، عملی ، مالی اور لِسانی استمداد حاصل کی گئی ہے اور اس مقدس و مطہّر تألیف میں جس جِس نے کسی طرح سے بھی میری مدد کی ہے اور میرا ہاتھ بٹایا ہے ، وہ سب میرے قلبی اور دِلی شکریّہ و اظہارِ اِمتنان کے حقدار ہیں ۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاۗءِ خاکسار ان سب کا ممنُون و شکر گُزار ہے اور ان کی مغفرت کیلئے دُعاگو و امیدوار ہے ۔

اَللّٰھُمَّ

تَقَبَّلْ مِنَّا وَمِنْھُمْ

اٰمِیْن ثُمَّ اٰمِیْن

محمّد برکت علی لودھیانوی

المہاجر اِلی اللہ والمتوکّل علی اللہ العظیم

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یا ربّ العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم ما شاء الله لا قوة إلا بالله يا حي يا قيوم اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه يا حي يا قيوم

التقديم

اللّٰهمّ لك الشّكر والمنّة بما انعمت واكرمت على اذل اهل الأرض بمجدك وصمديتك على تخريج اسماء مباركة ومكرمة لحبيبك الأقدس والأكمل والأكرم والأجمل والأطيب والأطهر وطٰهٰ ويٰس والمزّمّل والمدّثّر صلّى الله عليه وسلّم من حجاب خفاء إلى ظهور سعادة تاريخي شرفتنا - والحمد للحيّ القيّوم -

يسجد لك كل من قطن بدار الإحسان من إنسان وورق شجرة وذرّة أرض على بابك العالى يا ذا الجلال والإكرام بما أنعمت علينا وانتخبت هذا المقام النجاف الصّحاف المقبول المصطفين لتخريج اسماء معظمة من حجاب إلى الظهور - فالله خير الرّازقين -

وتطبع " دار الإحسان " هذه الأسماء المباركة بكتابة نفيسة وطبعة مزينة وترتيب وتزئين وتهدى هذه الهدية الفريدة الوحيدة التى لا نظير لها ولا مثل لها بفرحة وابتهاج إلى حضرة الأقدس والأكمل والأجمل والأطيب والأطهر فداه روحي صلّى الله عليه وسلّم لنفع جميع أمّته إلى يوم الدّين لتحصيل سعادة الدارين

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن

محمّد بركت على عفى عنه
دار الإحسان - باكستان
١٥ شعبان المعظم ١٣٩٨ھ

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العالمين

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ یا حی یا قیوم اللّٰہم صلّ وسلّم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمّد النبی الامّی وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ یا حی یا قیوم

مقدّمہ

یا اللہ تیرا شکر و احسان ہے کہ تُو نے اپنی مجدیّت و صمدیّت کے صدقے ہم خاک نشینوں کو اپنے حبیبِ اقدس و اکمل ، اکرم و اجمل ، اطیب و اطہر ، طٰہٰ ، یٰس مزمّل ، مدثّر صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فضیلت مآب اسمائے مُبارکہ و مکرمہ کو پردۂ عدم سے منصّۂ شہود پر لانے کی تاریخی سعادتِ عظمیٰ سے مشرّف فرمایا ۔ الحمد للحیّ القیّوم ۔

”دارُالاحسان“ کا ہر مکین ، ہر پتّہ اور ہر ذرّہ تیری اس بے پایاں عنایت پر تیری بارگاہ ربّ ذوالجلال والاکرام میں سجدہ ریز ہے کہ تُو نے اپنے اس مقام النّجاف الصّحاف المقبول المصطفین کو ردیفِ ازلی میں محجوب و مستور تقدس مآب اسمائے معظّمہ کے شہود و ظہور کے لیے منتخب فرمایا ۔ فاللہ خیرالرّازقین ۔

”دارُالاحسان“ عُمدہ ترین کتابت و طباعت اور نفیس ترین ترتیب و تزئین کے ساتھ اس مایہ ناز ، منفرد ، بے مثل اور عدیم النّظیر تالیف کو انتہائی مسرّت کے ساتھ حضُور اقدس و اکمل ، اکرم و اجمل ، اطیب و اطہر صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ساری اُمّت کو نفع پہنچانے کے لیے حضُور اقدس رُوحی فداہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں بطور ہدیۂ عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن

محمّد برکت علی عفی عنہ

دارالاحسان ۔ پاکستان

۱۵ شعبان المعظم ۱۳۹۸ھ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِیْن اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الضابط صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سرکار — یاد رکھنے والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

سمی به صلی اللہ علیہ وسلم
لانه يضبط ما يوحىٰ
اليه اى يحفظه عن
التغيير والتبديل۔
(سبل الھدی ج ۱ ص ۵۹۶)

یہ اسم مُبارک حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کا اس لیے رکھا گیا ہے
کیونکہ جو وحی آپؐ پر نازل ہوتی
تھی آپؐ اس کو یاد فرمالیا کرتے
تھے۔یعنی اس کو تغیّر و تبدل سے
محفوظ فرمالیا کرتے تھے۔

عن ابن عباس
رضی اللہ عنہما فی قوله:
" لَا تُحَرِّكْ بِهٖ
لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ "
(سورة القيامة ١٦)
قال كان رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزل
جبرئیل (علیہ السلام) بالوحی

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما
سے اللہ کے اس فرمان میں کہ اپنی
زبان کو اس قرآن کے ساتھ زیادہ
حرکت نہ دیا کرو تاکہ آپؐ اس کو
جلدی سے یاد کرلیں۔ فرماتے ہیں
کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر جب
حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لے کر
نازل ہوتے تو آپؐ اپنی زبان اور

وكان مما يحرك
به لسانه و شفتيه
فيشتد عليه وكان
يعرف منه فانزل الله
الآية التى فى
لا اقسم بيوم القيٰمة
لا تحرك به لسانك
لتعجل به ان علينا
جمعه و قرانه قال
علينا ان نجمعه
فى صدرك و قرانه
فاذا قرأناه فاتّبع قرانه
فاذا انزلناه فاستمع
ثم ان علينا بيانه
علينا ان نبيّنه
بلسانك قال فكان
اذا اتاه جبرئيل (علیہ السلام)
اطرق فاذا ذهب
قرأه كما وعده
الله۔

(الحديث)

(صحيح البخاری ج ٢ - ص ٧٣٤)

ہونٹوں کو زیادہ حرکت دیتے اور آپ ﷺ
پر مشکل پڑجاتی اور یہ حالت آپ ﷺ میں
پہچانی جاتی تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ
لا اقسم بیوم القیٰمۃ
میں یہ آیت اتاری کہ آپ ﷺ اس قرآن
کیساتھ زبان کو حرکت نہ دیں تاکہ آپ ﷺ اسکو
جلدی یاد کرلیں۔ اسکا اکٹھا کرنا اور پڑھنا
ہمارے ذمّہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس آیت
میں فرماتا ہے کہ ہم پر یہ لازم ہے۔ کہ ہم
اسکو آپ ﷺ کے سینہ میں جمع کردیں۔ اور
اس کا پڑھانا بھی ہمارے ذمّہ ہے۔ پھر
جب ہم اسکو پڑھیں تو ہمارے پڑھنے
کے پیچھے پیچھے چلیں۔ جب ہم اس کو
اتاریں تو آپ ﷺ کان لگا کر سنیں۔ پھر
ہمارے ذمّہ ہے۔ اسکا بیان کرنا یعنی
ہمارے ذمّہ ہے کہ ہم اسکو آپ ﷺ کی زبان
سے بیان کروائیں۔ حضرت عبداللہ بن
عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر جب حضرت جبرئیل
علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس تشریف لاتے آپ ﷺ
خاموشی سے سنتے اور جب وہ چلے جاتے تو آپ ﷺ
اس قرآن کو اسی طرح پڑھتے جسطرح کہ
اللہ نے آپ ﷺ سے وعدہ فرمایا تھا۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اٰله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الضارب بالحسام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار تلوار چلانے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس رضي الله عنه
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اخذ سيفا يوم احد
فقال من ياخذ هذا
السيف فاخذه قوم
فجعلوا ينظرون اليه
فقال من ياخذه
بحقه فاحجم القوم
فقال ابو دجانة سماك
رضي الله عنه انا اٰخذ بحقه
فاخذه ففلق هام
المشركين۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۱۲۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ احد کے دن تلوار پکڑی اور فرمایا کون ہے جو اس تلوار کو پکڑتا ہے۔ اس کو ایک قوم نے پکڑ لیا اور اس کو دیکھنے لگے فرمایا اس کو وہ پکڑے جو اس کا حق ادا کرے۔ تو لوگوں کا جمگھٹا ہو گیا حضرت ابو دجانہ سماک رضی اللہ عنہ بولے میں اسے پکڑتا ہوں اور اس کا حق ادا کروں گا۔ پھر تلوار کو پکڑ لیا اور مشرکوں کے سروں کو قلم کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الضارع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار خشوع وخضوع کرنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً "

(سورة الاعراف ٢٠٥)

سمی صلی اللہ علیہ وسلم بذلك لكثرة تضرعه وابتهاله الى الله تعالىٰ وخضوعه لهيبته واستكانته لعظمته

(سبل الهدىٰ ج ١ - ص ٥٩٧)

عن عبد الله بن كنانة رضی اللہ عنہ عن ابيه قال ارسلني فلان الى ابن عباس رضی اللہ عنہما

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"اور آپ (ہر ہر شخص سے یہ بھی کہہ دیجئے کہ) اے شخص اپنے رب کی یاد کیا کر عاجزی کے ساتھ اور خوف کے ساتھ۔"

یہ اسم مبارک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا بوجہ کثرت عاجزی اور زاری اور خشوع جو ہیبت ربّانی اور اس کی عظمت کے آگے جھکنے کی وجہ سے تھا، رکھا گیا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن کنانہ رضی اللہ عنہ اپنے والد (کنانہ) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فلاں شخص نے مجھے حضرت عبد اللہ بن عباس رض

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
اٰمين اٰمين اٰمين يا ربَّ العٰلمين ط

اسئاله عن صلوٰة رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فی الاستسقاء فقال خرج رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم متضرعًا متواضعًا متبذلاً فلم یخطب نحو خطبتکم هٰذه فصلی رکعتین۔

(سنن النسائی ج ۱ - ص ۱۵۵)

کی خدمت میں بھیجا کہ میں ان سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ استسقاء کی بابت دریافت کروں، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عاجزی اور انکساری سے اور میلے کچیلے کپڑوں میں نکلے۔ پھر آپؐ نے تمہارے جیسا لمبا خُطبہ نہیں پڑھا پھر آپؐ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔

عن ابی امامة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عرض علی ربی لیجعل لی بطحاء مکة ذهبا قلت لا یا رب ولکن اشبع یوما واجوع یوما او قال ثلاثا او نحو هذا فاذا جعت تضرعت الیك و ذکرتك فاذا شبعت شکرتك وحمدتك

(الحدیث) (جامع الترمذی ج ۲ ص ۵۸)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پروردگار نے میرے سامنے یہ پیش کیا کہ میں مکّہ معظمہ کی پتھریلی زمین کو تمہارے واسطے سونا کردوں میں نے عرض کیا نہیں اے میرے پروردگار میں تو ایک دن کھاؤں گا۔ اور ایک دن بھوکا رہوں گا یا فرمایا تین دن یا اسی کی مانند کوئی لفظ۔ پھر جب بھوکا رہونگا۔ تو تیرے حضور میں گڑگڑاونگا تیری طرف عاجزانہ رجوع و توجہ کروں گا اور تیرا ذکر کروں گا۔ اور جب سیر ہو کر کھاؤں گا۔ تو تیرا شکر اور تیری حمد کروں گا۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم ● ماشاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اٰله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الضحاك ﷺ

ہمارے سردار — ہنس مکھ — درود و سلام بھیجئے آپ پر

عن عائشة رضی اللہ عنہا انها سئلت كيف كان رسول الله ﷺ إذا خلا في بيته؟ قالت كان الين الناس و اكرم الناس وكان رجلا من رجالكم الا انه كان ضحاكًا بسّاما۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۱۔ ص ۳۶۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان سے پُوچھا گیا کہ حضُور اقدس ﷺ اپنے گھر میں جب علیحدہ ہوتے تو کیسے رہتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے۔ کہ حضُور طبیعت کے نرم تھے، بزرگ ہستی تھے۔ اور تم آدمیوں جیسے اِنسان تھے مگر بات یہ ہے کہ حضُور ہنس مکھ اور متبسّم تھے۔

عن ابی امامة رضی اللہ عنہ قال كان رسول الله ﷺ من اضحك النّاس و اطيبهم نفسا۔

(رواہ الطبرانی ۔ الجامع الصغیر ج ۲ ص ۹۳)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضُور اقدس ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ ہنس مکھ تھے اور سب سے زیادہ خوش طبیعت تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
یا حی یا قیوم
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الضحوک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہمارے سردار دشمن کا خون بہانے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

روی ابن فارسؒ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی التوراۃ۔ الضحوك القتّال یرکب البعیر ویلبس الشملۃ ویجتزی بالکسرۃ و سیفہ علی عاتقہ۔

(سبل الھدیٰ والرشاد ج ۱ ص ۵۹۷)

قال ابن فارس رحمۃ اللہ علیہ سمی بالضحوك لانہ صلی اللہ علیہ وسلم کان طیب النفس فکھا علی کثرۃ من

امام ابن فارسؒ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک توراۃ میں ہے دشمن کا خون بہانے والے۔ جنگجو جو اونٹ پر سوار ہوں گے۔ اور عمامہ پہنیں گے اور ایک لقمہ پہ اکتفا کریں گے۔ اور آپؐ کے کندھے پر تلوار ہو گی۔

امام ابن فارس رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے۔ کہ ضحوک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی اس لیے رکھا گیا کہ آپؐ خوش طبیعت تھے۔ حالانکہ آپؐ کے پاس بہت لوگ

ينتابه و يفد عليه من جفاة العرب و اهل البوادى ولا يراه احد ذا ضجرو لا قلق ولكن لطيفا فى النطق رفيقا فى المسئلة۔

(سبل الهدیٰ ج ۱ ۔ص ۵۹۷)

آتے پھر بھی آپ ﷺ ہنس مکھ رہتے۔ اور آپ ﷺ کے پاس اُجڈ عربی اور دیہاتی وفد بن کر آتے۔ لیکن آپ ﷺ کو کسی آدمی نے غصّہ اور ناراضگی کی حالت میں نہیں دیکھا۔ لیکن آپ ﷺ بولنے میں پیار اور محبّت کا اظہار فرماتے۔ دریافت کرنے میں نرمی برتتے۔

عن طاؤس اليمانى رضی اللہ عنہ ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الله بعثنى بالسيف بين يدى الساعة وجعل رزقى تحت ظل رمحى وجعل الذل والصغار على من خالفنى ومن تشبه بقوم فهو منهم۔

(کتاب الجہاد لحافظ عبد اللہ بن مبارک ص ۸۹)

حضرت طاؤس یمنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے قیامت سے پہلے تلوار دے کر مبعوث فرمایا ہے اور اس نے میری روزی میرے نیزے کے سایہ میں مقرر کی ہے۔ اور ذلّت و رسوائی میرے مخالفوں پر مسلّط کر دی ہے۔ جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت کرے گا وہ انہیں میں سے ہو گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا ضخم الساقین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار بھاری پنڈلیوں والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ضخم الساقین۔
(رواہ الواقدی۔ تاریخ ابن کثیر ج۶ ص۱۹)

نشید الانشاد الذی
لسلیمان علیہ السلام ، ساقاہ عمودا
رخامٍ مؤسستان علی قاعدتین
من ابریز۔ (نشید الانشاد باب۵ - آیت۱۲)

وفی الحدیث نظرت الی ساقہ
کانھا جمارۃ جمار بضم جیم وتشدید میانہ
درخت خرما وآنرا شحم النخل خوانند
کہ ہموار وصاف ولطیف وابیض
مے باشد۔

(مدارج النبوۃ ج ۱ - ص ۲۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم بھاری پنڈلیوں والے تھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا گیت:
اُن کی پنڈلیاں ایسی ہیں۔ جیسے
سنگِ مرمر کے ستون جو سونے کے
پایوں پر کھڑے ہوں۔
اور حدیث میں ہے کہ میں نے حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلی مُبارک کو دیکھا
گویا کہ وُہ کھجور کا چھوٹا پودا ہے۔ جمار جیم
کی ضمہ کیساتھ کھجور کے درمیانے پودے کو
کہتے ہیں۔ اور اسکو شحم النخل بھی کہتے ہیں
جو ہموار اور لطیف اور سپید رنگ کا ہوتا ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سیدنا ضخم العضدین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار بھاری بازوؤں والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال

كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ضخم العضدين.

الحديث (رواه الواقدی۔ تاریخ ابن کثیر ج ص ١٩)

نشيد الانشاد الذى

لسليمان عليه السلام، يداه حلقتان

من ذهب مرصعتان بالزبرجد

(نشید الانشاد باب ٥ - آیت ١٤)

و در روایتِ دیگر آمده :

عبل الذراعين و در روایتی عبل

العضدين سطبر بازو و عبل بفتح عين

مهمله و سکون موحده و ذراع از مرفق تا

سر انگشتِ میانه و ساعد کذا

فی القاموس۔

(مدارج النبوۃ ج ١ - ص ٢٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے۔ کہ حضور اقدس

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھاری بازوؤں والے تھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا گیت۔

اس کے ہاتھ ایسے ہیں جیسے سونے کی

کڑیاں جس میں ترسیس کے جواہر

جڑے گئے ہوں۔

اور ایک دوسری روایت میں آیا

ہے عبل الذراعین (بھاری بازوؤں

والے) اور ایک روایت میں عبل العضدین

(بھاری بازوؤں والے) اور عبل ع مہملہ اور

سکون با سے اور ذراع کہنی سے لیکر

درمیانی انگلی کے سرے تک کو کہتے ہیں۔

اور ساعد بھی اسی طرح قاموس میں ہے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

آمین آمین یا ربّ العالمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اٰله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا ضخم الهامة صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — بزرگ سر — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضخم الهامة عظیم العینین اهدب الاشفار مشرب العینین حمرة کث اللحیۃ ازهر اللون۔

(الطبقات الکبرٰی لابن سعد ج ۱ ۔ ص ۴۱۱)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بزرگ سر۔ فراخ چشم۔ باریک پلکوں والے۔ چشم دلربا۔ انبوہ ریش شگفتہ حسن والے تھے۔

عن علی رضی اللہ عنہ قال لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالطویل ولا بالقصیر شثن الکفین والقدمین ضخم الکرادیس۔

(شمائل الترمذی ص ۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ لمبے تھے اور نہ ہی زیادہ ٹھگنے تھے۔ بھری ہوئی ہتھیلیوں اور پاؤں والے۔ اور بھاری بھر کم دماغ والے تھے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
یا حی اللھم صل وسلم و بارک علی سیدنا و مولانا و حبیبنا محمد النبی الامی و علی الہ و اصحابہ و عترتہ بعدد کل معلوم لک یا قیوم
وبعدد خلقک و رضی نفسک و زنۃ عرشک و مداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ

سیدنا ضلیع الفم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار فراخ دہان درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن حسن بن علی رضی اللہ عنہ قال سالت خالی ھند بن ابی ھالۃ رضی اللہ عنہ وکان وصافا عن حلیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا اشتھی ان یصف لی شیئا اتعلق بہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضلیع الفم. (الحدیث)

(شمائل الترمذی صـ ۲)

"فم ھاتیك منھل العسل
فیه براء الوری من العلل

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کے متعلق دریافت کیا۔ وہ آپؐ کا بہت ہی وضاحت سے حلیہ بیان کرنے والے تھے۔ مجھے بھی خواہش ہوئی کہ وہ میرے سامنے بھی کچھ بیان کریں کہ میں اس کو حرزِ جان بنا لوں۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فراخ دہان تھے۔

دہان تو شہد کا مشکیزہ ہے۔
جس میں جہان کے لوگوں کی بیماریوں

خمرة الريق لاضرار بها
هى صهباء لاخمار لها"
قاله أزاد البلجرامى فى مظهر
البركات - (المبتكر ص ٣٧٥)

کی شفا ہے۔ لعاب جو نشہ سے
پُر ہے۔ اس میں کچھ نقص نہیں۔
وُہ تو صبح کی شراب ہے۔ جس
کا نشہ نہیں۔ اسے آزاد بلگرامی نے
اپنی مظہر البرکات میں ذکر کیا ہے۔

عن جابر بن سمرة
رضی اللہ عنہ یقول کان
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
ضليع الفم - الحديث
(شمائل الترمذی ص ۲)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فراخ دہان تھے

وسعت فم ممدوح است نزد
عرب و مذموم مے دارند صغر فم در
مردان نہ در زنان و تنگ دہنی کہ شعراء
در جوانان اعتبار کردہ گویا جہت
بودن ایشاں ست در حکم نساء ...
... یعنی سخن از دہان شریف
تام و کامل و پر برمے آمد۔
(مدارج النبوة ج ۱ ص ۱۱)

عربوں کے ہاں ممدوح کی صفت
فراخ دہان مردوں کے حق میں موجود
ہے۔ لیکن عورتوں کے حق میں مذموم
ہے۔ اور شعراء نے نوجوانوں کے
لیے تنگی دہان کے جو الفاظ اپنے
اشعار میں استعمال کئے ہیں۔ تو وُہ
دراصل عورتوں کے بارے میں ہیں۔
یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مُبارک
سے پُورے کامل جُملے نکلتے تھے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ • مَا شَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ

سیدنا الضمین ﷺ

ہمارے سردار اُمّت کے ضامن درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

عن سهل بن سعد رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من يضمن لي ما بين لحييه و ما بين رجليه اضمن له الجنة۔

(صحیح البخاری ج ۲۔ ص ۹۵۸)

سمی به صلى الله عليه وسلم لتكفله بالشفاعة لامته حفظًا لهم و رعاية لهم۔

(سبل الهدیٰ ج ۱۔ ص ۵۹۷)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وُہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص دونوں جبڑوں کے درمیان (زبان) اور دونوں پاؤں کے درمیان (شرمگاہ) کی مجھے ضمانت دے دے میں اس کے لیے بہشت کا ضامن ہوتا ہوں۔

یہ اسم مُبارک آپ ﷺ کا اس لیے رکھا گیا۔ کیونکہ آپ ﷺ اپنی اُمّت کی شفاعت کے ضامن ہیں۔ بوجہ ان کی حفاظت اور رعایت کے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

یا حی یا قیوم

سیدنا الضیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

١٦

ہمارے سردار **روشنی** درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

قال حسان

ابن ثابت رضی اللہ عنہ:

کان الضیاء وکان النور نتبعہ

وکان بعد الالٰہ السمع والبصرا

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ٢ ص ٣٢٣)

وسمی بہ صلی اللہ علیہ وسلم

والقراٰن لانہ یھتدی

بکل منھما ذو والعقول

والحجی کما یھتدی

بالضوء فی ظلمات الدجی

قال عمرو بن معدی

رضی اللہ عنہ یمدح النبی

صلی اللہ علیہ وسلم:

"حکمۃ بعد حکمۃ وضیاء

حضرت حسان بن ثابت

رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

آپؐ روشنی تھے اور ہم اس روشنی

کے پیچھے چلتے تھے۔ اور آپؐ اللہ

کے بعد ہمارے کان اور آنکھ تھے۔

یہ اسم مبارک آپؐ اور قرآن مجید

کا اس لیے رکھا گیا۔ کہ ان دونوں

سے دانا اور عقلمند لوگ ایسے

ہدایت پاتے ہیں۔ جیسے اندھیری

رات میں روشنی سے رہنمائی

حاصل کی جاتی ہے۔ عمرو بن

معدیکرب رضؓ آپؐ کی مدح میں بیان

کرتے ہیں۔ آپؐ مجسمہ دانائی اور

روشنی تھے۔ ہم نے آپؐ کی روشنی

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

قد هدينا بنورها من عمانا"

(سبل الھدیٰ ج ۱ - ص ۵۹۷)

قال العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ يمتدح نبی الله صلی اللہ علیہ وسلم :

"وردت نار الخليل مكتما
تجول فيها وليس تحترق
تنقل من صالب الى رحم
اذا مضى عالمٌ بدا طبق
حتى احتوى بيتك المهيمن من
خندف عليا تحتها نطق
وانت لما ولدت اشرقت
الارض وضاءت بنورك الافق
ونحن فی ذلك الضياء وفی النور
وسبل الرشاد نخترق"

(سبل الھدیٰ ج ۱ - ص ۹۰)

سے گمراہی کے بعد ہدایت پائی ہے۔

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں فرماتے ہیں۔

آپ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی آگ میں پوشیدہ گھوم رہے تھے۔ اور آپ کو وہاں آگ نے نہ جلایا اور آپ آباء کی پشتوں سے ماؤں کے رحم میں منتقل ہوتے رہے جب ایک جہان ختم ہوا تو دوسرا جہاں نمودار ہوا۔ حتیٰ کہ آپ با حفاظت عظیم دادی کے گھر نطق فرما رہے تھے۔ اور پھر آپ جب پیدا ہوئے تو آپ کے ہمہ گیر نور سے زمین روشن ہوگئی۔ اور ہم اس روشنی اور نور اور ہدایت کے راستوں میں چل رہے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الضیغم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — ببّر شیر — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

البطل الشجاع والسید المطاع ۔ (سبل الھدیٰ ج١ ص٥٩٧)

عن علی رضی اللہ عنہ
انا کنا اذا حمی الباس ویروی اشتد الباس و احمرت الحدق اتقینا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما یکون احد اقرب الی العدو منہ ولقد رایتنی یوم بدر ونحن نلوذ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو اقربنا الی العدو وکان اشد الناس یومئذٍ باسا ۔

(الشفاء للقاضی عیاض ج١ ص٦٧)

بہادر، دلیر اور سردار جن کے پیچھے لوگ چلیں ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ جب لڑائی گرم ہوتی اور ایک روایت میں ہے کہ جب جنگ بھڑکتی اور آنکھیں سُرخ ہوتیں ۔ تو ہم حضُور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ لیتے جتنا آپ دشمن کے قریب ہوتے ہم میں سے کوئی نہیں جاتا نزدیک ہوتا ۔ مَیں نے اپنے آپکو جنگِ بدر میں دیکھا ۔ کہ ہم حضُور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ لیتے تھے اور ہم میں سے دشمن کے قریب کوئی نہ ہوتا ۔ جتنا آپ قریب ہوتے ۔ اور آپ اس دن سخت جنگجو تھے ۔

سیدنا طاب طاب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار — خوش و خرم — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

«طاب طاب» بالتکریر قال «ع» من اسمائه صلی اللہ علیہ وسلم فی التوراۃ ومعناه طیب وقیل معناه ماذکر بین قوم الاطاب ذکره بینهم۔ (سبل الھدیٰ ج۱ ص۵۹۸)

عن انس رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احسن الناس خلقا فارسلنی یوما لحاجة فقلت واللہ لا اذهب وفی نفسی ان اذهب

طاب طاب مکرر سہ کرر علامہ عزفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ یہ اسم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا توراۃ میں موجود ہے۔ اور اس کا معنی ہے "پاک" اور کہا گیا ہے۔ کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کا ذکر پاک لوگوں کی وردِ زبان ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ ملنسار تھے۔ مجھے ایک روز کام کے لیے بھیجا۔ مَیں نے کہا اللہ کی قسم مَیں نہیں جاؤں گا۔ اور میرے دل میں یہ بات تھی۔ کہ حضور اقدس

لما امرنی به
نبی الله ﷺ
فخرجت حتی امر
علی الصبیان وهم یلعبون
فی السوق فاذا
رسول الله ﷺ
قد قبض بقفای
من ورائی قال
فنظرت الیه وهو
یضحك فقال یا انیس
اذهبت حیث امرتك
قال قلت نعم انا اذهب
یا رسول الله ﷺ۔
قال أنس رضی الله عنہ
والله لقد خدمته
تسع سنین ما علمته
قال لشیٔ صنعته
لم فعلت کذا وکذا
او لشیٔ ترکته هلا
فعلت کذا وکذا۔

(الصحیح لمسلم ج ۲ ص ۲۵۳)

ﷺ نے مجھے جس کام کیلیے
حکم فرمایا ہے۔ ضرور جاؤں گا غرضیکہ
مَیں چلا گیا۔ یہاں تک کہ مجھے کچھ
لڑکے بازار میں کھیلتے ہوئے ملے۔
اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ پیچھے سے
حضور اقدس ﷺ میری گدی
پکڑے ہوئے ہیں۔ مَیں نے آپؐ
(ﷺ) کی طرف دیکھا تو آپؐ
مسکرا رہے تھے۔ اور فرمایا انسؓ
جہاں کا مَیں نے حکم دیا تھا تو وہاں
گیا تھا؟ مَیں نے عرض کیا جی ہاں
یا رسول اللہ ﷺ اب میں جا
رہا ہوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔
اللہ کی قسم مَیں حضور اقدس ﷺ
کی خدمت اقدس میں نو سال تک
رہا مجھے معلوم نہیں کہ مَیں نے کچھ کیا ہو
اور آپؐ نے فرمایا ہو کہ تُو نے یہ ایسے
کیوں کیا یا میں نے کوئی کام نہ کیا ہو
اور آپؐ نے فرمایا ہو کہ تُو نے یوں
کیوں نہ کیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الطاھر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **پاک صاف** درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

«الطاهر» المنزه عن الادناس المبرأ من الارجاس اسم فاعل من الطهارة وهي كما قال بعضهم على قسمين حسية ومعنوية فالاولى التنقي من الادناس الظاهرة والثانية التخلي عن الأرجاس الباطنة كالاخلاق المذمومة والتحلي بالاخلاق المحمودة. وسمي صلى الله عليه وسلم بذلك لانه المستجمع لجميع انواع الطهارة لان

الطاہر: میل کچیل اور گندگی سے پاک۔ طہارت سے اسم فاعل کا صیغہ اور جیسا کہ بعض نے کہا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حسّی اور دوسری معنوی اوّل کے لحاظ سے معنی یہ ہو گا کہ آپ ظاہری گندگی سے پاک وصاف ہیں اور دوسری کا معنی یہ ہو گا کہ آپ باطنی نجاست سے پاک ہیں۔ جیسے بُرے اخلاق۔ اور آپ اخلاق محمودہ سے آراستہ تھے۔ اور یہ اسم گرامی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اس لیے رکھا گیا۔ کہ آپ تمام قسم کی طہارتوں سے مزیّن تھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا ظاہر و

الله تعالى طيب باطنه وظاهره و زكى علانيته و سرائره۔

(سبل الهدیٰ ج ۱۔ ص ۵۹۸)

باطن پاک کر دیا تھا۔ اور آپ (ﷺ) کا علانیہ اور پوشیدہ تزکیہ فرمایا تھا۔

قالت عاتكة بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا:

على الطاهر الميمون ذي الحلم والندى وذي الفضل والداعي الخير التراحم

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۲۔ ص ۳۲۷)

حضرت عاتکہ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ اے چشم! پاک با برکت، برد بار معطر پر آنسو بہا۔ اور صاحب فضل اور دعوت دینے والے رحیم پر۔

عن علي رضی اللہ عنہ غسلت النبي ﷺ فذهبت انظر ما يكون من الميت فلم اجد شيئا فقلت طبت حيا و ميتا قال وسطعت منه ريح طيبة لم مثلها قط۔

(الشفاء للقاضی عیاض ج ا ص ۲۱)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو غسل دیا پس میں دیکھنے لگا کہ کوئی ایسی چیز تو نہیں نکلی جو میت میں سے نکلتی ہے۔ میں نے وہاں کچھ نہ پایا۔ تب میں نے کہا یا رسول اللہ (ﷺ) آپؐ کی حیات بھی طیّب و طاہر اور آپؐ کی ممات بھی پاک و صاف فرماتے ہیں۔ کہ آپؐ کے جسدِ اقدس سے ایسی خوشبو نکلی کہ میں نے اس سے قبل کبھی نہ پائی۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الطَّبِيْبُ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار　روحانی و جسمانی حکیم　درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله:

" هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ "

(سورة الجمعة ٢)

فعيل بمعنى فاعل من الطب وهو علاج الجسم والنفس بما يزيل السقم اى الذى يبرئ الأسقام ويذهب ببركته الآلام۔ (سبل الهدیٰ ج ص ۵۹۸)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس (اللہ) کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں۔ اور انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں۔ اور بیشک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے۔"

فعیل بمعنی فاعل طب سے ہے۔ جسکو جسمانی اور نفسانی علاج کا معالج کہا جاتا ہے جو بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ اور اس کی برکت سے دکھ درد چلے جاتے ہیں۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العلمين

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

یا حیّ یا قیّوم

وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللّٰہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الطّراز المعلم صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار جہاں سے ممتاز ہستی درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

ای العلم المشهور الذی یهتدی به و الطراز فی الاصل بکسر الطاء اخره زای علم الثوب فارسی معرب. وسمی به صلی اللہ علیہ وسلم لتشریف هذه الأمة به کما یشرف الثوب بالطراز۔

(سبل الهدی ج ۱ ص ۵۹۸)

طرز وطراز معربٌ تکلموا به وطرزه حسن ای زیه ویره بمعنی جید کل شیٔ۔ (لف القماط ص ۲۹)

مشہور نشان جس کو دیکھ کر ہدایت پائی جاتی ہے۔ اصل میں طراز ط کے کسرہ کے ساتھ کپڑے کے نشان کو کہتے ہیں۔ یہ فارسی کا لفظ ہے جس کو عربی بنایا گیا ہے۔

یہ اسمِ گرامی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اس لیے رکھا گیا ہے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے اُمّت نے شرف پایا۔ جس طرح کپڑے کے نشان سے اس کی شان بڑھ جاتی ہے۔

طرز او طراز فارسی سے عربی میں آیا ہے جسکو عربیوں نے اپنے کلام میں استعمال کیا ہے، طرز کا معنی حُسن کا ہے یعنی خوبصورتی اور یہ لفظ ہر مضبوط چیز پر بولا جاتا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك بعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا طٰسٓ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار طٰسٓ درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

ذکرہ ابن دحیۃ والنسفی من اسمائه صلى الله عليه وسلم هذه الأسماء على ضربين احدهما مالا يتأتى فيه العراب نحو كهيعص والثانى ما يتأتى فيه الاعراب وهو نوعان۔ الأوّل ما كان اسمًا مفردًا كصاد و قاف فهو محكى لا غير۔ و الثانى۔ ان يكون اسماء عدة مجموعها بوزن اسم مفرد كحم وطسٓ و يسٓ۔ فإنها بوزن قابيل وهابيل فيجوز فيه الاعراب والحكاية۔ و كذلك "طسٓمٓ" (سبل الهدىٰ ج ١ ص ٥٩٩)

اس اسمِ گرامی کو ابن دحیہ اور علّامہ نسفی رحمۃ اللہ علیہما نے بیان فرمایا ہے اور ایسے ناموں کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وُہ جن پر اعراب نہیں آتے۔ جیسے کھیٰعص۔ دُوسرے وُہ جن پر اعراب آتے ہیں۔ پھران کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وُہ اسم جو مفرد ہیں۔ جیسے ص۔ق اور یہ صرف حکایت ہی ہے بس۔ دُوسرے وُہ اسماء جن کا مجمُوعہ کسی اسم کے وزن پر آئے۔ جیسے حٰمٓ۔ طٰسٓ۔ یٰسٓ یہ قابیل اور ہابیل کے وزن پر ہیں۔ اس کو اعراب دینا بھی جائز ہے۔ اور حکایتاً بیان کرنا بھی جائز ہے۔ اور اسی طرح طسم۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
امين امين امين يا رب العلمين

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سيدنا طسم صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار — طسم — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

ذكره ابن دحية و النسفيؒ من اسمائه ﷺ۔

(سبل الهدیٰ ج ۱ ص ۵۹۹)

عن ابى العالية ؒ فى قوله تعالىٰ الم قال هذه الاحرف الثلاثة من التسعة والعشرين حرفا دارت فيها الالسن كلها ليس منها حرف الا وهو مفتاح اسم من اسمائه وليس منها حرف الا وهو من آلائه و بلآئه وليس منها حرف الا وهو فى مدة اقوام وآجالهم۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۱۔ ص ۳۶)

اس کو ابن دحیہؒ اور علامہ نسفیؒ نے حضور اقدس ﷺ کے اسمار گرامی میں ذکر کیا ہے۔

حضرت ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے (الم) کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ تین حرف ان انتیس حروف میں سے ہیں۔ جو لوگوں کی زبانوں پر عام طور پر مستعمل ہیں۔ ان تمام حروف میں کوئی حرف نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کے نام کا افتتاح نہ ہو اور ہر حرف میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور رحمتوں کا بیان ہے۔ اور ان حروف میں قوموں کی مدتوں اور وقتوں کا بیان ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال فی قولہ تعالیٰ کٓھٰیٰعٓصٓ و طٰہٰ و طٰسٓ وطٰسٓمٓ و یٰسٓ وصٓ وحٰمٓ عٓسٓقٓ، وقٓ و نحو ذلک قسم اقسمہ اللہ تعالیٰ وھی من اسماء اللہ عزوجلّ۔

(کتاب الاسماء والصفات للبیہقی ص۱۰۱)

قال الاستاذ الطاء یشیر الی طھارۃ نفس العارفین عن عبادۃ غیر اللہ و طھارۃ قلوب العارفین عن تعظیم غیر اللہ و طھارۃ ارواح الموحدین عن محبۃ غیر اللہ و طھارۃ اسرار الموحدین عن شھود غیر اللہ۔

(عرائس البیان فی تفسیر القرآن ج۲ ص۱۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حروف مقطعات کھیعص، طٰہٰ، طٰس اور طٰسمٓ، یٰس۔ ص حٰم، عسق اور ق اور ان جیسے اور حروف کے بارے میں فرمایا ہے۔ کہ یہ قسمیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اُٹھائی ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ عزّوجل کے اسمار گرامی ہیں۔

استاد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حرفِ ط عارفوں کے نفس کیطرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ وہ غیر اللہ کی عبادت سے پاک ہیں۔ اور عارفوں کے دِلوں کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ وُہ غیر اللہ کی تعظیم سے پاک ہیں۔ اور عارفوں کی ارواح کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ وہ غیر اللہ کی محبّت سے پاک ہیں۔ اور وُہ عارفوں کے اسرار کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ وُہ غیر اللہ کے شہود سے پاک ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سیدنا طویل الصلوٰۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار لمبی نماز پڑھنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ثابت رحمۃ اللہ علیہ عن
انس بن مالك رضی اللہ عنہ
قال انی لا اٰلُوْ اَنْ
اصلی بکم کما رأیت
النّبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی
بنا قال ثابتؓ کان
انس بن مالك رضی اللہ عنہ یصنع
شیئًا لم ارکم تصنعونه
کان اذا رفع رأسهٗ من
الرکوع قام حتی یقول
القائل قد نسی وبین
السجدتین حتی یقول
القائل قد نسی۔

(صحیح البخاری۔ج ا۔ص ۱۱۳)

حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ حضرت
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ میں
تمہیں ایسی نماز پڑھاؤں گا جیسے میں
نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے
دیکھا اس میں ذرہ بھر کمی نہیں کروں گا۔
حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے
کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نماز
اسطرح پڑھتے تھے کہ میں تمہیں پڑھتے نہیں
دیکھ رہا۔ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ رکوع سے سر
اُٹھاتے۔ تو اتنی دیر کھڑے رہتے حتی کہ
کہنے والا کہتا کہ وہ بھول گئے ہیں۔ اور دونوں
سجدوں کے درمیان اتنی دیر تک بیٹھتے حتی کہ
کہنے والا کہتا کہ وہ بھول گئے ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللّٰهم صلّ وسلّم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اٰله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سيدنا طويل الصمت ﷺ

ہمارے سردار لمبی خاموشی والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن سماك رحمة الله عليه قال قلت لجابر بن سمرة رضي الله عنه أكنت تجالس رسول الله ﷺ قال نعم فكان طويل الصمت قليل الضحك وكان اصحابه يذكرون عنده الشعر واشياء من امورهم فيضحكون وربما تبسم۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٥ ـ ص ٨٦)

عن قيلة بنت مخرمة العنبريه رضي الله عنها كان رسول الله ﷺ كثير السكوت لا يتكلم في غير حاجة۔ (نسيم الرياض ج ٢ ص ١١٨)

حضرت سماک رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کیا آپ حضور اقدس ﷺ کی مجلسوں میں بیٹھے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ آپ لمبی خاموشی اختیار فرماتے تھے۔ تھوڑا ہنستے تھے اور آپ کے صحابہ کرام آپ کے پاس شعر وغیرہ پڑھتے تھے اور زمانہ جہالت کے کچھ اپنے افعال بیان کیا کرتے تو ہنستے تھے۔ لاکھوں کے ہنسنے پر آپ صرف کبھی کبھی مسکرا دیتے تھے

حضرت قیلہ بنت مخرمہ عنبریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس ﷺ بہت خاموش رہتے تھے۔ بغیر ضرورت بات نہ کرتے تھے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
اٰمين اٰمين اٰمين يا ربّ العٰلمين ط

عن هند بن ابی هالة رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیر الصمت

(نسیم الریاض ج۲۔ص۱۷۵)

و کان کثیر السکوت لایتکلم فی غیر حاجة یعرض عمن تکلم بغیر جمیل و کان ضحکه تبسما و کلامه فصلًا لافضول ولا تقصیر و کان ضحک اصحابه عنده التبسم توقیرًا له واقتداء به مجلسه مجلس حلم وحیاء وخیر وامانة لا ترفع فیه الاصوات ولا تؤمن فیه الحرم اذا تکلم اطرق جلساؤه کانما علی رؤسهم الطیر۔

(الشفاء للقاضی عیاض ج۱ ص۸۱)

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ خاموش طبع تھے۔

اور آپؐ خاموش طبیعت تھے۔ بلاضرورت کلام نہ فرماتے تھے۔ جو شخص اچھی بات نہ کہتا اس سے پہلوتہی فرماتے تھے۔ اور آپؐ کا ہنسنا صرف مُسکرانا ہوتا تھا۔ آپؐ کے الفاظ جُدا جُدا ہوتے۔ نہ زائد نہ کم اور آپؐ کی مجلس میں آپؐ کے احترام اور اتباع کی بنا پر آپؐ کے صحابہ کرامؓ کا مُسکرانا بھی تبسم ہوتا۔ آپؐ کی مجلس حلم وحیاء اور خیر و امانت کی مجلس ہوتی۔ اس میں زور زور سے گفتگو نہ ہوتی۔ اور بے پردہ عورتیں نہ بیٹھتیں۔ جب آپؐ کلام فرماتے تو آپؐ کے صحابہ سر جھکا دیتے۔ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا طٰہٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سرور طٰہٰ درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

ذکرہ خلائق فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(شرح المواہب اللدنیۃ للزرقانی ج۳ ص۱۳۷)

وقیل معناہ یا رجل وقیل یا انسان وقیل یا طاھر یا ھادی یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو مروی عن الواسطی وقیل معناہ یا مطمع الشفاعۃ للامۃ ویا ھادی الخلق الی الملۃ۔

(اخرجہ ابن مردویۃ و ابو نعیم)

(شرح المواہب اللدنیۃ للزرقانی ج۳ ص۱۷۵)

طٰہٰ کو بہت لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی میں شامل کیا ہے۔

کہا گیا ہے کہ اس کا معنیٰ "اے آدمی!" اور کہا گیا ہے کہ "اے انسان"، اور کہا گیا ہے۔ "اے طاہر" اور "اے ہادی"۔ یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ تفسیر واسطی سے مروی ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ اس کا معنیٰ ہے اے وہ جس پر امّت کی شفاعت میں بھروسہ ہے۔ اور مخلوق کو سچے مذہب کی طرف ہدایت کرنے والے۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سیدنا الطهور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — **پاک صاف** — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله:

"خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ط إِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ط وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○"

(سورة التوبة - ١٠٣)

عن بريدة رضي الله عنه قال جاء ماعز بن مالك رضي الله عنه إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم طهرني - قال ويحك ارجع

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"آپ ان کے مالوں میں سے زکوٰۃ حاصل کریں۔ جس کے ذریعہ سے آپ ان کو پاک صاف کر دیں گے۔ اور ان کے حق میں دعائے خیر کیجیے۔ بیشک آپ کی دعا ان کے لیے موجب اطمینان ہے۔ اور اللہ خوب سنتے ہیں خوب جانتے ہیں"

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پاک کر دیجیے۔ آپ

فاستغفر اللہ وتب الیہ
قال فرجع غیر بعید
ثم جاء فقال یا
رسول اللہ ﷺ طھرنی
فقال النبی ﷺ مثل
ذٰلك حتی اذا کانت
الرابعة فقال له
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فیم اطھرك فقال
من الزنا فسأل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ابه جنون فاخبر انهٗ
لیس بمجنون فقال
اشرِبَ خمرًا فقام
رجل فاستنکھه فلم
یجد منه ریح خمرٍ
قال فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ازنیت فقال نعم
فامر به فرجم ۔ الحدیث
(الصحیح لمسلم ج ۲ ۔ ص ٦٨ ۔ ٦٧)

نے فرمایا تجھے افسوس ہو۔ واپس
جا اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ
اور توبہ کر۔ وہ واپس ہوا۔ تھوڑی
دُور جا کر پھر واپس آیا اور عرض کیا
کہ اے اللہ کے رسول ﷺ
مجھے پاک کر دیجئے۔ حضورِ اقدس
ﷺ نے اسکو پہلے ہی کی طرح فرمایا
وُہ جب چوتھی مرتبہ واپس آیا تو حضورِ
اقدس ﷺ نے اُسے فرمایا تجھے
کس چیز سے پاک کروں؟ تو اس نے
عرض کیا کہ حضورؐ مجھے زنا کے گناہ
سے پاک کر دیجئے۔ حضورِ اقدس
ﷺ نے پُوچھا کیا اسے دیوانگی تو
نہیں؟ آپؐ کو بتایا گیا کہ یہ دیوانہ نہیں
ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا اس نے شراب تو
نہیں پی؟ ایک آدمی نے اُٹھ کر اسے
سُونگھا تو اس سے شراب کی بدبُو نہ پائی
تو آپؐ نے فرمایا کیا تُو نے زنا کیا ہے؟
اس نے عرض کیا۔ کہ ہاں میں نے
زنا کیا ہے۔ پھر آپؐ نے اُسے سنگسار
کرنے کا حکم دیا تو وہ سنگسار کیا گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الطیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **پاک** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال العباس
ابن عبد المطلب رضی اللہ عنہ یمدح
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
"من قبلہ طبت فی الظلال وفی
مستودع حیث یخصف الورق"
(سبل الھدی ج ا ص ٩٠)

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح بیان کرتے ہیں۔
آپ اس سے پہلے پاک صاف (جنّت) کے سایوں میں رہتے تھے۔ اور آپ تو وہاں محفوظ تھے۔ جہاں آدم و حوّا نے بہشت کے پتّوں کو گانٹھ کر پردہ کیا تھا۔

عن انس رضی اللہ عنہ
قال ما شممت عنبرًا
قط ولا مسکا ولا شیئا
اطیب من ریح رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم۔
(نسیم الریاض ج ا ص ٣٤٦)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نہ تو کوئی عنبر اور نہ کستوری اور نہ کوئی اور چیز سونگھی ہے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہو۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سيدنا طيب الأثواب صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار پاک صاف لباس پہننے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله ،

" وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ "

(سورة المدثر ۴)

" يٰبَنِيٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا ـ "

(سورة الاعراف ۲۶)

المراد بها الثياب الملبوسة على ما هو المعنى اللغوى امره الله سبحانه بتطهير ثيابه وحفظها عن النجاسات وازالة ما وقع فيها منها ـ

(فتح القدير ج ۵ ص ۳۱۵-۳۱۴)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھیے۔"

"اے آدم کی اولاد بیشک ہم نے تمہارے لیے لباس اتارا۔"

اس سے مراد پہننے کے کپڑے ہیں جو لغوی لحاظ سے صحیح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے کپڑے پاک رکھنے کا حکم دیا اور ان کو نجاست سے محفوظ فرمانے کا حکم دیا۔ اور اس کے ازالہ کا امر دیا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا طیب الخیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار پاک خیمے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قالت ام ایمن رضی اللہ عنہا

ترثی النبی صلی اللہ علیہ وسلم :

فلقد کان علمت وصولا

ولقد جاء رحمة بالضیاء

ولقد کان بعد ذلك نورا

وسراجا یضئ فی الظلماء

طیب العود والضریبة والمعدن

والخیم خاتم الانبیاء

(الطبقات الکبری لابن سعد ج ۲ ص ۳۳۳)

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مرثیہ یوں پڑھتی ہیں۔ جہاں تک مجھے علم ہے۔ آپ صلہ رحمی فرمانے والے تھے۔ اور آپ رحمت بن کر روشنی لائے۔ اور مزید برآں آپ نور تھے اور چراغ جو اندھیروں میں روشنی کرتا ہے۔ پاک اصل والے، پاک اخلاق والے، پاک منبع، پاک گھرانے والے اور نبیوں کے ختم کرنے والے تھے۔

و من خصائصها

ان الله سبحانه براها

مما رمها به اهل

الافك وانزل فی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خصوصیات میں سے یہ بھی ایک خصوصیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہا کو تہمت لگانے والوں سے

عذرها و برأتها وحيًا
يتلى فى محاريب المسلمين
وصلوتهم إلى يوم
القيمة و شهد لها بانها
من الطيبات و وعدها
المغفرة والرزق الكريم
واخبر سبحانه ان ما
قيل فيها من الافك
كان خيرا لها و لم
يكن ذلك الذى
قيل فيها شرا لها
ولا خافضًا من شانها
بل رفعها الله بذلك
واعلى قدرها واعظم
شانها وصارلها
ذكرا بالطيب والبراءة
بين اهل الارض
والسماء فيالها من
منقبة ما اجلها۔
(جلاء الافهام ص ٧٦-١٧٥)

پاک کیا۔ اور آپؓ کی بریّت پاکدامنی
معصومیت میں وحی اتاری جو مسلمانوں
کے محرابوں میں اور نمازوں میں قیامت
تک پڑھی جاتی رہے گی۔ اور ان
کے لیے اللہ تعالیٰ نے گواہی دی
کہ وہ پاک عورتوں میں سے ہیں۔
اور ان سے بخشش اور رزق کریم کا
وعدہ فرمایا۔ اور فرمایا کہ ان کے
بارے میں جو بہتان لگایا گیا ہے وہ ان
(عائشہؓ) کے حق میں اچھا ہوا۔ اور
جو کچھ ان کے حق میں کہا گیا ان کے
لیے بُرا نہیں تھا۔ نہ اُن کی عزّت
میں اس سے کمی واقع ہوئی ہے۔
بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ
سے بلند مرتبہ عطا فرمایا اور ان کی قدر
کو اُونچا کیا اور ان کی شان کو بلند
فرمایا۔ اور ان کا پاکیزگی اور بریّت
کی وجہ سے زمین اور آسمان والوں
میں چرچا ہُوا۔ سبحان اللہ ان کے
مناقب کتنے بلند ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علٰی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلٰی اٰلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا طیب الضریبۃ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار — پاک خو — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

قالت ام ایمن رضی اللہ عنہا

ترثی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فلقد کان ما علمت وصولًا

ولقد جاء رحمۃ بالضیاء

ولقد کان بعد ذلک نورًا

وسراجًا یضئ فی الظلماء

طیب العود والضریبۃ والمعدن

والخیم خاتم الانبیاء

(الطبقات الکبرٰی لابن سعد ج ۲ ص ۳۳۳)

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مرثیہ یوں پڑھا۔ جہاں تک مجھے علم ہے آپ صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ اور آپ رحمت بن کر روشنی لائے۔ پھر آپ اس کے بعد بھی نور ہی تھے اور چراغ جو اندھیروں میں روشنی کرتا ہے۔ پاک اصل والے، پاک اخلاق والے، پاک منبع، پاک گھرانے والے، نبیوں کے ختم کرنے والے تھے۔

عن ابی قتادۃ

رضی اللہ عنہ وفد للنجاشی

فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یخدمھم فقال

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نجاشی رضی اللہ عنہ شاہ حبشہ کی طرف سے ایک

له اصحابه نكفيك فقال انهم كانوا لاصحابنا مكرمين و انى احب أن اكافيهم۔

(الشفاء للقاضی عیاض۔ ص ٧٥)

وفد حاضر ہوا۔ حضور اقدس ﷺ نے خود کھڑے ہو کر انکی خدمت کی۔ آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ ہم خدمت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا انہوں نے ہمارے ساتھیوں کی خدمت کی ہے۔ عزت کی ہے۔ اور مَیں چاہتا ہوں کہ مَیں ان کا بدلہ اُتار دوں۔

روى عن امه أمنة انها قالت ولدته نظيفًا ما به قذر۔

(الشفاء للقاضی عیاض ج ١۔ ص ٤٢)

حضرت آمنہؓ والدہ ماجدہ حضور اقدس ﷺ سے مروی ہے کہ وُہ فرماتی ہیں کہ مَیں نے آپؐ کو ایسا پاک و صاف جنا کہ آپؐ پر کسی قسم کی گندگی نہ تھی۔

عن عكرمة عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انه ﷺ نام حتى سمع له غطيط فقام فصلى ولم يتوضأ قال عكرمة لانه ﷺ كان محفوظًا۔

(الشفاء للقاضی عیاض ج ١۔ ص ٤٢)

حضرت عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ سو گئے یہاں تک کہ نیند کی آواز معلوم ہونے لگی۔ پس آپؐ بیدار ہوئے۔ اور آپؐ نے نماز شروع کر دی اور وضو نہیں کیا۔ اس پر حضرت عکرمہؓ فرماتے ہیں۔ کہ حضور اقدس ﷺ محفوظ تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
بعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا طیب العود ﷺ

ہمارے سردار پاک اصل والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

قالت ام ایمن رضی اللہ عنہا
ترثی النبی ﷺ:
ولقد کان بعد ذلك نورًا
وسراجًا یضیء فی الظلماء
طیّب العود والضریبة والمعدن
والخیم خاتم الانبیاء
(الطبقات الکبرٰی لابن سعد ج ۲ ص ۳۳۳)

قالت صفیة بنت
عبد المطلب رضی اللہ عنہا:
رحمة کان للبریة طرًا
فهدی من اطاعه للسداد
طیب العود والضریبة والشیم
محض الانساب واری الزناد
(الطبقات الکبرٰی لابن سعد ج ۲ ص ۳۳۰)

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے حضورِ اقدس ﷺ کا مرثیہ پڑھا۔ پھر آپ اس کے بعد نورٌ اور روشن چراغ تھے۔ جو اندھیروں میں روشنی پھیلاتا تھا۔ پاک اصل اور اخلاق اور خالص منبع تھے۔ اور آپ کا خیمہ (گھر) پاک تھا اور آخری نبی تھے۔

حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا نے آپ کا مرثیہ پڑھا۔ آپ تمام جہان کے لیے رحمت تھے۔ جو آپ کا تابعدار ہوا اس کو ہدایت ملی۔ آپ کی اصل پاک تھی۔ آپ کے اخلاق وعادات اور خاندان پاک وصاف تھے۔ آپ ٹھنڈی

عن عبد الله بن عباس رضی اللہ عنہما قال سألت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فقلت بابی انت و امی این کنت و آدم فی الجنّة فتبسم حتی بدت نواجذه ثم قال انی کنت فی صلبه وهبط الی الارض و انا فی صلبه و رکبت السفینة فی صلب ابی نوح و قذفت فی النّار فی صلب ابی إبراهیم لم یلتق ابوای قط سفاح لم یزل الله ینقلنی من الاصلاب الطیبة الی الارحام الطاهرة مصفی مهذباً۔ (الحدیث)

رواه ابن مردویہ (الدر المنثور ج۵۔ ص۹۸)

طبیعت والے تھے ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں نے عرض کیا۔ کہ آپؐ پر میرے ماں باپ قربان ہوں جب آدم علیہ السلام بہشت میں تھے اسوقت آپؐ کہاں تھے۔ آپؐ مسکرائے حتیٰ کہ آپؐ کے دندان مُبارک ظاہر ہوئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا میں اسوقت ان کی پیٹھ میں تھا۔ اور جب وُہ زمین پر آئے تو اسوقت بھی ان کی پشت میں تھا۔ پھر میں کشتی میں سوار ہوا اور میں اپنے باپ نوحؑ کی پشت میں تھا۔ اور پھر مجھے آگ میں پھینکا گیا تو میں اپنے باپ ابراہیمؑ کی پشت میں تھا میرے آباء واجداد میں سے کسی نے بھی زنا نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ پاک پشتوں سے پاکیزہ رحموں میں صاف پاک فرما کر منتقل کرتا رہا۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللّٰهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللّٰہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا طیب المعدن صلی اللّٰہ علیہ واٰلہ وسلم

ہمارے سردار **پاک منبع** درود و سلام بھیجے اللّٰہ آپ پر

عن کعب الاحبار رضی اللّٰہ عنہ قال لما اراد اللّٰہ عزوجل ان یخلق محمدًا صلی اللّٰہ علیہ وسلم امر جبریل علیہ السلام فاتاہ بالقبضۃ البیضاء التی ھی موضع قبرہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فعجنت بماء التسنیم ثم غمست فی انہار الجنۃ وطیف بہا فی السمٰوٰت والارض فعرفت الملائکۃ محمدًا (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) وفضلہ قبل ان تعرف اٰدم علیہ السلام۔

(وفاء الوفاء للسمہودی ج ۱ ص ۳۲)

حضرت کعب احبار رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللّٰہ تعالیٰ نے حضرت اقدس محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو جبریل علیہ السلام کو حکم دیا وہ ایک مٹھی بھر سفید مٹی آپ کی قبر کی جگہ سے لے آئے۔ وہ جنت کے تسنیم چشمہ سے گوندھی گئی پھر اس کو بہشت کی نہروں میں غوطہ دیا گیا۔ اور اس کو آسمانوں اور زمینوں میں پھرایا گیا۔ فرشتوں نے محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم اور آپ کی فضیلت کو آدم علیہ السلام سے پہلے معلوم کر لیا۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللّٰہ عنہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللّٰہ عنہ سے

عن رسول الله ﷺ قال
الناس معادن كمعادن
الفضة و الذهب خيارهم
فى الجاهلية خيارهم فى
الإسلام اذا فقهوا۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٢۔ ص ٥٣٩)

و اما شرف نسبه
و كرم بلده و منشئه فما
لايحتاج الى اقامة دليل
عليه ولابيان مشكل
ولاخفى منه فانه
نخبة بنى هاشم و
سلالة قريش وصميمها
و اشرف العرب و
اعزهم نفرا من
قبل ابيه و امه و من
اهل مكة من اكرم بلاد
الله على الله و على عباده.

(الشفاء للقاضى عياض ج ١ ص ٤٧)

روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ
نے فرمایا کہ لوگ چاندی اور سونے کی
کانوں کی طرح ہیں جو زمانہ جاہلیت
میں اُونچے تھے۔ وہی اسلام میں
اُونچے ہوں گے جب وہ دین میں
سمجھ پیدا کریں۔

اور آپ کے نسب کی شرافت اور آپ کے
شہر کی عزت اور آپ کی نشو و نما۔ ان
کے ثبوت کے لیے دلیل کی ضرورت نہیں
اور نہ ہی اس کا بیان کوئی مشکل ہے
اور یہ بات پوشیدہ نہیں آپ ہاشمی
خاندان کے خاص جوہر ہیں اور خالص
نسل قریش میں سے ہیں۔ اور آپ عرب
میں سے شریف اور معزز ہیں۔ باپ
کی طرف سے۔ ماں کی طرف سے اور
مکہ والوں سے ہیں جو تمام جہان کے شہروں
سے اللہ کے ہاں مکرم شہر ہے۔ اور
تمام جہاں کے نزدیک آپ معزز
ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
بعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الظّاہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — غلبہ والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارۃ الی قولہ،

هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ○ (سورۃ الصف — ٩)

«د» «عا» ای الجلی الواضح او القاھر من قولھم ظھر فلان علی فلان ای قھرہ۔ قال اللہ تعالٰی "ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ"۔ والظھور العلق والغلبۃ۔

(سبل الھدی ج ا ص ٦٠٠)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"وہ اللہ ایسا ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور سچّا دین دیکر بھیجا ہے۔ تاکہ اسکو تمام دینوں پر غالب کر دے گو مُشرک کیسے ہی ناخوش ہوں"۔

اس اسمِ گرامی کو علاّمہ ابنِ دحیہ اور عزفی رحمۃ اللہ علیہما نے بیان کیا ہے یعنی صاف واضح یا زبردست جیسا عربی زبان میں محاورہ ہے۔ کہ ظھر فلاں علی فلان یعنی وہ اس پر غالب آیا۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے۔ کہ وہ ذات جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور سچّا دین دیکر بھیجا تاکہ اسکو تمام دینوں پر غالب فرمائے۔

الظھور کا معنی بلندی اور غلبہ کا ہے۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه

سیدنا الظفور ﷺ

ہمارے سردار **فیروزمند** درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله،

وَهُوَ الَّذِىْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ (سورة الفتح ٢٤)

فعول بمعنى فاعل صيغة مبالغة من الظفر وهو الفوز. (شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ٣ ص ١٣٧)

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قفل من غزو او حج او عمرة يكبر على كل شرف من الارض

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"اور وہ ایسی ذات ہے کہ جس نے ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے عین مکہ میں روک دیے۔ بعد اس کے کہ تم کو ان پر غلبہ دے دیا۔"

فعول بمعنی فاعل ظفر سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ اور ظفر کامیابی کو کہتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ جب کسی جہاد یا حج اور عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو ہر اونچی جگہ تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے۔ پھر یہ دعا پڑھتے۔ نہیں کوئی معبود برحق

ثلٰث تکبیرات ثم یقول لا إله الا الله وحده لا شریك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدیرٌ اٰئبون تائبون عابدون ساجدون لربّنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده ۔ (صحیح البخاری ۔ ج ۱ ص ۲۴۲)

عن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اعطیت مالم یعط احد من الانبیاء فقلنا یا رسول الله (صلی الله علیه وسلم) ما هو قال نصرت بالرعب واعطیت مفاتیح الارض وسمیت احمد وجعل لی التراب طهورًا وجعلت امتی خیر الامم ۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۹۸)

مگر اللہ وُہ اکیلا ہے ۔ اس کا کوئی شریک نہیں اُسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وُہ ہر چیز پر قادر ہے ۔ لوٹنے والے توبہ کرنے والے ، بندگی کرنے ، سجدہ کرنے والے ، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اپنے بندہ کی امداد فرمائی اور اکیلے نے تمام لشکروں کو بھگا دیا ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں وُہ کچھ دیا گیا ہوں جو مُجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملا ۔ ہم نے عرض کیا یا رسُول اللہ وُہ کیا ہے ۔ آپؐ نے فرمایا مَیں رُعب کے ذریعے امداد دیا گیا ہوں ۔ اور مجُھے زمین کی تمام کُنجیاں دی گئی ہیں ۔ اور میرا نام احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھّا گیا ہے ۔ اور میرے لیے زمین پاک کر دی گئی ہے ۔ اور میری اُمّت بہترین اُمّت بنا دی گئی ہے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا العبد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار عبادت کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

"وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝"

(سورة الحجر ٩٩)

"بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝"

(سورة الزمر ٦٦)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان جبرئیل قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد حبب الیک الصلاۃ فخذ منها ما شئت.

(تاریخ ابن کثیر ج ٦ ص ٥٨)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"اور اپنے ربّ کی عبادت کرتے رہیے یہاں تک کہ آپ کو موت آجائے۔"

(تو اے مخاطب کبھی شرک مت کرنا) بلکہ (ہمیشہ) اللہ ہی کی عبادت کرنا اور (اللہ کا) شکر گزار رہنا

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ نماز آپ کو محبوب کر دی گئی ہے، جتنی آپ چاہیں نماز پڑھا کریں۔

عن أبي ذر رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قام ليلة حتى اصبح يقرأ هذه الآية .
" ان تعذبهم فانهم عبادك و ان تغفرلهم فانك انت العزيز الحكيم"
(تاریخ ابن کثیر ج٦ ص٥٨)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس نے ایک رات قیام فرمایا، صبح تک صرف اِس ایک ہی آیت کو بار بار پڑھتے رہے :-
" اگر تُو انہیں عذاب کرے تو وُہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر تُو انہیں معاف کر دے تو تُو بے شک غالب اور حکمت والا ہے "۔

عن علقمة رضي الله عنه قال سألت عائشة رضي الله عنها هل كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخص شيئا من الايام ؟ قالت لا كان عمله ديمة و ايكم يستطيع ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستطيع.
(تاریخ ابن کثیر ج٦ ص٥٨)

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دنوں کو خاص فرماتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا "نہیں آپؐ کا عمل دائمی تھا اور تم میں سے ایسا کون ہے کہ وُہ عبادت کی طاقت رکھے جو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو طاقت تھی"

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سیدنا العادل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار انصاف کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله ،

" وَ اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ، "

(سورة الشورىٰ ١٥)

"هَلْ يَسْتَوِىْ هُوَ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝"

(سورة النحل ٧٦)

قال عمه ابو طالب

يمدحه صلى الله عليه وسلم

حليم رشيد عادل غير طائش

يوالى الها ليس عنه بغافل

(سبل الهدىٰ ج ١ ص ٦٠٠)

اشارہ ہے اِس قول کی طرف :

اور مجھے یہ (بھی) حکم ہوا ہے کہ میں تمہارے درمیان میں عدل رکھوں"

"کیا یہ شخص اور ایسا شخص باہم برابر ہو سکتے ہیں جو اچھی باتوں کی تعلیم کرتا ہو اور خود بھی سیدھی راہ پر ہو۔"

آپ کے چچا ابو طالب نے آپ کی یوں تعریف بیان کی ہ۔

"آپ بردبار، ہدایت والے انصاف کرنے والے ہیں اور غصہ میں آنے والے ہیں۔ اس اللہ سے محبت کرنے والے ہیں جو آپ سے غافل نہیں ہے۔"

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلوقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا العارف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار پہچاننے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله
"تعرف في وجوه الذين
كفروا المنكر"
(سورة الحج ٧٢)
"تعرف في وجوههم
نضرة النعيم" (سورة التطفيف ٢٤)
"ولتعرفنهم في لحن
القول" (سورة محمد ٣٠)
"تعرفهم بسيماهم
لا يسئلون الناس
إلحافا"
(سورة البقرة ٢٧٣)
عن عبد الله بن
مسعود رضي الله عنه قال قال

اشارہ ہے اس قول کی طرف:
"تو تم ان کافروں کے چہروں میں
(بوجہ بدباطنی کے) برے آثار
دیکھتے ہو۔"
"آپ ان کے چہروں میں نعمت
کی تازگی پہچانیں گے۔"
اور آپ ان کو طرزِ کلام سے
ضرور پہچان لیں گے۔"
"(البتہ) تم ان کو ان کے طرز سے
پہچان سکتے ہو (کہ فقر و فاقہ کا اثر چہرے
پر پڑ جاتا ہے) وہ لوگوں سے لپٹ کر
مانگتے نہیں پھرتے۔"
حضرت عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العالمین

رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
انی لاعرف اخر
اهل النار خروجا
رجل يخرج منها
زحفا فيقول يارب
قد اخذ الناس المنازل
قال فيقال له انطلق
إلى الجنة فادخل
الجنة قال فيذهب
ليدخل فيجد الناس
قد اخذوا المنازل فيرجع
فيقول يارب قد
اخذ الناس المنازل
قال فيقال له اتذكر
الزمان الذى كنت
فيه فيقول نعم
فيقال له تمن
قال فيتمنى فيقال
له فان لك الذى
تمنّيت وعشرة اضعاف
الدنيا قال فيقول
اتسخرلى وانت الملك

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مَیں اُس شخص کو پہچانتا ہُوں جو
سب سے آخر میں دوزخ سے نجات پائیگا
وہ ایک شخص ہے جو اپنے سرین کے
بل گھسٹتا ہوا نکلے گا، وُہ عرض کریگا
اے میرے پروردگار لوگ تو جنّت
کی منزلوں پر قبضہ کر چکے (اب مَیں
کہاں جاؤں) آپؐ نے فرمایا اُس سے
کہا جائیگا جنّت میں داخل ہو جا۔ آپؐ نے
فرمایا وہ داخل ہو جائیگا تو دیکھے گا
کہ لوگ منزلوں پر قبضہ کر چکے ہیں وُہ
واپس آئے گا اور عرض کریگا کہ اے
میرے ربّ سب لوگوں نے اپنی
اپنی جگہ گھیر لی ہے۔ آپؐ نے فرمایا
اس سے کہا جائیگا تجھے وُہ زمانہ یاد
ہے جس میں تو تھا؟ وُہ عرض کریگا
ہاں یاد ہے۔ کہا جائیگا تو اپنی آرزُو
ظاہر کر۔ آپؐ نے فرمایا وہ اپنی آرزُو
پیش کریگا، کہا جائے گا اچھا جو کچھ تو
نے مانگا وُہ اور اس کے علاوہ دُنیا
کا دس گنا تجھے دیا گیا۔ آپؐ نے
فرمایا وُہ عرض کرے گا اے میرے

قال فلقد رأيت رسول الله ﷺ ضحك حتى بدت نواجذه.

(جامع الترمذی ج ۲ - ص ۸۳)

عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ انا اوّل من يؤذن له بالسجود يوم القيمة وانا اوّل من يوذن له ان يرفع راسه فانظر الى بين يدی فاعرف امتی من بين الامم و من خلفی مثل ذلك وعن يمينی مثل ذلك وعن شمالی مثل ذلك فقال له رجل يا رسول الله كيف تعرف امتك من بين الامم فيما بين نوح الى امتك قال هم غر محجلون من اثر الوضوء ليس احد كذلك غيرهم واعرفهم انهم يؤتون كتبهم بايمانهم و اعرفهم يسعى بين ايديهم ذريتهم۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۵ - ص ۱۹۹)

پروردگار کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے۔ راوی یہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھا کہ ہنسے حتّٰی کہ آپ ﷺ کے آخری دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا میں وہ سب سے پہلا شخص ہوں گا جسے قیامت کے دن سجدہ کرنے کی اجازت ملے گی اور میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جسے سجدہ سے سر اُٹھانے کی اجازت ملے گی میں اپنے سامنے امتوں میں سے اپنی اُمت کو پہچان لوں گا اسی طرح اپنے پیچھے اور دائیں بائیں، کسی آدمی نے آپ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ اُمتوں کے درمیان اپنی اُمت کو کیسے پہچان لیں گے؟ وہاں تو حضرت نوحؑ کی اُمت سے آپ ﷺ کی اُمت تک بے شمار لوگ ہونگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا وضو کے اثر کی وجہ سے وہ پنج کلیان ہونگے، یہ علامت انکے سوا کسی میں نہ ہوگی اور میں انکو پہچان لوں گا کہ انکے اعمالنامے انکے داہنے ہاتھوں میں دیے جائیں گے اور میں اُن کو پہچان لوں گا کہ انکے آگے آگے انکی اولادیں بھاگتی پھرتی ہوں گی۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا العارف باللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار خدا کو پہچاننے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

انی لا عرفکم باللہ و
اشدکم خشیۃ۔

(کنز الحقائق علی ہامش جامع الصغیر لسیوطیؒ ج ۱ - ص ۱۱۴)

عن عائشۃ
قالت کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا امرھم
امرھم من الاعمال
بما یطیقون قالوا
انا لسنا کھیئتک
یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
ان اللہ قد غفرلک
ما تقدم من ذنبک
وما تاخر فیغضب
حتی یعرف الغضب

مَیں تم سے اللہ کو زیادہ پہچاننے والا
ہوں اور تم سب سے زیادہ اُس سے
ڈرنے والا ہوں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم جب صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم کو کوئی حکم فرماتے تو ایسے
اعمال کا حکم فرماتے جن کے کرنے کی
وہ طاقت رکھتے۔ اُنہوں نے عرض کیا
یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم
آپ جیسے نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے
تو آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ
معاف کر دیے ہیں۔ اِس پر آپ
ناراض ہو گئے اور آپ کے چہرہ اقدس

فی وجهہ ثم
یقول ان اتقاکم
و اعلمکم باللہ انا
و فی روایۃ الاصیلی
اعرفکم۔

(فتح الباری ج ۱ ص ۷ مصری)

عن علی رضی اللہ عنہ
قال سألت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن سنتہ فقال
المعرفۃ رأس مالی
والعقل اصل دینی
و الحب اساسی و الشوق
مرکبی و ذکر اللہ انیسی
الثقۃ کنزی و الحزن
رفیقی۔ (الحدیث)

(الشفاء للقاضی عیاض ج ۱ ص ۸۵)

پر ناراضگی کے آثار نمایاں تھے، پھر
آپ نے فرمایا میں تم سب سے زیادہ
پرہیز گار اور تم سب سے زیادہ اللہ کا
علم رکھنے والا ہوں۔ الاصیلی کی روایت
میں آتا ہے کہ میں تم سب سے زیادہ
اللہ تعالیٰ کو پہچاننے والا ہوں۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ میں نے حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی سنت
کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے
فرمایا۔ معرفت (الٰہی) میری اصل
پونجی ہے اور عقل میرے دین کی
جڑ ہے اور محبت میری بنیاد ہے
اور شوق میری سواری ہے اور
ذکرِ الٰہی میرا غمخوار ہے اور پاکبازی
میرا خزانہ ہے اور غم میرا ساتھی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا العاضد ﷺ

ہمارے سردار — پختہ جوان — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

«بادن ذو لحم» ای البادن باعتبار اصله هو الضخم من البدانة وهى كثرة اللحم ولم يكن ﷺ سمينا بدينا ولذا عطف عطف تفسير بقوله (ومتماسك) ثم بينه بعطف بيان حيث قال (معتدل الخلق) اى متوسطه ومع ذلك (يمسك بعضه بعضا) اى ولم يكن لحمه مسترخيا فلم يكن ﷺ ضخما بل كان فخما۔

(شرح الشفا علی ھامش ملا علی قاری نسیم الریاض ج۲۔ ص۱۹۲)

اصل پیدائش میں آپ بھاری بھرکم تھے، بادن اس شخص کو کہتے ہیں جسکے جسم پر زیادہ گوشت ہو اور حضور اقدس ﷺ زیادہ موٹے، فربہ جسم نہ تھے اور اسی لیے (یہاں عطف تفسیری ہے عطف بیان سے) معتدل پیدائش والے تھے یعنی متوسط۔ اور آپ کا جسم مبارک ڈھیلا نہ تھا، بالکل چست۔ پھر آپ ﷺ بھاری نہ تھے بلکہ آپ ﷺ بڑے تھے۔ آپ سفید رنگ، پختہ مضبوط جسم مبارک والے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا العفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار معاف فرمانے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اِشارۃ الی قولہ :

”خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ
وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ○“

(سورۃ الاعراف ١٩٩)

عن قتادۃ رضی اللہ عنہ
قال بلغنا ان نعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
بعض الکتاب محمّد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لیس بفظّ ولا
غلیظ ولاصخوب فی الاسواق
ولایجزی بالسیئۃ مثلھا
ولکن یعفو و یصفح امتہ
الحمّادون علیٰ کل حال.

(الطبقات الکبرٰی لابن سعد ج ا ص ٣٦٢)

اشارہ ہے اِس قول کی طرف :

”درگزر کرنے کی عادت ڈالیے
اور نیک کام کی تعلیم کردیا کیجیے اور
جاہلوں سے ایک کنارہ ہوجایا کیجیے“

حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ ہمیں یہ
بات پہنچی ہے کہ حضورِ اقدسؐ کی صِفت
بعض (اگلی) کتابوں میں یوں ہے
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول
ہیں جو نہ سخت دل اور نہ ہی سخت زبان
ہیں اور نہ بازاروں میں شور و غُل کرنے
والے اور نہ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دینے
والے ہیں بلکہ آپؐ معاف فرمانے والے
اور درگذر کرنے والے ہیں۔ آپؐ کی
اُمّت ہر حالت میں اللہ کی حمد کرنیوالی ہے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یارب العلمین ط

سیدنا العاقب صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

ہمارے سردار — آخری پیغمبر — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

الاٰتی عقب الانبیاء
فلا نبی بعدہٗ ۔ (نسیم الریاض ج۲ ص۳۸۱)
عن جبیر بن مطعم
رضی اللہ عنہ عن ابیه قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لی خمسة
اسماءٍ انا محمد و احمد و انا
الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر و
و انا الحاشر الذی یحشر الناس
علی قدمی و انا العاقب۔
(صحیح البخاری ج ۱ ص ۵۰۱/۵۰۰)
و فی اسمائه صلی اللہ علیہ وسلم
العاقب وهو أخر الانبیاء
والعاقب والعقوب من تخلف
من کان قبله فی الخیر۔ (مجمع البحار ج ۳ ص ۶۳۷)

جو سب نبیوں کے آخر میں آئیں
اور ان کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔
حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے
والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پانچ نام ہیں،
مَیں محمدؐ ہوں، مَیں احمد ہوں، مَیں
ماحی ہوں، میرے ذریعے اللہ تعالےٰ کفر کو
مٹائے گا اور مَیں حاشر ہوں۔ تمام لوگ
میرے قدموں میں (قیامت کے دن) اکٹھے
ہوں گے اور مَیں آخری نبی ہوں۔
اور آپؐ کے اسمائے گرامی میں سے
عاقب بھی ہے اور آپؐ آخری نبی ہیں
اور العاقب اور العقوب وہ ہے جو بھلائی
کی تقسیم کے وقت سب سے بعد میں حصہ لے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صلِّ وسلّم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا العالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار علم والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارۃ الی قولہ:

" وَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَعَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ ط"

(سورۃ النساء ۱۱۳)

" وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ○"

(سورۃ البقرۃ ۱۹۴)

" وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ○"

(سورۃ البقرۃ ۱۹۶)

" وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّکُمْ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ ○"

(سورۃ البقرۃ ۲۰۳)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"اور اللہ نے آپ پر کتاب اور حکمت کی باتیں نازل فرمائیں اور آپ کو وہ باتیں بتائی ہیں جو آپ نہ جانتے تھے۔"

"اور اللہ سے ڈرتے رہیے اور جان لیجیے کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔"

"اور اللہ سے ڈرتے رہیے اور جان لیجیے کہ بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔"

"اور اللہ سے ڈرتے رہیے اور جان لیجیے کہ بیشک تم سب اُسی کے پاس جمع ہو گے۔"

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سیدنا العالم بالحق صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار — حق کو جاننے والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله ،

"وَاٰتَيْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ○"

(سورة الحجر ٦٤)

"يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ط وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ○"

(سورة النساء ١٧٠)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"اور ہم آپ کے پاس یقینی ہونے والی چیز لے کر آئے ہیں اور ہم بالکل سچے ہیں۔"

"اے تمام لوگو! تمہارے پاس یہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سچی بات لے کر تمہارے پروردگار کی طرف سے تشریف لائے ہیں، سو تم یقین رکھو یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا اور اگر تم منکر رہے تو اللہ تعالیٰ کی ملک ہے یہ سب کچھ جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والے، حکمت والے ہیں۔"

ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العالمين ط

عن انس رضی اللہ عنہ
قال نهينا فى
القرآن ان نسأل
النبى صلی اللہ علیہ وسلم وكان
يعجبنا ان يجئ
الرجل من اهل
البادية العاقل
فيسالهٗ و نحن نسمع
فجاء رجل من
اهل البادية فقال
اتانا رسولك فاخبرنا
انك تزعم ان
الله عز وجل ارسلك
قال صدق فقال
فمن خلق السماء
قال الله عز وجل
قال فمن خلق
الارض و الجبال
قال الله عز وجلّ
قال فمن جعل
فيها المنافع قال
الله عز وجل قال

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ ہمیں قرآن کریم میں
اِس بات کی ممانعت کردی گئی تھی
کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے
(مسائلِ دینیہ) پوچھیں اور ہمیں یہ
بات پسند تھی کہ دیہات میں سے
کوئی عقلمند آدمی آئے پھر وہ آپؐ
سے کچھ پوچھے اور ہم سُنیں۔ پھر
(ایک دن) ایک دیہاتی آیا اُس نے
عرض کیا کہ ہمارے پاس آپؐ کا
قاصد پہنچا، اس نے ہمیں خبر دی
ہے کہ آپؐ فرماتے ہیں کہ آپؐ کو
اللہ عزّوجلّ نے (پیغمبر بنا کر) بھیجا
ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس نے سچ
کہا۔ دیہاتی بولا کہ آسمان کو کس نے
پیدا کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا
اللہ عزّوجلّ نے۔ (پھر) اُس نے
عرض کیا زمین اور پہاڑوں کو کس
نے پیدا کیا؟ آپؐ نے فرمایا
اللہ عزّوجلّ نے۔ (پھر) اُس نے
عرض کیا کہ پہاڑوں میں فوائد کس نے
رکھّے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا

فبالذی خلق السماء
وخلق الارض
ونصب الجبال
وجعل فیها المنافع
آلله ارسلك قال
نعم قال زعم
رسولك ان علینا
خمس صلوٰت و زکوٰة
فی اموالنا قال
صدق قال بالذی
ارسلك آلله امرك
بهذا قال نعم
قال زعم رسولك
ان علینا صوم
شهر فی سنتنا
قال صدق قال
فبالذی ارسلك آلله
امرك بهذا قال
نعم قال فوالذی
بعثك بالحق لا ازید
علیهن شیئا ولا
انقص فقال النبی

اللہ عزّوجلّ نے۔ (یہ سن کر) وہ کہنے
لگا کہ اس ذات کی قسم دے کر میں
آپ سے پوچھتا ہوں جس ذات
نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا
اور پہاڑوں کو اس میں نصب کیا اور
ان میں اس نے فائدے رکھے، کیا
آپ کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے
آپ نے فرمایا ہاں۔ (پھر) اس نے
عرض کیا کہ آپ کے قاصد نے (ہم سے
یہ بھی) کہا تھا کہ ہمارے اوپر پانچ نمازیں
(فرض) ہیں اور ہمارے مالوں میں زکوٰۃ
(فرض) ہے۔ آپ نے فرمایا اس نے
سچ کہا۔ (یہ سن کر) وہ بولا کہ آپ کو
اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول
بنا کر بھیجا ہے۔ کیا ان احکام کا اللہ
نے آپ کو حکم دیا ہے؟ آپ نے
فرمایا ہاں۔ (پھر) اس نے عرض کیا
کہ آپ کے قاصد نے (ہم سے یہ
بھی) کہا تھا کہ ہم پر سال بھر میں ایک
مہینے کے روزے (فرض) ہیں۔
آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا۔
اس نے عرض کیا کہ آپ کو اس ذات

ﷺ ان صدق
لیدخلنّ الجنۃ ۔

(صحیح البخاری ج ا ص ۱۵)

عن معاذ رضی اللہ عنہ
ان رسول اللہ ﷺ
بعث معاذًا الی الیمن
فقال کیف تقضی
فقال اقضی بما فی
کتاب اللہ قال فان لم
یکن فی کتاب اللہ قال
فبسنۃ رسول اللہ (ﷺ)
قال ان لم یکن فی سنۃ
رسول اللہ ﷺ قال
اجتھد رائی قال الحمد للہ
الذی وفق رسول رسول اللہ
(ﷺ) ۔ (جامع الترمذی ج ا ص ۱۵۹)

کی قسم جس نے آپؐ کو رسُول بنا کر بھیجا
ہے کیا آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے اس چیز کا
حکم دیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں!
دیہاتی بولا پھر مجھے اُس ذات کی قسم کہ
جس نے آپؐ کو سچ دے کر بھیجا ہے،
مَیں ان احکام میں نہ کچھ زیادتی کرونگا اور
نہ کمی کروں گا۔ (یہ سُن کر صحابہؓ سے)
حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا اگر یہ سچ
کہتا ہے تو یقیناً بلاشبہ جنّت میں داخل ہوگا۔
حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم
ﷺ نے انہیں یمن کی طرف حاکم بنا کر
بھیجا تو پوچھا (تم وہاں) کیونکر فیصلے کروگے؟
انہوں نے جواب دیا جو کچھ اللہ کی کتاب میں ہے
اسکے مطابق فیصلہ کرونگا۔ آپؐ نے فرمایا
اگر وہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو (تو کیونکر کروگے؟)
حضرت معاذؓ نے کہا کہ جناب رسُول اللہ
ﷺ کی سُنّت کے موافق فیصلہ کروں گا۔
آپؐ نے فرمایا اگر سُنّت میں بھی نہ ہو تو
کیونکر فیصلہ کروگے؟ انہوں نے عرض کیا اپنی
رائے سے اجتہاد کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا
اس اللہ کی تعریف ہے جس نے اپنے
رسُولؐ کے رسُول (قاصد) کو یہ توفیق بخشی

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا عامر کعبۃ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار اللہ کے کعبہ کو آباد کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة الی قوله:

" إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ○ "

(سورۃ التوبۃ ١٨)

لما اختلفت قریش فیمن یضع الحجر الاسود فی محله حین بنائهم الکعبة و رضوا ان یحکموا بینهم اول رجل من

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

" ہاں اللہ کی مسجدوں کو آباد کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاویں اور نماز کی پابندی کریں اور زکوۃ دیں اور بجز اللہ کے کسی سے نہ ڈریں، سو ایسے لوگوں کی نسبت توقع (یعنی وعدہ) ہے کہ وہ اپنے مقصود تک پہنچ جائیں۔"

جب قریش نے کعبہ کی تعمیر میں حجرِ اسود کے رکھنے میں اختلاف کیا اور پھر وہ سارے اس بات پر رضامند ہو گئے کہ جو شخص رات کو سب سے پہلے حرم شریف میں داخل ہو گا وہی اس حجرِ اسود

باب المسجد فكان رسول الله ﷺ فرضوا به فوضعه في ثوب و اخذ كل قبيلة بناحية حتى اذا بلغوا به موضعه اخذه هو بيده الشريفة و وضعه فيه ثم بنى عليه ۔

(كتاب التاريخ القويم لمكة و بيت الله الكريم لمحمد طاهر الكردى ج ٣ ص ١٣٨)

عن عروة بن الزبير رضي الله عنه ورأيته النبي ﷺ مع الزبير بن العوام رضي الله عنه فلما مر رسول الله ﷺ بابي سفيان قال الم تعلم ما قال سعد بن عبادة رضي الله عنه قال ما قال ، قال كذا و كذا فقال كذب سعد ولكن هذا يوم يعظم الله فيه الكعبة و يوم تكسى فيه الكعبة ۔ (الحديث)

(صحيح البخاری ج ٢ ۔ ص ٦١٣)

کو اس کی جگہ رکھے۔ حضورِ اقدس ﷺ سب سے پہلے حرم میں تشریف لائے۔ وہ سب راضی ہو گئے۔ آپؐ نے حجرِ اسود کو ایک چادر میں رکھکر ہر ایک قبیلہ کو اس کا کونہ پکڑا دیا وہ چاروں کونوں کو پکڑ کر وہاں تک لے گئے، پھر وہاں سے آپؐ نے اپنے دستِ مبارک سے اسے اسکی جگہ رکھ دیا، پھر عمارت شروع ہو گئی۔

حضرت عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ (فتح مکہ کے دن) حضور اقدس ﷺ کا جھنڈا حضرت زبیر بن العوامؓ کے ہاتھ میں تھا جب آپؐ کا گزر ابوسفیان کے پاس سے ہوا تو وہ کہنے لگا کہ آپؐ کو معلوم ہے کہ سعد بن عبادہؓ نے کیا کہا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اس نے کیا کہا ہے۔ ابوسفیان نے جواب دیا کہ اس نے ایسا ایسا کہا ہے یعنی آج کا دن کفار کے قتل کا دن ہے تو آپؐ نے فرمایا سعد نے غلط کہا ہے بلکہ آج کا دن وہ ہے کہ اللہ اس میں کعبہ کو بزرگی دیگا اور وہ دن ہے کہ کعبہ (غلاف) پہنایا جائے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا و مولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا العامل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — عمل کرنے والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

" وَ اِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّیْ عَمَلِیْ وَ لَكُمْ عَمَلُكُمْ اَنْتُمْ بَرِیْٓـٔوْنَ مِمَّاۤ اَعْمَلُ وَ اَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

(سورہ یونس ٤١)

" قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

(سورۃ الزمر ٣٩)

عن المهاجر بن حبيب رضی اللہ عنہ قال قال

" اور (ان دلائل کے بعد بھی) اگر آپ کو جھٹلاتے رہیں تو (بس آخر بات) یہ فرما دیجئے کہ (اچھا صاحب) میرا کیا ہوا مجھ کو ملے گا اور تمہارا کیا ہوا تم کو ملے گا۔ تم میرے کیے ہوئے کے جوابدہ نہیں ہو اور میں تمہارے کیے ہوئے کا جوابدہ نہیں ہوں۔"

"(اے نبی!) کہہ دیجئے کہ اے قوم! تم اپنی حالت پر عمل کیے جاؤ، میں بھی عمل کر رہا ہوں اور عنقریب تمہیں پتہ چل جائے گا (کہ کون حق پر تھا اور کون گمراہی پر)

حضرت مہاجر بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال الله تعالیٰ "انی لست کل کلام الحکیم اقبل ولکنی اتقبل همه و هواه فان کان همه و هواه فی طاعتی جعلت صمته حمدًا لی و وقارا وان لم یتکلم۔ (سنن الدارمی ج ۱ ص ۷۰-۶۹)

عن عبد الله بن عمر رضی اللہ عنہ یقول اذا رکب راحلته اللهم انی اسئلك سفری هذا البر والتقوی ومن العمل ماترضی۔
(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۲ ۔ ص ۱۴۴)

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت کان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یعمل عملا یثبته۔
(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۶ ص ۱۰۹)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں دانا کی بات کو قبول نہیں کرتا لیکن مَیں دانا کی کوشش اور محنت کو قبول فرماتا ہوں اگر اس کی کوشش اور خواہش میں تابعداری بھی ہوگی۔ اس کی خاموشی کو مَیں اپنی تعریف اور اس کیلئے عزت کر دوں گا اگرچہ وہ زبان سے ایک لفظ بھی نہ بولے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی سواری پر سوار ہوتے تو یہ دعاء پڑھتے: اے اللہ! مَیں تجھ سے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری کا سوال کرتا ہوں اور اس عمل کا سوال کرتا ہوں جس پر تو راضی ہو جائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جو عمل کرتے اس پر ہمیشگی فرماتے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا العائل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — بے دولت — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" وَ وَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝ " (سورة الضحیٰ ٨)

عن سفیان رح و وجدك عائلا قال فقیر او ذکر انها فی مصحف ابن مسعود رض ووجدك عدیما فاوی

(رواہ ابن جریر - درمنثور ج٦ ص٣٦٢)

عن الاعمش رحمۃ اللہ علیہ قال قراءة ابن مسعود رضی اللہ عنہ ووجدك عدیما فاغنی۔

(رواہ ابن الانباری فی المصاحف)

(درمنثور ج٦ ص٣٦٢)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور آپ کو بے دولت پایا پھر غنی کر دیا۔"

حضرت سفیان رح نے آیت "اور تجھے محتاج پایا پھر غنی کر دیا" کا معنٰی فقیر کیا ہے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رض کے مصحف میں عائلا کا ترجمہ عدیما یعنی بے مال و دولت کا کیا ہے۔

حضرت عمش رح فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں ووجدک عدیما فاغنٰی (ترجمہ: اور آپ کو بے دولت پایا، پھر مالدار کر دیا) تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک یا حی یا قیوم
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا العبد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار بندہ درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله
" سُبْحَانَ الَّذِیٓ
اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ "
(سورۃ بنی اسرائیل - ۱)

سمی به لانه الکامل
فی العبودیة ۔
(شرح المواهب اللدنیة للزرقانی ج ۳ ص ۱۳۸)

عن ابی سعید
الخدری رضی اللہ عنہ قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا رفع راسه من
الرکوع قال ربنا
لك الحمد ملء السمٰوٰت
و ملء الارض وملء

اشارہ ہے اس قول کی طرف :
" پاک ہے وہ ذات جس نے
اپنے بندے کو (راتوں رات) سیر کرائی "

یہ نام اس لیے رکھا گیا ہے
کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عبودیت
میں کامل تھے ۔

حضرت ابو سعید خدری
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب
حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رکوع
سے سر مبارک اٹھاتے تو یہ دعا پڑھتے
اے ہمارے رب ! تیرے لیے تمام
تعریف ہے (ایسی تعریف) جو کہ
آسمانوں اور زمین کو بھر دے اور اس

ما شئت من شیٔ بعد اهل الثناء و المجد احق ما قال العبد و کلنا لك عبدٌ اللهم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منك الجد۔

(الصحیح لمسلم ج ۱۔ ص ۱۹۰)

عن ابی سعید رضی الله عنه قال خطب رسول الله صلی الله علیه وسلم الناس فقال ان الله عزوجل خیر عبدا بین الدنیا و بین ما عنده قال فاختار ذلك العبد ما عند الله۔ (الحدیث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ ۔ ص ۱۸)

چیز کو بھر دے جو ان دونوں کے درمیان میں ہے اور اس کے بعد جیسا تو چاہے۔ اے تعریف اور بزرگی والے تو ہی اس کا مستحق ہے جو بندہ کہے اور ہم سب تیرے بندے ہیں۔ اے اللہ! جو تو عنایت فرمائے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور تیری پکڑ سے مالدار کو اس کی مالداری نہیں بچا سکتی۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا، اس میں فرمایا کہ اللہ عزّ و جلّ نے ایک بندے کو دنیا اور جو اس کے ہاں ہے کا اختیار دیا فرمایا اس بندے نے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے، اسے پسند فرمالیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سيدنا عبد الله صلى الله عليه وآله وسلم

درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر — اللہ کے بندے — ہمارے سردار

إشارة إلى قوله:

" وَّ اَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۝ "

(سورة الجن ١٩)

عن يعلى بن مرة رضي الله عنه قال لقد رأيت من رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثا ما رآها أحد قبلي ولا يراها أحدى بعدى لقد خرجت معه في سفر حتى اذا كنا ببعض الطريق مررنا بامرأة

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

" اور جب اللہ کا بندہ (مراد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں) اللہ کی عبادت کرنے کھڑا ہوتا ہے تو یہ (کافر) لوگ اس بندہ پر بھیڑ لگانے کو جاتے ہیں۔"

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں تین ایسی چیزیں دیکھیں جو مجھ سے پہلے کسی نے نہیں دیکھیں اور نہ میرے بعد کوئی ان کو دیکھے گا۔ میں آپ کے ساتھ ایک سفر میں گیا ہم سفر میں ایک عورت کے پاس سے گزرے جس کے پاس چھوٹا سا بچہ تھا۔ اس عورت نے عرض کیا کہ

جالسة معها صبي لها
فقالت يا رسول الله
ﷺ هذا صبي أصابه
بلاء و أصابنا منه
بلاء يوخذ في اليوم
ما أدري كم مرة
قال ناولينيه
فرفعته اليه فجعلته
بينه و بين واسطة
الرحل ثم فغرفاه
فنفث فيه ثلاثا
و قال بسم الله
انا عبد الله اخسأ
عدو الله ثم ناولها
اياه فقال القينا
في الرجعة في
هذا المكان فاخبرينا
ما فعل قال فذهبنا
و رجعنا فوجدنا
في ذلك المكان
معها شياه ثلاث
فقال ما فعل

یارسُول اللہ (ﷺ) ! اس بچے
کو کوئی تکلیف پہنچی ہے اور اسکی وجہ
سے ہمیں اس سے تکلیف پہنچی ہے
اِس کو روزانہ اِتنے دَورے پڑتے ہیں
کہ مَیں ان کو شمار بھی نہیں کر سکتی۔
آپؐ نے فرمایا اِس بچّے کو مجھے پکڑا،
اس عورت نے بچّے کو آپؐ کی طرف
بڑھایا اور آپؐ کے اور بچّے کے درمیان
صِرف اُونٹ کے پلان کا فرق رہ گیا
تھا۔ پھر آپؐ نے اِس کے مُنہ کو کھولا
اور اس میں تین دفعہ اپنا لبِ مبارک
داخل کیا اور یہ دُعا پڑھی "اللہ کے
نام سے مَیں ایک بچّے کو دم کرتا ہُوں
مَیں اللہ کا بندہ ہُوں، اے اللہ کے
دُشمن (یعنی شیطان) تو ذلیل ہو۔"
پھر آپؐ نے وہ بچّہ اُس عورت کو
پکڑا دیا اور فرمایا کہ ہماری سفر سے
واپسی پر اسی جگہ پر ہمیں ملنا اور اس
بچّے کا حال بتلانا۔ حضرت یعلی بن
مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم
سفر پر چلے گئے اور پھر جب ہم
واپس لوٹے تو ہم نے اس عورت کو

صبيك فقالت والذى بعثك بالحق ما حسسنا منه شيئا حتى الساعة.

(الحديث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۱۷۰)

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ اشهد انی عبدالله ورسوله.

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۳۰۹)

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال كتب النبی ﷺ الی هرقل كتاباً فيه بسم الله الرحمٰن الرحيم من محمد عبدالله ورسوله الی هرقل عظيم الروم سلام علی من اتبع الهدی اما بعد فانی ادعوك بدعاية الاسلام اسلم تسلم يؤتك الله اجرك مرتين (الحديث)

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۵۰۴)

اسی جگہ پایا۔ اس کے پاس تین عدد بکریاں تھیں۔ آپؐ نے فرمایا تیرے بچّے کا کیا حال ہے؟ اس عورت نے کہا قسم ہے مجھے اس ذات کی جس نے آپؐ کو سچ دیکر بھیجا ہے ہم نے آج کی گھڑی تک اسمیں کوئی تکلیف محسوس نہیں کی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے رُوم کے بادشاہ ہرقل کی طرف مکتوب لکھا جس میں آپؐ نے یہ لکھا کہ "اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحیم ہے۔ یہ خط محمدؐ کی طرف سے ہے جو اللہ کے بندے اور اس کے رسُول ہیں روم کے بادشاہ ہرقل کی طرف سلام اس شخص پر جو ہدایت کی پیروی کرے بعد اس کے (واضح ہو کہ) میں تجھے اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اسلام لاؤ گے تو (قہرِ الٰہی سے) بچ جاؤ گے اور اللہ تمھیں دوگنا اجر عطا فرمائے گا"

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اٰله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا عبد الجبار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہمارے سردار بگڑی بنانے والے کے بندے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن كعب الاحبار رضي الله عنه انه قال ان اسم النبي ﷺ عند اهل النار عبد الجبار۔

(رواه الحسين بن محمد الدامغاني في كتابه شوق العروس وانس النفوس)
(شرح المواهب اللدنية للزرقاني ج ٣ ص ١٩١)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اُنہوں نے فرمایا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی اہلِ دوزخ کے نزدیک عبد الجبار ہے۔

بناء مبالغة من الجبر وهو إصلاح الشئ بضرب من القهر ويطلق على الإصلاح المجرد نحو ما نقل عن علي رضي الله عنه يا جابر كل كسير۔

(مرقاة شرح مشكوٰة ج ٥ ص ٧٧)

یہ جبر کے مادہ سے مبالغہ کا صیغہ ہے جس کا معنٰی زبردستی کی اصلاح کرنا اور اس کا اطلاق صرف اصلاح پر ہوتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ یہ دُعاء پڑھا کرتے تھے کہ ٹوٹے ہوئے کو جوڑنے والے۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ماشاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلوقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا عبد الحمید صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — بندۂ حمید — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن كعب الاحبار رضی اللہ عنہ انه قال ان اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند اهل العرش عبد الحميد۔

(رواه الحسين بن محمد الدامغانی فی کتابه شوق العروس وانس النفوس)
(شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ۳ ص ۱۹۱)

ای المحمود المستحق للثناء فانه الموصوف بكل كمال والمولی لكل نوال المشكور بكل فعال فهو المحمود المطلق۔

(مرقاة شرح مشکوٰۃ ج ۵ ص ۹۲)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اُنہوں نے فرمایا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی عرش والوں میں عبد الحمید ہے۔

یعنی محمود جو ثنا اور تعریف کا مستحق ہو اور وہ ہر کمال کے ساتھ موصوف ہو اور وہ ہر ایک پر مہربان ہو، ہر فعل پر شکریہ کا مستحق ہو، پس وہ اللہ تعالیٰ محمودِ مطلق ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمین آمین یا ربّ العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا و مولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا عبد الخالق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار　پیدا کرنے والے کے بندے　درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن کعب الاحبار رضی اللہ عنہ انه قال ان اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الجبال عبد الخالق۔

(رواہ الحسین بن محمد الدامغانی فی کتابه شوق العروس و انس النفوس)
(شرح المواهب اللدنیة للزرقانی ج ۳۔ ص ۱۹۱)

من الخلق و اصله التقدیر المستقیم ومنه قوله تعالیٰ ، فتبارك الله احسن الخالقین ای المقدرین۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۵ ص ۷۹-۷۸)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی پہاڑوں میں عبد الخالق ہے۔

خالق خلق کے مادہ سے ہے، جس کے اصل معنی سیدھی صاف تقدیر کے ہیں اور اس سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا ہے۔ اللہ بابرکت ذات، جو سب سے زیادہ نفیس پیدا کرنے والوں سے ہے یعنی اندازہ لگانے والوں سے ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک ابداً بعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا عبد الرزاق صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار　رزّاق کے بندے　درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن كعب الاحبار رضی اللہ عنہ انه قال ان اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند الوحوش عبد الرزاق۔

رواه الحسين بن محمد الدامغانی فی كتابه شوق العروس وانس النفوس (شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ۳ ص ۱۹۱)

ای خالق الارزاق والاسباب التی يتمتع بها و الرزق هو المنتفع به سواء كان مباحا او محظورا۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۵ ص ۸۰)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی جنگلی جانوروں میں عبد الرّزاق ہے۔

رزّاق جو روزی اور اس کے اسباب پیدا کرنے والا ہو، جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں اور رِزق سے مراد ہر وہ چیز ہے جس سے فائدہ حاصل کیا جائے، اِس میں مباح اور حرام دونوں رِزق برابر ہیں۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللّٰهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه

سیدنا عبد الرحمٰن صلی الله علیه وآله وسلم

ہمارے سردار — رحمان کے بندے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

إشارة الى قوله:

" وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا "

(سورة الفرقان ٦٣)

" قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ "

(بنی اسرائیل ١١٠)

عن عبد الله بن عمرو رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعبدوا الرحمٰن واطعموا الطعام وافشوا السلام تدخلوا الجنة بسلام۔

(جامع الترمذی ج ٢ ص)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

" اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر انکساری سے چلتے ہیں "

" آپ کہہ دیجئے کہ خواہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو، جس نام سے بھی پکارو گے، سو اس کے بہت سے اچھے اچھے نام ہیں "

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمٰن کی بندگی کرو، کھانا کھلاؤ، السلام علیکم کو پھیلاؤ تو بہشت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا عبد الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — مہربان کے بندے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن كعب الاحبار رضی اللہ عنہ انه قال ان اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند الجن عبد الرحيم.

(رواه الحسين بن محمد الدامغانی فی كتابه شوق العروس و انس النفوس)
(شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ۳ ص ۱۹۱)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی جنات کے نزدیک عبد الرحیم ہے۔

قال الطيبی رحمۃ اللہ علیہ هما اسمان بنيا للمبالغة من الرحمة وهی لغة رقة القلب و انعطاف.

(مرقاه شرح مشكوٰة ج ۵ ص ۷۵)

علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رحمٰن اور رحیم مبالغہ کے اسم ہیں جن کا مادہ رحمت ہے اور وہ لغت میں دل کی نرمی اور مہربانی پر بولا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک ... وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا عبد السلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار سلامتی دینے والے کے بندے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن كعب الاحبار رضی اللہ عنہ انه قال ان اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند السباع عبد السّلام۔

رواه الحسين بن محمد الدامغانی فی کتابہ شوق العروس وانس النفوس (شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ٣ ص ١٩١)

مصدر نعت بہ للمبالغة ای ذو السلامة عن عروض الآفات۔

(مرقاة شرح مشكوة ج ٥ ص ٢٦)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی درندوں کے نزدیک عبد السّلام ہے۔

سلام کا لفظ مصدر موصوف پر بولا جاتا ہے جو مبالغہ کے معنوں میں استعمال ہُوا ہے، یعنی آفات جو انسانوں کو عارض ہوتی ہیں، ان سے سلامتی دینے والا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم و بارک علٰی سیدنا و مولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلٰی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا عبد الغفّار ﷺ

ہمارے سردار غفّار کے بندے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن کعب الاحبار رضی اللہ عنہ انہ قال ان اسم النبی ﷺ عند الطیور عبد الغفّار۔

(رواہ الحسین بن محمد الدامغانی فی کتابہ شوق العروس و انس النفوس)
شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۹۱)

ای الذی یستر العیوب والذنوب فی الدنیا باسبال الستر علیھا و فی العقبٰی بترک المعاتبۃ والمعاقبۃ لھا وھو لزیادۃ بنائہ ابلغ من الغفور۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۵ ص ۷۹)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ کا اسمِ گرامی پرندوں کے نزدیک عبد الغفّار ہے۔

غفّار، جو عیبوں اور گناہوں پر دُنیا میں پردہ ڈالے بوجہ اپنی ستّاریت کے اور آخرت میں مؤاخذہ پر پردہ ڈال دے اور غفّار کا لفظ باعتبار مبالغہ کے غفور سے بلیغ ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا عبد الغیاث صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار فریاد رس کے بندے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن کعب الاحبار رضی اللہ عنہ انہ قال ان اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند الھوام عبد الغیاث۔

(رواہ الحسین بن محمد الدامغانی فی کتاب شوق العروس و انس النفوس)
(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۹۱)

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی خبر الاستسقاء اللھم اغثنا اللھم اغثنا و رویناہ فی خبر الاسامی۔

(کتاب الاسماء والصفات للبیھقی ص ۵۰)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی حشرات الارض (زہریلے جانوروں) کے نزدیک عبد الغیاث ہے۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ استسقاء کی دُعاؤں میں یہ دُعا کی "اے اللہ! ہماری فریاد رسی فرما، اے اللہ! ہماری فریاد رسی فرما"۔ علامہ محدث بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس لفظ کو اِس حدیث میں روایت کیا ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا عبد القادر صلی اللہ علیہ والہ وسلم

ہمارے سردار قدرت والے کے بندے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن كعب الاحبار رضی اللہ عنہ انہ قال ان اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی البر عبد القادر۔

(رواہ الحسین بن محمد الدامعانی فی کتابہ شوق العروس و انس النفوس (شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۹۱)

معناهما ذو القدرة الا ان المقتدر ابلغ لما فی البناء من معنى التكلف و الاكتساب فان ذلك و ان امتنع فی حقه تعالى حقيقة لكنه يفيد المعنى مبالغة۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ ج ۵ ص ۹۶)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی خشکی میں عبد القادر ہے۔

قادر کا معنیٰ قدرت والا ہے مگر مقتدر کا معنیٰ بلحاظ مادہ کے زیادہ بلیغ ہے جو تکلف اور کسب میں پایا جاتا ہے اگرچہ یہ حقیقت میں اللہ کی ذات پر منع ہے لیکن معنوں کے لحاظ سے مبالغہ میں مفید ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا عبد القدوس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — قدوس کے بندے — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن كعب الاحبار رضی اللہ عنہ انه قال ان اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند الحيتان عبد القدوس۔

(رواه الحسين بن محمد الدامغانی فی كتابه شوق العروس و انس النفوس)
(شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ٣ ص ١٩١)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی مچھلیوں میں عبد القدّوس ہے۔

ابنية المبالغة ای الطاهر المنزه فی نفسه عن سمات النقصان۔

(مرقاة شرح مشكوٰة ج ٥ ص ٦)

القدّوس مبالغہ کے اوزان میں سے ہے۔ یعنی وہ ذات پاک جو ہر قسم کے عیوب اور نقائص سے مُنزّہ ہو۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ماشاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا عبد القہار ﷺ

هماری سردار — زبردست کے بندے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پہ

عن كعب الاحبار انه قال ان اسم النبی ﷺ عند الشياطين عبد القهار۔

(رواه الحسین بن محمد الدامعانی فی کتابه شوق العروس و انس النفوس)
(شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ۳ ص ۱۹۱)

ای الذی لاموجود الا وهو مقهور تحت قدرته مسخر لقضائه وقدره قال تعالیٰ وهو القاهر فوق عباده۔

(مرقاة شرح مشکوٰة ج ۵ ص ۷۹)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنھوں نے فرمایا کہ حضورِ اقدس ﷺ کا اسمِ گرامی شیاطین کے نزدیک عبدالقہّار ہے۔

القہّار وُہ ذات ہے جس کے تحت دُنیا کی ہر چیز مقہور ہو، اس کے فیصلے اور قُدرت کے آگے مسخّر ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور وہ ذات جو اپنے بندوں پر زبردست ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا عبد الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — کریم کے بندے — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن کعب الاحبار رضی اللہ عنہ انہ قال ان اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند اهل الجنة عبد الکریم.

(رواہ الحسین بن محمد الدامغانی فی کتاب شوق العروس و انس النفوس)
(شرح المواہب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۹۰)

ای کثیر الجود و العطاء الذی لا ینفد عطاؤہ ولا تفنی خزائنہ وھو الکریم المطلق وقیل المتفضل بلا مسئلة ولا وسیلة.

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۵ ص ۸۸)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی جنت والوں میں عبدالکریم ہے۔

الکریم بمعنی زیادہ سخاوت اور عطا کرنے والا جس کی سخاوت کبھی ختم نہ ہو اور جس کے خزانے کبھی ختم نہ ہوں۔ اور وہ ذات کریم مطلق ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ کریم وہ ذات ہے جو مانگنے اور وسیلہ ڈھونڈنے سے قبل عطا کرتا ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یا رب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا عبد المجید صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار بزرگ و برتر کے بندے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن کعب الاحبار رضی اللہ عنہ انہ قال ان اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند سائر الملائکۃ عبد المجید۔

(رواہ الحسین بن محمد الدامغانی فی کتابہ شوق العروس و انس النفوس)
(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۹۱)

ھو مبالغۃ الماجد من المجد وھو سعۃ الکرم فھو الذی لا تدرک سعۃ کرمہ ولا یتناھی توالی احسانہ ونعمہ۔

(مرقاۃ شرح مشکوۃ ج ۵ ص ۹۰)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی فرشتوں کے ہاں عبد المجید ہے۔

المجید، مجد سے مبالغہ کا صیغہ ہے وہ ذات جس کی مہربانی سب پر حاوی ہے۔ پس وہ ذات ہے جس کے کرم و بخشش کا ادراک نہ کیا جائے اور جس کے احسان اور اکرام لامتناہی ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا عبد المؤمن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار امن دینے والے کے بندے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن کعب الاحبار رضی اللہ عنہ انہ قال ان اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند البھائم عبد المؤمن۔

(رواہ الحسین بن محمد الدامغانی فی کتاب شوق العروس و انس النفوس
شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ٣ ص ١٩١)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی چوپایوں کے نزدیک عبد المؤمن ہے۔

ای من امن خلقہ بافادۃ آلات دفع المضار او امن الابرار من الفزع الاکبر یوم العرض او امن عبادہ من الظلم بل ما یفعل بھم اما فضل و اما عدل فھو من الامان۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ٥ ص ٢٧)

المؤمن وُہ ذات ہے جو اپنی مخلوق کو ضرر و نقصان سے امن بخشے یا یہ کہ نیک لوگوں کو محشر کے دِن بڑی گھبراہٹ سے امن دیگا۔ یا یہ کہ وُہ اپنے بندوں کو ظلم سے نجات دے بلکہ جو کچھ وہ کرتا ہے وہ سب کا سب اس کی مہربانی یا انصاف سے انجام پاتا ہے اور اس کا مادہ الامان ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا عبد المہیمن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار حفاظت کرنیوالے کے بندے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن کعب الاحبار رضی اللہ عنہ انہ قال ان اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی البحر عبد المہیمن۔

(رواہ الحسین بن محمد الدامغانی فی کتاب شوق العروس و انس النفوس)
(شرح المواہب اللدنیۃ للزرقانی ج ٣ ص ١٩١)

ای الرقیب المبالغ فی المراقبۃ والحفظ ومنہ ھیمن الطائر اذا نشر جناحہ علی فراخہ صیانۃ لہ فھو من اسماء الافعال وقیل الشاھد ای العالم الذی لا یعزب عنہ مثقال ذرۃ۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ٥ ص ٧٧)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سمندروں میں عبد المہیمن ہے۔

یعنی وہ ایسا نگہبان ہے جس کی نگہبانی اور حفاظت مبالغہ کی حد کو پہنچ گئی ہو عربی زبان میں اس لفظ کے معنی پرندے کا اپنے پروں کے نیچے اپنے بچوں کو آفات سے چھپا لینے کے ہیں ھیمن الطائر اذا نشر جناحہ علی فراخہ صیانۃ لہ یہ لفظ اسماء افعال سے ہے یعنی وہ اسم جس کے معنی فعل کے ہوں اور کہا گیا ہے کہ المہیمن کے معنی شاھد کے ہیں یعنی ایسا عالم جس سے ذرہ برابر چیز پوشیدہ نہ رہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا عبد الوہاب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار وہاب کے بندے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن کعب الاحبار رضی اللہ عنہ انہ قال ان اسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند الانبیاء عبد الوهاب.

(رواه الحسین بن محمد الدامغانی فی کتاب شوق العروس وانس النفوس۔ شرح المواهب اللدنیة للزرقانی ج ۳ ص ۱۹۱)

ای کثیر النعمة دائم العطیة قال تعالیٰ وما بکم من نعمة فمن الله وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها والهبة الحقیقة هی الخالیة عن غرض الاعراض والاغراض فان المعطی لغرض مستعیض ولیس بواهب فهو من اسماء الافعال۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۵ ص ۸)

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی انبیاء میں عبد الوہّاب ہے۔

الوہّاب یعنی وہ ذات جسکے انعام بیشمار اور ہمیشہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو تمہارے پاس نعمت ہے وہ سب کی سب اللہ کی طرف سے ہے اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو تم ان کو گن بھی نہ سکو گے اور حقیقی بخشش وہ ہے جو دنیاوی اغراض سے پاک ہو کیونکہ کسی غرض کے لیے دینے والے کا نام مستعیض (یعنی عوض حاصل کرنیوالا) ہے۔ وہ عطیہ دینے والا نہیں ہوتا اور یہ اسم بھی اسماء افعال سے ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک یا حی وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا عبل الذراعین ﷺ

ہمارے سردار بھرے ہوئے بازوؤں والے
درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن حکیم بن حزام وغیرھم رضی اللہ عنھم قالوا انہ کان صلی اللہ علیہ وسلم ازھر اللون .... واسع الصدر عظیم المنکبین ضخم العظام عبل العضدین والذراعین والاسافل رحب الکفین والقدمین سائل الاطراف (الحدیث)

(الشفاء للقاضی عیاض ج ۱ ص ۳۸)

وعبل بفتح العین المھملۃ وسکون الموحدۃ یلیھا لام بمعنی ضخم قوی۔

(نسیم الریاض ج ۱ ص ۳۳۲)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ اور دیگر بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگ، فراخ سینہ بڑے کندھے بڑی ہڈیوں والے، بھری ہوئی کلائی اور بازو والے تھے، نچلا دھڑ بھرا ہوا تھا، فراخ ہتھیلی والے اور بھاری قدم، لمبی انگلیوں والے تھے۔

عبل ع کا فتح، با ساکن، بعدہ لام کا معنی بھاری طاقت ور ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سیدنا العُدَّة صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار ذخیرہ درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

((عا)) بضم العين:
الذخيرة المُعُدُّ لكشف الشدائد و البلايا والمرصد لاماطة المحن والرزايا۔

وسمى صلی اللہ علیہ وسلم بذلك لأنه ذخر أمته فی القیٰمة و المتكفل لها بالنجاة والسلامة۔

(سبل الهدیٰ ج ۱ ۔ ص ۶۰۳)

عن أدم بن علیؒ قال سمعت ابن عمر رضی اللہ عنہما يقول ان الناس يصيرون يوم القیٰمة

العُدّة ع کے ضم کے ساتھ ایسا ذخیرہ جو مصائب اور شدائد کے دُور کرنے کے لیے تیار کیا گیا ہو اور وہ گھات جو امتحان اور تکالیف کے دُور کرنے والا ہو۔

اور یہ اسمِ گرامی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ آپ اپنی اُمّت کے لیے قیامت کے دن ذخیرہ ہوں گے اور نجات و سلامتی کے ضامن ہوں گے۔

حضرت آدم بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سُنا ہے، فرماتے تھے کہ قیامت

جثى كل امة تتبع نبيها يقولون يا فلان اشفع يا فلان اشفع حتى تنتهي الشفاعة إلى النبي صلى الله عليه وسلم فذلك يوم يبعثه الله المقام المحمود۔

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۶۸۶)

کے دن لوگ گھٹنوں کے بل ہو جائیں گے۔ ہر اُمت اپنے نبی (علیہ السلام) کے پیچھے ہوگی۔ کہیں گے اے فلاں سفارش کر، اے فلاں سفارش کر، حتیٰ کہ سفارش حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے گی۔ پس یہ وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ محمود پر مبعوث فرمائے گا۔

عن سهل بن سعد رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لكل قوم فارطا و انی فرطكم على الحوض فمن ورد على الحوض فشرب لم يظمأ ومن لم يظمأ دخل الجنة۔

(الفتح الكبير للشيخ يوسف النبهاني ج ۱ ص ۴۰۵)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قوم کا ایک میرِ سامان ہوتا ہے اور میں تمھارا میرِ سامان حوضِ کوثر پر ہوں گا جو میرے پاس حوض پر آئے گا اور جو اس سے آبِ کوثر پیے گا تو وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا اور جو پیاسا نہ ہوگا وہ بہشت میں داخل ہوگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا العدل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **مجسّم انصاف** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

الذی الکافی فی الشھادۃ.

(شرح المواہب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۳۸)

اِشارۃ الی قولہٖ :

" فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ ۚ وَقُلْ اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ ۗ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۗ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۗ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۗ اَللّٰهُ يَجْمَعُ

جو گواہی دینے میں کامل ہو۔

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" سو آپ اسی طرف بلاتے جائیے اور جس طرح آپ کو حکم ہوا ہے مستقیم رہیے اور ان کی خواہشوں پر نہ چلیے اور آپ کہہ دیجئے کہ اللہ نے جتنی کتابیں نازل فرمائی ہیں، میں سب پر ایمان لاتا ہوں اور مجھکو یہ حکم ہوا ہے کہ تمہارے درمیان میں عدل رکھوں۔ اللہ ہمارا بھی مالک ہے اور تمہارا بھی مالک ہے۔ ہمارے عمل ہمارے لیے اور تمہارے عمل تمہارے لیے۔ ہماری تمہاری کچھ بحث نہیں

بَيْنَنَا ۖ وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۝ "

(سورة الشورى ١٥)

" إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا ۝ "

(سورة النساء ٥٨)

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه قال بينما رسول الله صلى الله عليه وسلم يقسم غنيمة بالجعرانة اذ قال له رجل اعدل قال لقد شقيت ان لم اعدل۔

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۴۳)

اللہ ہم سب کو جمع کریگا اور اسی کے پاس جانا ہے۔"

" بیشک اللہ تعالیٰ تم کو اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ امانت والوں (اہلِ حقوق) کو ان کی امانتیں (حقوق) پہنچا دیا کرو اور یہ کہ جب لوگوں کا تصفیہ کیا کرو تو انصاف سے کیا کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ جس بات کی تم کو نصیحت کرتے ہیں وُہ بات بہت اچھی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ خُوب سُنتے ہیں خُوب جانتے ہیں۔"

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اِس حال میں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے آپ سے کہا کہ انصاف کیجیے۔ آپ نے فرمایا تو بڑا بدبخت ہے، اگر مَیں انصاف نہ کروں تو کون کریگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

یا حی یا قیوم اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا العربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **عربی** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

روی الحسن
ابن عرفۃ رضی اللہ عنہ فی
حدیث الاسراء ان
موسیٰ علیہ السلام قال
مرحباً بالنّبی العربی
نسبہ الی العرب
خلاف العجم ۔

(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ٣ ۔ ص ١٣٨)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
احب العرب لثلاث لانی
عربی والقراٰن عربی ولسان
اھل الجنۃ عربی ۔

(رواہ السلفی ۔ کتاب اقتضاء الصراط المستقیم ص ٢٦)

حضرت حسن بن عرفہ رضی اللہ عنہ
سے معراج کی حدیث میں روایت
ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اِستقبال
کیا تو کہا عربی نبی کو مرحبا ۔ العربی
کی نِسبت العرب کی طرف ہے،
عربیوں کے علاوہ باقی سب کے لیے
عجمی بولا جاتا ہے ۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین وجہ
سے عرب سے محبت کرو کیونکہ میں
عربی ہُوں اور قرآن عربی زبان
میں ہے اور بہشتیوں کی زبان عربی ہو گی ۔

عن جابر بن عبد الله
رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم حب ابی بکر
وعمر من الایمان وبغضهما
من الکفر وحب العرب من
الایمان وبغضهم من الکفر۔

(رواہ ابو الطاهر السلفی فی فضل العرب)

(اقتضاء الصراط المستقیم لابن تیمیة ص٧٥)

وسم العرب فی الاصل
کان اسماً لقوم جمعوا ثلاثة
اوصاف احدها ان لسانهم
کان باللغة العربیة الثانی
انهم کانوا من اولاد العرب
الثالث ان مساکنهم کانت
ارض العرب وهی
جزیرة العرب التی هی من
بحر القلزم الی بحر البصرة
ومن اقصی حجر
بالیمن الی وائل الشام بحیث
تدخل الیمن فی دارهم ولا
تدخل فیها الشام۔

(اقتضاء الصراط المستقیم لابن تیمیة ص٧٩)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر و عمر
رضی اللہ عنہما کے ساتھ محبت رکھنا
ایمان کی علامت ہے اور ان دونوں
کے ساتھ بغض رکھنا کفر ہے اور عرب
سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے
اور ان کے ساتھ بغض رکھنا کفر ہے۔

اور عرب نام اصل میں اس قوم
کا ہے جس میں تین اوصاف
پائے جائیں اور جن کی زبان عربی
لغت میں ہو دوسرے وہ عربوں
کی اولاد سے ہوں، تیسرے ان کی
آبادیاں عرب زمین میں واقع ہوں
اور عرب کی زمین سے مراد جزیرۂ عرب
ہے جو بحیرۂ قلزم سے لے کر بصرہ
کے سمندر تک ہے اور یمن کے حجر سے
لے کر شام کی حد تک ہے، اس طرح
کہ یمن تو اس میں شامل ہو لیکن
شام شامل نہ ہو۔

بسم الله الرحمن الرحیم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰله واصحابه وعترته بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه

سیدنا العروة الوثقیٰ صلی الله علیه واٰله وسلم

ہمارے سردار — مضبوط حلقہ — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ج " (سورة البقرة ٢٥٦)

ان السّلمی رضی الله عنه انه صلی الله علیه وسلم المراد بالاٰیة ۔

شرح المواهب اللدنیة للزرقانی ج ٣ ص ١٨٦)

(واما العروة الوثقی فحکی ابو عبد الرحمٰن السلمی رضی الله عنه عن بعضهم فی تفسیر قوله تعالیٰ) فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن بالله (فقد استمسک) بالعروة الوثقی انه

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" تو اُس نے بڑا مضبوط قلعہ تھام رکھا ہے ۔ "

حضرت سلمی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ العروۃ الوثقیٰ سے مراد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی ہے ۔

اور العروۃ الوثقیٰ کے بارے میں حضرت ابو عبد الرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ نے بعض سے نقل کیا ہے کہ آیت فمن یکفر ...... بالعروۃ الوثقیٰ (ترجمہ) " جو شخص طاغوت کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے مضبوط قلعے کو تھام لیا" العروۃ الوثقیٰ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم لانه العقد الوثيق المحكم فى الدين و السبب الموصل لرب العلمين ففيه استعارة تصريحية تمثيلية لان من اتبعه لا يقع فى هوة الضلال كما ان من مسك حبلا متينا صعد به من حضيض المهالك

(شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ٣ ص ١٨٦)

سے مُراد حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیونکہ آپؐ دین میں محکم، پختہ گرہ ہیں اور آپؐ ربّ العٰلمین کی طرف وسیلہ ہیں۔ اسمیں ایک صریح مثالی استعارہ ہے کیونکہ جو آپؐ کی پیروی کریگا وُہ گمراہی کے گڑھے میں کبھی نہیں گرے گا جیسے کوئی شخص مضبُوط رسّی کو پکڑلے وہ ہلاکت کے گڑھوں سے نجات پا جاتا ہے۔

عن ابى الدرداء رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اقتدوا باللذين من بعدى ابى بكر وعُمر رضی اللہ عنہما فانهما حبل الله الممدود فمن تمسك بهما فقد تمسك بالعروة الوثقىٰ التى لاانفصام لها۔

(رواه ابن عساكر۔ الدر المنثور ج ١ ص ٢٣)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد دو (یعنی) حضرت ابوبکر صدّیق اور حضرت عُمر فاروق رضی اللہ عنہما کی پیروی کرنا، وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی لٹکائی ہوئی رسّی ہیں۔ جو ان کے ساتھ تمسک کریگا اس نے مضبوط کنڈے کو تھام لیا جو کبھی نہ ٹوٹے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا العزیز صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار غالب درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله:

"يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ
اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ
الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ؕ
وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
لَا يَعْلَمُوْنَ ۝" (سورۃ المنٰفقون ٨)

فكان اول من
لقيه سعد بن عبادة
رضي الله عنه و يقال اسيد بن
حضير و به جزم بن
اسحٰق رحمة الله عليه فقال
السّلام عليك ايها النّبي
و رحمة الله و بركاته فقال

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"یہ یوں کہتے ہیں کہ اگر ہم اب
لوٹ کر مدینہ کو جائیں گے تو زور آور
کمزور لوگوں کو نکال دیں گے اور
عزت اللہ، اس کے رسول اور
مسلمانوں کی ہے لیکن منافقین
جانتے نہیں۔"

سب سے پہلے آپ کی ملاقات
حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ
نے کی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ سب سے
پہلے آپ کو اسید بن حضیر ملے۔
ابن اسحاق صاحب مغازی نے اسے بھی
درست کہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اے نبی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ نے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِين اٰمِين يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ط

وعليك ورحمة الله وبركاته قال يا رسول الله ﷺ قد رحلت في ساعة منكرة لم تكن ترحل فيها فقال اولم يبلغك ما قال صاحبك قال اى صاحب يا رسول الله ﷺ قال ابن ابى زعم انه ان رجع الى المدينة اخرج الاعز منها الاذل فقال فانت يا رسول الله ﷺ تخرجه ان شئت فهو الاذل وانت اعز والعزة لله ولك وللمؤمنين۔

(المظہری لقاضی ثناء اللہ پانی پتی ج ۹ ص ۳۰۳)

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور آپ ﷺ نے بے موقع کوچ کا حکم دیا، پہلے تو کبھی آپ ﷺ نے اِس وقت کوچ کا حکم نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تجھے تیرے ساتھی کی بات نہیں پہنچی۔ اس نے عرض کیا حضور، میرا ساتھی کون سا؟ فرمایا عبداللہ بن ابی منافق، اُس نے یہ کہا ہے کہ اگر ہم مدینہ منوّرہ واپس پہنچے تو وہاں کے معزّز حضرات ان کمینوں کو نکال دیں گے۔ اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول آپ ﷺ اگر چاہیں تو اسے نکالیں گے وہ (عبداللہ بن ابی) ذلیل اور کمینہ ہے اور آپ ﷺ تو عزت والوں کے عزت والے ہیں اور عزت ہے ہی اللہ اور آپ ﷺ کی اور ایمان لانے والوں کی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک ابدا وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا العزوف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار بلند مرتبہ والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال کعب بن مالک رضی اللہ عنہ:

رئیسھم النبی وکان صلبا
تقی القلب مصطبرا عزوفا

رشید الامر ذو حکم وعلم
وحلم لم یکن نزقا خفیفا

نطیع نبینا و نطیع ربا
ھو الرحمٰن کان بنا رؤوفا

(الروض الأنف ج ۴۔ ص ۱۴۸)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

ان کے رئیس نبی (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں جو عقیدہ کے پختہ، دل کے پرہیزگار صبر کرنے والے، بلند مرتبہ والے ہیں۔ صحیح حکم والے اور فیصلہ اور علم اور بردباری والے جو کم دل اور ہلکے نہیں۔ ہم اپنے نبیؐ اور اپنے ربّ کی فرمانبرداری کرتے ہیں جو رحمان ہے اور ہمارے ساتھ شفقت کرنے والا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا عزیز المقامۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — اونچے مقام والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن علی رضی اللہ عنہ یوم بنی النضیر:
"فاصبح احمد فینا عزیزا
عزیز المقامة و الموقف"

(الروض الانف ج ۳ - ص ۲۳۳)

عن ابن مسعود
رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان الله اتخذ
ابراھیم خلیلا و ان صاحبکم
خلیل الله و اکرم الخلق
علی الله ثم قرأ عَسَىٰ
اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا
مَّحْمُوْدًا قال یجلسه
علی العرش۔

(المظھری ج ۵ - ص ۴۷۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
غزوۂ بنی النضیر کے موقع پر یہ شعر کہا:
"ہم میں احمد معزز ہو گئے ہیں
معزز مقام اور معزز جگہ والے"۔
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام
کو اپنا خلیل بنایا اور تمہارے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم بھی اللہ کے خلیل ہیں اور
تمام جہان میں اللہ کے عزت والے
پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "قریب ہے رب
تیرا کہ تجھے مقام محمود پر مبعوث فرمائے"۔
راوی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے
حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش پر بٹھائے گا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین یا ربَّ العٰلمین ط

بسم الله الرحمٰن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللّٰهم صلّ وسلّم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سیدنا العصمة ﷺ

ہمارے سردار — سہارا — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله:

"مَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدٰى۔" (سورة آل عمران ١٠٠)

الذی یستمسك الاولیاء بحبله بمعنی عاصم۔

(شرح المواهب اللدنية للزرقاني ج ٣ ص ١٣٩)

ان اباطالب عمه ﷺ استسقی بہ فی صغرہ لما تتابعت علیهم السنون فاهلکتم فخرج بہ ﷺ الی ابی قبیس و طلب السقیا

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

" جو شخص اللہ کو تھام لے پس وہ ہدایت یافتہ ہے۔"

جن کی محبت میں اللہ کے ولی مدہوش ہو جائیں۔ معنی بچانے والا۔

آپ کے چچا ابو طالب نے بچپن میں ہی آپ کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے بارش طلب کی تھی جبکہ ان پر کئی سال قحط سالی کا غلبہ رہا تھا۔ حضور اقدس ﷺ جبل ابو قبیس کی طرف تشریف لے گئے اور اپنا چہرہ مبارک بادلوں کو دکھایا تو خوب بارش

بوجهه فسقوا فقال يمدحه ﷺ:

"و ابيض يستسقي الغمام بوجهه ثمال اليتامى عصمة للأرامل"

(روى ابن سعد و الطبرانی)

(سبل الهدی والرشاد - ج ۱ - ص ۶۰۵)

برسنے لگی۔ ابو طالب نے اپنے قصیدہ میں حضورِ اقدس ﷺ کی مدح بیان کی ہے:۔

" اور وُہ تو سپید رنگ کے ہیں جن کے چہرے کو دیکھ کر بادل برس پڑتے ہیں، آپؐ یتیموں کی پناہ گاہ ہیں اور بیواؤں کے سہارا ہیں۔

عن جعدة رضی اللہ عنہا قال شهدت النبی ﷺ واتی برجل فقيل يا رسول الله ﷺ هذا اراد ان يقتلك فقال له النبی ﷺ لم ترع لم ترع لو اردت ذلك لم يسلطك الله علی قتلی۔

(دلائل النبوة اصفهانی ص ۶۱)

حضرت جعدہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ کے اِس واقعہ میں مَیں حاضر تھی کہ آپؐ کے پاس ایک آدمی کو پکڑ کر لایا گیا اور عرض کیا گیا یا رسُول اللہ (ﷺ)! یہ آدمی آپؐ کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ تو آپؐ نے اسے فرمایا گھبرا مت، گھبرا مت، اگر تیرا ایسی ارادہ تھا تو اللہ نے تجھے میرے قتل کرنے پر غلبہ نہیں دیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا عصمۃ اللہ ﷺ

ہمارے سردار اللہ تعالیٰ کی طرف سے محفوظ درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله:

" يَاَيُّهَا الرَّسُوْلُ
بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ
مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ
تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ
رِسٰلَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ
مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۞

(سورة المائدة ٦٧)

عن انس رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ ﷺ انا
عصمة الله انا حجة الله.

(رواه الديلمي في الفردوس)

(سبل الهدى ج ١ - ص ٦٠٦)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

" اے رسول (ﷺ) جو کچھ
آپ کے رب کی جانب سے آپ
پر نازل کیا گیا آپ سب پہنچا دیجیے
اور اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو آپ نے
اپنے اللہ کا ایک پیغام بھی نہیں پہنچایا۔
اللہ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔
یقیناً اللہ ان کافر لوگوں کو ہدایت نہ
دیں گے۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ حضور اقدس ﷺ
نے فرمایا کہ میں اللہ کی حفاظت
میں ہوں اور اللہ کی حجت ہوں۔

یا حی　بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ　یا قیوم

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا العطوف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار　مشفق مہربان　درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

"عا" الشفوق
صفة مشبهة من
العطف وهو الانثنا
يقال عطف الغصن
اذا مال وعطفا
الانسان جانباه
من لدن راسه
الى وركه استعير
للين و الشفقة
اذا عدى بعلى
واذا عدى بعن
كان على الضد
من ذلك -
وسمى به صلی اللہ علیہ وسلم

شفقت فرمانے والے عطف سے
مشبہ کا صیغہ ہے۔ کسی چیز کا جھکنا
عربی میں کہا جاتا ہے عطف الغصن
ٹہنی جھک گئی۔ اور عربی میں کہا
جاتا ہے عطف الانسان
جانباه من لدن راسه
الی ورکه انسان جب سر سے
لے کر اپنے کولہے تک دونوں
طرفوں کو جھکا دے۔ استعارۃً نرمی اور
شفقت پر استعمال ہوتا ہے اور یہ
اس وقت ہے جب اس کا استعمال
علیٰ کے ساتھ ہو اور جب اس کا استعمال
عَن کے ساتھ ہو تو معنی مخالف ہوں گے
یہ اسم گرامی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین

لکثرة شفقته بامته
ورائفته كما قال
شاعره حسّان بن
ثابت رضی اللہ عنہ يرثيه
صلی اللہ علیہ وسلم :

"عطوف عليهم لا يثنى جناحه
الى كنف يحنو عليهم ويمهد"

(سبل الهدى ج ۱ - ص ۶۰۶)

قالت عمته عاتكة
بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا بعد
ما سار من مكة مهاجرًا
فجزعت عليه :

"عينى جودى بالدموع السواجم
على المصطفىٰ كالبدر من آل هاشم
على المرتضىٰ للبر والعدل والتقى
وللدين وللدنيا مقيم المعالم
على الصّادق الميمون ذى الحلم والنهى
وذى الفضل والداعى لخير التراحم

(دلائل النبوة كالاصفهانى ص ۳۳)

اِس لیے رکھا گیا کیونکہ آپؐ اپنی اُمّت کیساتھ زیادہ شفیق اور مہربان ہیں، جیساکہ آپؐ کے شاعر حضرت حسّان بن ثابت رضؓ نے اپنے شعر میں کہا ہے جب انھوں نے آپؐ کا مرثیہ پڑھا:
آپؐ ان (صحابہؓ پر) مشفق تھے آپؐ نے کبھی اپنے نرم بازو کو ان سے نہ پھیرا۔ آپؐ ان پر جھکتے تھے اور ان پر مہربان تھے۔

جب حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مکّہ سے مدینہ منوّرہ جا رہے تھے تو آپؐ کی پھُوپھی عاتکہ نے فراق میں یہ شعر کہے:
"اے میری آنکھ آنسوؤں کی جھڑی لگا کر ذرا کھُل کر رو، مصطفیٰ پر جو ہاشم کی اولاد کے چودھویں رات کے چاند ہیں۔ مرتضیٰ پر رو جو نیک اور اِنصاف پسند اور پرہیزگار ہیں اور جو دین و دنیا کے نشانات کو قائم کرنے آئے ہیں۔ بابرکت، سچّے، بردبار اور دانا اور صاحبِ فضیلت اور جو بہترین رحم کے داعی ہیں ان پر آنسو بہا۔"

بسم الله الرحمن الرحیم • ماشاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰله واصحابه وعترته بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقك ورضی نفسك وزنة عرشك ومداد کلماتك استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه

سیدنا العظیم صلی الله علیه واٰله وسلم

ہمارے سردار عظمت والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

اِشارة الی قوله :

"وَ اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ○" (سورة القلم ۴)

وقع فی اول سفر من التوراة وسیلد عظیمًا لامة عظیمة۔

(سبل الهدٰی ج ١ ص ٦٠٦)

عن المسور بن مخرمة و مروان بن الحکم رحمة الله علیه قالا قال عروة بن مسعود الثقفی ای قوم والله لقد وفدت علی الملوك ووفدت علی قیصر کسریٰ والنجاشی

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"اور بیشک آپؐ اخلاق کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں۔"

توراۃ کے شروع میں یہ بشارت ہے کہ حضرت اسمٰعیلؑ کے ہاں ایک بہت بڑا عظیم بچہ پیدا ہوگا جو بہت بڑی اُمّت کی طرف بھیجا جائے گا۔

حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عروہ بن مسعود ثقفی (جو صلح حدیبیہ میں کفّار کی طرف سے نمائندہ تھا) نے واپس آ کر قریش کو کہا کہ اے قوم اللہ کی قسم، مَیں بادشاہوں کے ہاں وفد بن کر گیا ہُوں اور مَیں قیصر،

و الله ان رأيت
ملكا قط يعظمه
اصحابه ما يعظم اصحاب
محمد محمداً صلى الله عليه وسلم
و الله ان يتنخم
نخامة الا وقعت فى
كف رجل منهم
فدلك بها وجهه
وجلده و اذا امرهم
ابتدروا امرهٗ و اذا
توضأ وكادوا يقتتلون
على وضوئه و اذا
تكلموا خفضوا اصواتهم
عنده وما يحدون
اليه النظر تعظيما له.
(الحديث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ - ص ۳۲۹)

العظيم الجليل الكبير
وقيل عظمة الشئ كون الشئ
كاملا فى نفسه مستغنيا عن
غيره - (سبل الهدى والرشاد ج ۱ ص ۰)

کسریٰ اور نجاشی کے ہاں بھی وفد
بن کر گیا ہوں۔ اللہ کی قسم میں نے
کبھی کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا کہ اُسکی
رعایا اس کی اتنی تعظیم کرتی ہو جتنی تعظیم
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرتے ہیں
اللہ کی قسم اگر آپؐ کے دہان مبارک سے
لعاب گرتا ہے تو صحابہ کرامؓ اس کو نیچے
نہیں گرنے دیتے بلکہ اس کو اپنے چہرے
اور بدن پر مل لیتے ہیں اور جب
آپؐ ان کو کوئی حکم دیتے ہیں تو اسکی
تعمیل میں بھاگ دوڑتے ہیں اور جب
آپؐ وضو فرماتے ہیں تو آپؐ کے وضو
کے پانی پر وہ لڑتے ہیں اور جب وہ
بات کرتے ہیں تو اپنی آوازوں کو
پست کر لیتے ہیں اور تعظیماً آپؐ
کے چہرہ اقدس کی طرف نظر بھر کر
نہیں دیکھتے۔

العظیم یعنی بہت بڑے بزرگ۔
عظمت شئ سے مراد ایسی چیز جو
فی نفسہٖ کامل ہو اور دوسروں سے
مستغنی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم و بارک علی سیدنا و مولانا و حبیبنا محمد النبی الامی و علی الہ و اصحابہ و عترتہ بعدد کل معلوم لک
و بعدد خلقک و رضی نفسک و زنۃ عرشک و مداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ

سیدنا عظیم الجمۃ ﷺ

ہمارے سردار بزرگ گیسو والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ
يقول كان رسول الله ﷺ
رجلا مربوعا بعيد مابين المنكبين
عظيم الجمة الى شحمة اذنيه عليه
حلة حمراء ما رايت شيئا قط
احسن منه - (شمائل الترمذی ص ١)

اقول الجمة بمعنى الكثرة
الشعر ومنه الجم الغفير -
(نسیم الریاض ج ١ ص ٣٣٧)

و وجہ جمع میاں روایات آنست
کہ ایں باعتبار و اختلاف احوال اوقات
است گاہے کہ تیل می مالیدند و شانہ می کردند
دراز می بود و در غیر ایں حال کوتاہ۔
(مدارج النبوۃ ج ١ ص ١٥)

حضرت براء بن عازب رض سے روایت
ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس
ﷺ درمیانہ قد، فراخ سینہ، بزرگ
گیسو، کانوں کی لوؤں تک بال مبارک
والے تھے۔ آپ پر سرخ رنگ کا جوڑا
تھا۔ میں نے آپ جیسا خوبصورت نہیں دیکھا۔

علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
میں کہتا ہوں الجُمّۃ کے معنی زیادہ بال
ہیں۔ جمّ غفیر بھی اسی سے ہے۔

اور روایتوں کے درمیان تطبیق یہ ہے
کہ یہ سبب احوال و اوقات کے ہے کبھی
حضور اقدس ﷺ تیل کی مالش
فرما کر کنگھی فرماتے تو سر کے بال مبارک لمبے
ہو جاتے، دوسری حالت میں چھوٹے رہتے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سيدنا عظيم الساعدين صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار عظیم کلائی والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابى هريرة رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم شثن القدمين والكفين ضخم الساقين عظيم الساعدين ، ضخم العضدين والمنكبين بعيد ما بينهما۔

(رواہ الواقدی۔ تاریخ ابن کثیر ج ۶ ص ۱۹)

نشيد الانشاد الذى لسليمان عليه السلام يداه حلقتان من ذهب مرصعتان بالزبرجد۔

(نشید الانشاد باب ۵ - آیت ۱۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھرے ہوئے قدموں اور ہتھیلیوں والے تھے۔ بڑی پنڈلیوں والے، بڑی کلائیوں والے، بھرے ہوئے بازوؤں اور بھرے کندھوں والے تھے دونوں کندھوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا گیت: اس کے ہاتھ ایسے ہیں جیسے سونے کی کڑیاں جس میں ترسیس کے جواہر جڑے گئے ہوں۔

ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم
آمين آمين آمين يا رب العالمين ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

یاحی اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک یاقیوم

یاحی وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یاقیوم

سیدنا عظیم الشان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — بڑی شان والے — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

قال خطر بن
مالك الكاهن ،
" من اجل مبعوث عظيم الشان
يبعث بالتنزيل والقرآن
وبالهدى و فاصل القرآن
تبطل بہ عبادة الاوثان"
قال فقلنا ويحك ياخطر انك
لتذكر امرًا عظيما، فماذا ترى
لقومك ؟ فقال ،
" ارى لقومى ما ارى لنفسى
ان يتبعوا خير نبى الانس"
(الروض الانف ج ١-ص ٢٤٠)

خطر بن مالک کاہن نے کہا ہے:
" ایک عظیم الشّان پیغمبر کے مبعوث ہونے کے سبب سے جو آیات اور قرآن کے نزول، نیز ہدایت اور فرقان کیساتھ مبعوث ہوں گے، جس کے ذریعے بتوں کی پرستش ختم ہو جائیگی۔"
ہم نے کہا اے خطر تجھ پر افسوس، تو ایک بڑے عظیم کام کا ذکر کر رہا ہے۔ اپنی قوم کیلئے کیا سوچا ہے خطر بولا کہ میں اپنی قوم کے لیے وہی سوچتا ہوں جو اپنے نفس کے لیے سوچتا ہوں، یہ کہ وہ بہترین انسان جو نبی ہے اُسکی پیروی کریں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا عظیم المناکب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — بھاری کندھوں والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابیض مشرب بیاضہ حمرۃ ، اھدب الاشفار اسود الحدقۃ لا قصیراً ولا طویلاً، وھوالی الطول اقرب، عظیم المناکب ، فی صدرہ مسربۃ ، لاجعد ولا سبط، شثن الکف والقدم ، اذا مشی تکفا کانما یمشی فی صعد کان العرق فی وجھہ اللؤلؤ، لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۱ ـ ص ۴۱۲)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ سپید تھا جس میں سُرخی ملی ہوئی تھی باریک پلکوں والے ، سیاہ چشم تھے ، نہ ٹھگنے نہ زیادہ لمبے تھے ، میانہ قد سے ذرا طویل ، بڑے کندھوں والے تھے آپ کے سینے پر ایک لکیر تھی ، بال نہ گھونگر والے نہ سیدھے تھے ، بھاری ہتھیلی اور بھاری قدم مبارک والے تھے جب آپ چلتے تو جھوم کر چلتے گویا کہ آپ بلندی سے نیچے کی طرف آ رہے ہیں پسینہ آپ کے چہرہ مبارک پر سچے موتیوں کی طرح تھا میں نے آپ جیسا نہ پہلے دیکھا اور نہ بعد میں دیکھوں گا ۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا عفٌ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار پاک دامن درود وسلام بھیجے اللہ آپ پے

قال حسّان

بن ثابت رضی اللہ عنہ یرثیہ :

"عف مكاسبه جزل مواهبه

خير البرية سمح غير نكال"

(طبقات الکبری لابن سعد ج ۲ - ص ۳۲۳)

و قال كعب

رضی اللہ عنہ يمدحه صلی اللہ علیہ وسلم :

"لنا حرم لا تستطاع يقودها

نبي اتى بالحق عف مصدق"

(سبل الهدی ج ۱ - ص ۶۰۰)

قال ابن دحية رحمۃ اللہ علیہ

وهو موصوف بر في الكتب

المتقدمة۔

(سبل الهدی ج ۱ - ص ۶۰۷)

حضرت حسّان بن ثابت

رضی اللہ عنہ آپ کا مرثیہ پڑھتے ہیں :

"پاک کمائی والے، پوری سخاوت والے

جہان کے بہتر مرد، تکلیف نہ دینے والے"

اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ آپ

کی مدح میں فرماتے ہیں :

"ہماری وہ عزت جو کسی کو میسّر

نہیں، جس کے قائدِ اعظم نبی (محمدؐ)

ہیں جو حق لائے، پاکدامن تصدیق کیے گئے ہیں"۔

حضرت ابنِ دحیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

ہیں کہ اِس صفت کیساتھ حضورِ اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم ہر اگلی کتاب میں

موصوف ہیں۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
امين امين امين يارب العلمين ط

قال ابو سفیان لھرقل یقول اعبدوا الله وحده لا تشرکوا به شیئاً و اترکوا مایقول اٰباؤکم و یأمرنا بالصّلوة والصّدق والعفاف والصّلة۔

(صحیح البخاری ج ١۔ ص ٤)

قال الواقدیؒ و قال ابو بکر رضی اللہ عنہ ایضاً:

"کان المصفاء فی الاخلاق قد علموا وفی العفاف فلم نعدل براحدا

(الطبقات الکبرٰی لابن سعد ج ٢ ۔ ص ٣٢٠)

قال ابو عمرو الشیبانیؒ و قال حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ یرثی النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

"علی رسول لنا محض ضریبته
سمح الخلیقة عف غیر مجهال
کشاف مکرمةٍ مطعام مسغبةٍ
وهاب عانیةٍ وجناء شملال

(الطبقات الکبرٰی لابن سعد ج ٢ ۔ ص ٣٢٣)

ابوسفیان نے ہرقل سے کہا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کہتے ہیں کہ صرف ایک ہی اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ اور (شرک کی باتیں) جو تمہارے باپ دادا کیا کرتے تھے چھوڑ دو اور ہمیں نماز (پڑھنے) اور سچ بولنے اور پرہیزگاری اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔

واقدیؒ کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا تھا:

"لوگ ان کے پاک اخلاق سے خوب واقف ہیں اور پاکدامنی میں ان کا کوئی ثانی نہیں ہے۔"

ابو عمرو شیبانیؒ نے کہا اور حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے آپؐ کا مرثیہ پڑھا:

"آؤ مل کر پاک اخلاق والے رسولؐ پر آنسو بہائیں جو نرم خو، پاک دامن، ظاہر ہستی۔ عطا کنندہ، بھوکوں کو کھانا کھلانے والے، غریبوں کو دینے والے، اور خوبصورت تھے۔"

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا عفوٌ صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار معافی دینے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن مصعب بن
سعد رضی اللہ عنہ عن ابیہ اما
عکرمۃ رضی اللہ عنہ فرکب البحر
فاصابتھم قاصف فقال
اھل السفینۃ لاھل
السفینۃ اخلصوا فان
الھتکم لا تغنی عنکم شیئًا
ھاھنا فقال عکرمۃ رضی اللہ عنہ
واللہ لئن لم ینج فی
البحر الا الاخلاص فانہ
لا ینجی فی البر غیرہ،
اللھم ان لک علیّ
عھدًا ان انت عافیتنی
مما انا فیہ ان اتی

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ
اپنے باپ حضرت سعد رضی اللہ عنہ
سے روایت کرتے ہیں کہ عکرمہ
سمندر کے راستے کشتی میں سوار ہوئے
راستے میں سخت تند آندھی آئی۔ کشتی
والوں نے سواریوں کو کہا کہ اخلاصِ دل
کے ساتھ (اللہ سے) دعا کرو کیونکہ
تمہارے معبودانِ باطلہ اس جگہ کچھ نہیں
کر سکتے۔ عکرمہ بولے اللہ کی قسم اگر
خالص اللہ کے سوا سمندر میں کوئی نجات
نہیں دے سکتا تو خشکی میں بھی اس کے
سوا کوئی نجات نہیں دے سکتا۔ اے
اللہ میں تجھ سے عہد کرتا ہوں کہ اگر
تو مجھے اس مصیبت سے نجات دے تو میں

محمدًا (صلی اللہ علیہ وسلم) حتی اضع
یدی فی یدہٖ
فلأجدنہ عفوا کریمًا
فجاء اسلم۔

(تاریخ ابن کثیر ج ۴ ۔ ص ۲۹۸)

و فی روایۃ
الدارقطنیؒ والحاکمؒ و
ابن مردویۃؒ قال
عکرمۃ رضی اللہ عنہ اللھم ان
لک علی عھدًا ان
عافیتنی مما انا فیہ
ان اٰتی محمدًا
(صلی اللہ علیہ وسلم) حتی اضع
یدی فی یدہٖ
فلأجدنہ عفوًا کریمًا
قال فجاء و اسلم
قال ابن اسحاقؒ والزبیر
ابن بکارؒ قتل یوم الیرموک
فی خلافۃ عمر رضی اللہ عنہ ۔

(اصابہ ج ۴ ۔ ص ۲۵۸)

حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاں
حاضر ہو کر اپنا ہاتھ (بعیت کے لیے)
ان کے دستِ مبارک میں دے دُونگا۔
پھر مَیں نے آپ کو معاف کرنیوالا
کریم پایا۔ پھر آپؐ کی خدمت میں
حاضر ہو کر مُسلمان ہو گیا۔

اور دارقطنیؒ اور حاکمؒ اور ابن مردویہؒ
کی روایت میں ہے کہ حضرت عکرمہ
رضی اللہ عنہ نے دُعا کی "اے اللہ! مَیں
تجھ سے عہد کرتا ہُوں کہ اگر تو مجھے
اس مصیبت سے نجات دے تو مَیں حضرت
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاں حاضر
ہو کر اپنا ہاتھ (بعیت کے لیے) انکے
دستِ مبارک میں دے دُوں گا" پھر
مَیں نے آپؐ کو معافی دینے والا بزرگ
پایا، پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر
مسلمان ہو گیا۔ ابن اسحاقؒ اور
زُبیر بن بکارؒ کی روایت میں ہے کہ
وہ خلافتِ فارُوقؓ میں جنگِ یرموک
میں شہید ہوئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا العفو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — مُعاف کرنے والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اِشارۃ الی قولہ:

" فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَ جَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَ نَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝"

(سورۃ المائدۃ ۱۳)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

" تو ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیا اور ہم نے ان کے قلوب کو سخت کر دیا وہ لوگ کلام کو اس کے مواقع سے بدلتے ہیں اور وہ لوگ جو کچھ ان کو نصیحت کی گئی تھی، اس میں اپنا ایک بڑا حصہ فوت کر بیٹھے اور آپ کو آئے دن کسی نہ کسی خیانت کی اطلاع ہوتی رہتی ہے جو ان سے صادر ہوتی رہتی ہے بجز ان کے معدودے چند شخصوں کے۔ سو آپ ان کو معاف کیجیے اور ان سے درگزر کیجیے۔ بیشک اللہ احسان

عن عبد الله بن
سلام رضی اللہ عنہ انه كان
يقول انا لنجد صفة
رسول الله ﷺ انا
ارسلنك شاهداً و مبشراً
انت عبدی و رسولی
سميته المتوكل ليس
بفظ ولا غليظ ولا
سخاب في الاسواق
ولا يجزى بالسيئة
مثلها ولكن يعفو
ويتجاوز و ليس اقبضه
حتى يقيم الملة العوجاء
بان تشهد (ان لا
اله الا الله) يفتح به
اعينا عميا و أذانا صما
و قلوبا غلفا۔

(تاریخ ابن کثیر ج ۶ - ص ۶۱)

کرنے والوں سے محبّت کرتا ہے۔"

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ
فرماتے تھے کہ حضورِ اقدس ﷺ
کی تعریف (کتبِ قدیم میں) ہم پاتے
ہیں: "بیشک ہم نے آپ ﷺ کو گواہ اور
بشارت دینے والا بنا کر بھیجا۔ تُو میرا
بندہ اور میرا رسُول ﷺ ہے۔ مَیں نے
اسکا نام متوکّل (بھروسہ کرنے والا)
رکھ دیا ہے نہ دل کے سخت، نہ زبان
کے درشت اور نہ بازاروں میں شور کرنے
والے ہونگے اور نہ ہی بدی کا بدلہ بدی
سے دیں گے، مگر وُہ مُعاف کر
دینگے اور درگزر فرماویں گے اور مَیں
ان کو اُس وقت تک وفات نہ
دُوں گا جب تک وُہ ٹیڑھی ملّت
کو سیدھا نہ کردیں کہ وہ گواہی دیں کہ
اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں،
اس کے ذریعے وُہ اندھوں کی آنکھیں
اور بہروں کے کان کھول دیں گے اور
غفلت کے پردوں میں پڑے ہوئے
دِلوں کے پردے دُور کر دیں گے۔"

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا العفیف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **پاک دامن** درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

قال کعب رضی اللہ عنہ یمدحہ صلی اللہ علیہ وسلم :

"لنا حرمۃ لا تستطاع یقودھا
نبیّ اتی بالحق عفّ مصدّق"

(سبل الھدی ج ۱ - ص ۶۰۷)

حضرت کعب رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح پڑھتے ہیں:

"ہماری عزت کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا جس کے قائدِ اعظم حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو حق لائے، پاک دامن، تصدیق کیے گئے ہیں"۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنھما قال قال ابوسفیان قلت یقول اعبدوا اللہ وحدہٗ ولا تشرکوا بہٖ شیئًا واترکوا ما یقول اٰباؤکم ویأمرنا بالصلوٰۃ والصدق والعفاف والصلۃ۔ (الحدیث)

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ ابوسفیان نے (ہرقل کو) کہا کہ وہ پیغمبر کہتے ہیں کہ تم اللہ کی بندگی کرو، اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ ٹھہراؤ اور وہ باتیں چھوڑ دو جو تمہارے باپ دادا کہتے تھے اور ہمیں نماز، سچائی، پاکدامنی اور صلہ رحمی کا حکم فرماتے ہیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یارب العٰلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا العلامۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار نشانِ راہ درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ" (سورۃ الشوریٰ ۵۲)

عن جابر رضی اللہ عنہ ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنسخۃ من التوراۃ فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هذه نسخة من التوراة فسکت فجعل یقرأ و وجه رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یتغیر فقال ابو بکر رضی اللہ عنہ ثکلتك الثواکل

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور بیشک آپ صراطِ مستقیم کی ہدایت فرماتے ہیں۔"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس توراۃ کا نسخہ لائے اور عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ تورات کا نسخہ ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تورات کو پڑھنا شروع کیا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک متغیر ہونے لگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر فرمایا اے عمر! تمہیں گم کریں

ما ترى بوجه رسول الله صلى الله عليه وسلم فنظر عمر الى وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اعوذ بالله من غضب الله و غضب رسوله رضينا بالله ربا و بالاسلام دينا و بمحمد نبيا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذى نفس محمد (صلى الله عليه وسلم) بيده لو بدا لكم موسى (عليه السلام) فاتبعتموه وتركتمونى لضللتم عن سواء السبيل ولو كان حيا و ادرك نبوتى لا تبعنى۔

(سنن الدارمی ج ۱ - ص ۹۵)

گم کرنے والیاں، کیا آپ جنابِ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چہرہ کے تغیر کو نہیں دیکھتے؟ حضرت عمرؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر نظر ڈالی اور کہا پناہ مانگتا ہوں میں اللہ سے، اللہ اور اسکے رسول کے غصہ سے۔ راضی ہیں ہم اللہ کے رب ہونے پر اور دینِ اسلام پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر۔ پس حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، اگر موجود ہوتے تم میں حضرت موسیٰؑ، تو تم ان کی اطاعت قبول کر لیتے اور مجھے چھوڑ دیتے (اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ) تم سیدھے راستہ سے بھٹک کر گمراہ ہو جاتے۔ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے اور میری نبوت کے زمانے کو پاتے تو (یقیناً) میرا اتباع کرتے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا العلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار نشان (ہدایت دینے والے) درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

اَلْعَلَمُ بفتحتین المھتدیٰ بہٖ

(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳-ص ۱۳۹)

اِشارۃ اِلی قولہ :

" وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ"

(سورۃ الشوریٰ ۵۲)

ولیستدل بہٖ علی الطریق و سمی بہٖ صلی اللہ علیہ وسلم بذلك لانہ دلیل علی طریق الھدیٰ۔ (سبل الھدیٰ ج ۱ ص ۶)

العلم "ع" اور "ل" کی فتح، جس سے لوگ ہدایت حاصل کریں۔

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور اسی طرح ہم نے آپ کے پاس وحی یعنی اپنا حکم بھیجا ہے، آپ کو نہ یہ خبر تھی کہ کتاب کیا چیز ہے اور نہ یہ خبر تھی کہ ایمان کیا چیز ہے اور لیکن ہم نے اس قرآن کو ایک نور بنایا جس کے ذریعہ سے ہم بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں، ہدایت کرتے ہیں اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ ایک سیدھے راستے کی ہدایت کر رہے ہیں۔"

العلم وہ نشان ہے جسے دیکھ کر راستہ معلوم کیا جائے۔ یہ اسم گرامی حضور اکرم ﷺ کا اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ راہ ہدایت کی دلیل ہیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوة الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا و مولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا علم الایمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **ایمان کا جھنڈا** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" قُلْ إِنْ كُنْتُمْ
تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ
يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ وَ اللّٰهُ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○
قُلْ أَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَ الرَّسُوْلَ ج فَإِنْ
تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللّٰهَ
لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ○ "

(سورہ اٰل عمران ۳۱-۳۲)

عن النواس بن
سمعان الانصاری رضی اللہ عنہ
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرما دیجئے کہ لوگو، اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے اور تمہارے سب گناہوں کو معاف فرما دینگے اور اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے بڑی عنایت فرمانے والے ہیں۔ فرما دیجئے اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو۔ پھر اگر وہ اعراض کریں تو اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں رکھتے۔ "

حضرت نواس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے صراطِ مستقیم کی ایک مثال بیان فرمائی کہ

قال ضرب الله مثلا
صراطا مستقيما و على
جنبتي الصراط سوران
فيهما ابواب مفتحة وعلى
الابواب ستور مرخاة وعلى
باب الصراط داع يقول
يا ايها الناس ادخلوا الصراط
جميعا ولا تتفرجوا و داع
يدعو من جوف الصراط
فاذا اراد يفتح شيئا من
تلك الابواب قال ويحك
لا تفتحه فانك ان تفتحه
تلجه و الصراط الاسلام و
السوران حدود الله تعالیٰ
والابواب المفتحة محارم الله
تعالیٰ و ذلك الداعي على
رأس الصراط كتاب الله
عزوجل والداعي فوق
الصراط واعظ الله في
قلب كل مسلم۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴۔ ص ۱۸۲)

اِس راستے کے دونوں طرف دو دیواریں ہیں اور
اِن دیواروں میں کھلے ہوئے دروازے ہیں اور
دروازوں پر پردے لٹکے ہوئے ہیں اور راستے
کے دروازے پر ایک آواز دینے والا کہتا ہے کہ
اے لوگو! راستے میں سب لوگ داخل ہوجاؤ
اور اِدھر اُدھر متفرّق مت ہو۔ جب کوئی اِن
دروازوں میں سے کسی دروازے کو کھولنے کا
ارادہ کرتا ہے تو راستے کے درمیان سے ایک پکارنے
والا پکارتا ہے کہ افسوس ہے تجھ پر، نہ
کھول اِسکو۔ پس اگر تُو اسکو کھولے گا تو اِسمیں
داخل ہو جائیگا (یعنی حرام میں پڑ جائیگا، اور
راستے سے مراد اِسلام ہے اور دونوں
دِیواروں سے مراد اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں اور
کھولے ہوئے دروازوں سے مراد اللہ تعالیٰ کی
حرام کی ہوئی چیزیں ہیں اور جو راستے
کے سِرے پر دعوت دے رہا ہے اس
سے مراد اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور جو راستے
کے اوپر آواز دے رہا ہے اس سے مُراد
ہر مُسلمان کے دِل میں اللہ تعالیٰ کی طرف
بطور القا کے نصیحت کرنے والا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا علم الیقین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار یقین کے جھنڈے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المیّت یصیر الی القبر فیجلس الرجل الصالح فی قبرہ غیر فزع ولا مشغوف ثم یقال لہ فیم کنت فیقول کنت فی الاسلام فیقال لہ ما ھذا الرجل فیقول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءنا بالبینات من عند اللہ فصدقناہ (الحدیث)

(سنن ابن ماجۃ - ص ۳۱۵)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب مُردہ قبر کے اندر پہنچتا ہے تو نیک بندہ تو قبر کے اندر اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے، نہ تو وہ خوفزدہ ہوتا ہے اور نہ گھبرایا ہوا۔ پس اس سے پوچھا جاتا ہے کہ دنیا میں تُو کس دین پر تھا؟ وہ کہتا ہے دینِ اسلام پر۔ پھر اُس سے پُوچھا جاتا ہے کہ یہ شخص (جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہیں؟ وُہ کہتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسُول ہیں جو اللہ کے پاس سے ہمارے لیے ظاہر دلیلیں لائے اور ہم نے ان کی تصدیق کی

عن ابی هریرة
رضی اللہ عنہ فی قصصه یذکر
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ان اخا لکم لا یقول
الرفث یعنی بذلك
ابن رواحة قال:
"وفينا رسول الله يتلو كتابه
اذا انشق معروف من الفجر ساطع

ارانا الهدى بعد العمى قلوبنا
به موقنات ان ما قال واقع

يبيت يجافى جنبه عن فراشه
اذا استثقلت بالكافرين المضاجع"

(صحیح البخاری ج۱ ص ۹۰۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان واقعات میں روایت ہے جو وہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ تمہارے بھائی ابن رواحہ کوئی ناجائز بات نہیں کہتے، جس میں وہ (ابن رواحہ) کہتے ہیں: "اور ہم میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کتاب پڑھتے ہیں، جب صبح کے وقت روشنی ظاہر ہوتی ہے۔ اِس (نبیؐ) نے ہمیں اندھیروں کے بعد ہدایت فرمائی ہمارے دل آپؐ پر یقین رکھتے ہیں کہ جو آپؐ نے فرمایا ضرور واقع ہوگا۔ آپؐ جب رات گزارتے ہیں تو اپنی کروٹ کو بستر سے دُور رکھتے ہیں، جبکہ کفّار اپنی خواب گاہوں میں مدہوش ہوتے ہیں۔"

یا حی — بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ — یا قیوم

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا العلی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — بلند — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله:

" وَ اِنَّهٗ فِیْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَكِیْمٌ" ۝

(سورة الزخرف ۴)

" وَ وَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَ جَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِیًّا" ۝ (سورة مريم ۵۰)

" اِنَّهٗ كَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا ۝ وَّ رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِیًّا" ۝

(سورة مريم ۵۷)

فی الحدیث، ان اللہ یحب معالی الامور ویکرہ سفسافها۔

(مرقاۃ ج ۵ ص ۸۵)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

" اور وہ ہمارے پاس لوح محفوظ میں بڑے رتبہ کی اور حکمت بھری کتاب ہے۔"

" اور ان سب کو ہم نے اپنی رحمت کا حصہ دیا اور ہم نے ان کا نام نیک اور بلند کیا۔"

" بیشک وہ بڑے سچے نبی تھے اور ہم نے ان کو بلند رتبے تک پہنچایا۔"

حدیث میں ہے " اللہ تعالیٰ اونچے کاموں سے محبت کرتا ہے اور ذلیل کاموں سے نفرت کرتا ہے۔"

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا العلیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **جاننے والے** درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارة الى قوله :

" وَفَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ۝ " (سورہ یوسف ٧٦)

(العليم) الذى له كمال العلم وثباتہ سمى بہ لما حازه من العلم وحواه من الاطلاع على ملكوت السموٰت والارض والكشف عن المغيبات واوتى علم الاولين والأخرين واحاط بما فى الكتب المنزلة وحكم الحكماء وسير الامم الماضين مع احتوائه على لغة العرب وغريب الفاظها وضروب فصاحتها وحفظ ايامها

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور ہر علم والے پر ایک بڑا علم والا ہے۔ "

العلیم وہ ہے جس کا علم کمال کو پہنچ جائے اور وہ ثابت بھی رہے۔ یہ اسم گرامی حضور اقدس ﷺ کا اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپؐ نے تمام علوم کو سمیٹ لیا ہے اور آسمان اور زمین کی اطلاعات اور غیوب کے کشف کو گھیر لیا ہے اور آپؐ کو اولین اور آخرین کا علم عطا کیا گیا ہے اور جو کتب نازل ہوئیں، انکا علم بھی آپؐ کو دیا گیا ہے اور جہان کے داناؤں کی دانائی آپؐ کو دی گئی اور پچھلی امتوں کی سرگذشت اور عربی زبان پر حاوی ہونے اور اس کے

واشالها واحکامها ومعانی اشعارها مع کلماتہ فی فنون العلوم صلی اللہ علیہ وسلم۔

(شرح المواہب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳۔ ص ۱۳۸)

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال کنت ارعی غنما لعقبۃ بن ابی معیط فمر بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابوبکر رضی اللہ عنہ فقال یا غلام هل من لبن قال قلت نعم ولکنی مؤتمن قال فهل من شاۃ لم ینز علیها الفحل فاتیته بشاۃ فمسح ضرعها فنزل لبن فحلبه فی اناء فشرب وسقا ابابکر ثم قال للضرع اقلص فقلص قال ثم اتیته بعد هذا فقلت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنی من هذا القول قال فمسح رأسی وقال یرحمک اللہ فانک علیم معلم۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱۔ ص ۳۷۹)

مشکل الفاظ اور فصاحت و بلاغت کی مہارت اور انکے گذشتہ حالات اور ضرب الامثال اور تفصیل احکام اور انکے شعروں کے معانی اور جمیع فنون و علوم آپ کو عطا ہوئے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرا رہا تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے۔ آپ نے فرمایا اے لڑکے دودھ ہے؟ میں نے کہا ہاں لیکن میں امین ہوں۔ آپ نے فرمایا ایسی بکری جس پر ابھی تک بکرا نہ کودا ہو وہ بھی ہے۔ میں نے ایک بکری پیش کی آپ نے اسکے تھنوں پر دست مبارک پھیرا، اسمیں دودھ آگیا۔ آپ نے ایک برتن میں دودھ دوہا، خود پیا اور حضرت ابوبکر کو بھی پلایا۔ پھر آپ نے تھنوں کو فرمایا سکڑ جاؤ، وہ سکڑ گئے۔ ابن مسعود بیان کرتے ہیں کہ میں پھر اسکے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے یہ دین سکھائیں۔ آپ نے میرے سر پہ ہاتھ پھیرا اور فرمایا: تجھ پر اللہ رحم کرے، بیشک تو جاننے والا اور تعلیم دیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
بعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا العمادُ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار — **ستون** — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج قوم من النار بشفاعۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فیدخلون الجنۃ ویسمون الجہنمیین۔

(صحیح البخاری ج ٢ ص ٩٧١)

قالت صفیۃ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا:

"ثمال المعدمین وکل جار، ومأوی کل مضطھد غریب
فاما تمس فی جدث مقیما فقد ماعشت ذاکرم وطیب"

(الطبقات الکبری لابن سعد ج ٢ ص ٣٢٩)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قومیں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شفاعت سے دوزخ سے نکل کر بہشت میں داخل ہوں گی، جن کا نام جہنمیین رکھا جائے گا۔

حضرت صفیہ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

"غریبوں اور پڑوسیوں کی پناہ اور ہر تنگ دست مسافر کو جگہ دینے والے۔ اگر قحط زدہ علاقہ میں تجھے شام ہو جائے تو پھر ان کے ہاں معزز اور عمدہ حالت میں رہے گا۔"

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا عماد قبۃ الوجود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار کائنات کے گنبد کے ستون درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال شیخ الاکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ اعلم ان اللہ لما خلق الخلق جعلهم اصنافا۔ وجعل فی کل صنف خیارا و اختار من الخیار خواص وهم المؤمنون واختار من المؤمنین خواص وهم الاولیاء واختار من هولاء الخواص خلاصة وهم الانبیاء واختار من الخلاصة نقاوة

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب فتوحات مکیہ میں فرماتے ہیں؛ جان لے کہ اللہ تعالےٰ نے جب مخلوق کو پیدا فرمایا تو کئی اصناف پر پیدا فرمایا اور ہر صنف میں سے بعض لوگوں کو منتخب فرمایا اور پھر ان منتخب شدہ پسندیدہ اشخاص میں سے خواص کو منتخب فرمایا اور وہ ایمان والے ہیں، پھر ایمان والوں میں سے خواص کو منتخب فرمایا، وہ اولیاء اللہ ہیں۔ پھر ان اولیاء اللہ میں سے بعض کو مخصوص طور پر منتخب فرمایا اور وہ انبیاء علیہم السلام ہیں۔ پھر اس منتخب گروہ انبیاء علیہم السلام میں سے بعض کو مزید

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین یارب العلمین ط

وهم انبياء الشرائع المقصورة عليهم و اختار من النقاوة شردمة قليليل هم صفاء النقاوة المروقه وهم الرسل اجمعهم واصطفى واحدًا من خلقه هم منهم وليس منهم هو المهيمن على جميع الخلائق جعله الله عمدًا اقام عليه قبة الوجود .... وهو محمد صلى الله عليه وسلم لايكاثر و لا يقادم۔

(الفتوحات المكية ج ۲ ۔ص ۹۷)

خصوصیت عطا کی اور وہ صاحبِ شریعت انبیاءؑ ہیں۔ پھر ان پاک ہستیوں میں سے چند ہستیوں کو مزید خصوصیت بخشی، اور وہ اخص الخواص انبیاءؑ ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق میں سے ایک کو منتخب فرمایا جو ان رسولوںؑ میں سے ہیں، حالانکہ بلحاظِ قرب و مقام ان میں سے نہیں ہیں اور وہ تمام مخلوق پر مہیمن (امانتدار) ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ نے بمنزلہ ستون ٹھہرایا ہے کہ کائنات کے وجود کا گنبد ان پر قائم ہے اور وہ ذاتِ محمود حضور اقدس ﷺ ہیں جن کا کوئی ہمسر اور مقابل نہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

اللّٰھم صلِ وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا العمدۃ صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار — بہترین سردار — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

السید الشجاع، و البطل المطاع والرکن الذی یعتمد علیہ و یھرع فی الشدائد الیہ۔

(سبل الھدیٰ ج ۱ ص ۶۰۸)

عن علی رضی اللہ عنہ انا کنا اذا حمی البأس و یروی اذا اشتد البأس و احمرت الحدق اتقینا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما یکون احد اقرب الی العدو منہ ولقد رایتنی یوم بدر و نحن نلوذ بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو اقربنا الی العدو و کان من اشد الناس یومئذ بأسا۔

(نسیم الریاض ج ۲ ص ۵۰)

بہادر سردار اور دلیر جس کی اطاعت کی جائے اور وہ ستون جس پر بھروسہ کیا جائے اور سختی کے موقع پر اس کی طرف دوڑیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم (صحابہؓ) جب لڑائی گرم ہوتی اور ایک روایت میں ہے کہ جب جنگ سخت ہوتی اور آنکھیں سرخ ہوتیں تو ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آڑ لیکر بچتے، جتنا آپؐ دشمن کے قریب ہوتے ہم میں سے کوئی نہ ہو سکتا اور میں نے جنگ بدر میں اپنے آپ کو دیکھا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ لیتے تھے اور ہم میں سے دشمن کے بہت قریب آپؐ ہی تھے اور اس دن آپؐ نے سخت جنگ کی۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک یا حی
و بعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا العین ﷺ

ہمارے سردار دیکھنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

"ع" تطلق فی الاصل بالاشتراك على معان منها الباصرة وحاسة البصر وسمی بہ ﷺ لانہ بصر امتہ بھدایتہ طرق الھدی وجنبھم سبل الردی کما یستدل بحاسة البصر علی ما فیہ النفع والضرر۔ او لشرف ھذہ الامۃ بہ علی سائر الامم کما قال تعالٰی (کنتم خیر امۃ اخرجت للناس) کما شرف الرأس بالعین علی سائر الجسد وفی ھذہ الایۃ دلیل علی افضلیۃ نبینا ﷺ علی سائر الانبیاء علیہم السلام آدم فمن دونہ من قبل۔

(سبل الھدی ج ۱ ص ۶۰۸)

العین کئی معنوں میں مستعمل ہے۔ آنکھ دیکھنا اور یہ نام آپ کا اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ آپ نے اُمّت کو ہدایت کا راستہ دکھایا اور ان کو ہلاکت کے راستہ سے ہٹا دیا۔ جس طرح دیکھنے سے ہر نفع بخش چیز نظر آجاتی ہے اور نقصان دہ بھی۔ یا یہ کہ اُمّتِ محمدیہ کا دوسری اُمتوں پر شرف آپ کی وجہ سے ہے جیسا کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے تم لوگوں کے لیے بہترین اُمّت بنائے گئے ہو جیسا سر کا شرف باقی جسم پر صرف آنکھ کی وجہ سے ہے اور اس آیت میں دلیل ہے کہ ہمارے نبی ﷺ تمام نبیوں سے افضل ہیں۔ آدم علیہ السلام سے لے کر آپ تک۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا عین العز ﷺ

ہمارے سردار عزت کا نشان درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن أنس رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لابی بن کعب
ان اللہ امرنی ان
اقرئک القران
قال آللہ سمانی
لک قال نعم قال
وقد ذکرت عند رب
العلمین قال نعم
فذرفت عیناہ۔

(صحیح البخاری ج۲۔ ص۷۴۱)

عن عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما قال کنا مع النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض غزواتہ

حضرت انس رض کہتے ہیں کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُبی بن کعب
رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھ کو
حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں
حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا
اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے سامنے میرا نام لے کر
کہا ہے؟ فرمایا ہاں۔ حضرت اُبی بن کعب
رضی اللہ عنہ نے کہا البتہ ذکر کیا گیا میرا
دونوں جہان کے پروردگار کے ہاں۔ آپ ﷺ نے
فرمایا ہاں۔ یہ سن کر حضرت اُبی بن کعب
رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
کہتے ہیں کہ کسی غزوہ میں ہم حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ ﷺ ایک جماعت

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

فمر بقوم فقال
من القوم فقالوا
نحن المسلمون وامراة تحصب
تنورها ومعها ابن لها فاذا
ارتفع وھج التنور تنحت
بہ فاتت النبی ﷺ فقالت
انت رسول اللہ ﷺ
قال نعم قالت بابی
انت وامی الیس اللہ
ارحم الراحمین قال بلی
قالت اولیس اللہ ارحم
بعبادہ من الام بولدھا
قال بلی قالت فان
الام لا تلقی ولدھا فی
النار فاکب رسول اللہ
ﷺ یبکی ثم
رفع رأسہ الیھا فقال
ان اللہ لا یعذب من
عبادہ الا المارد المتمرد
الذی یتمرد علی اللہ و
ابی ان یقول لا الہ الا اللہ۔

(سنن ابن ماجۃ ص۳۱۸)

کے قریب سے گزرے اور پوچھا تم کون لوگ ہو؟
انہوں نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں۔ اس جماعت میں
ایک عورت تنور میں ایندھن ڈال کر آگ جلا رہی تھی
اور اس کا بیٹا اس کے پاس تھا۔ جب آگ کا
شعلہ بلند ہوتا تو عورت لڑکے کو پیچھے ہٹا
لیتی، پھر وہ عورت حضور اقدس ﷺ
کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض
کیا کیا آپ اللہ کے رسول ہیں؟ فرمایا ہاں
عورت نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان،
کیا اللہ بہت رحم کرنے والا نہیں؟ فرمایا
ہاں۔ عورت نے کہا اللہ اپنے بندوں پر اس
سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں جتنا کہ ایک
ماں اپنے بچے پر رحم کرتی ہے؟ فرمایا ہاں
عورت نے کہا ماں تو اپنے بچے کو آگ میں کبھی
نہیں ڈالتی۔ حضور اقدس ﷺ نے
سر جھکا لیا اور روتے رہے، پھر اس کی طرف سر اٹھا
کر دیکھا اور فرمایا "اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر
عذاب نہیں کرتا مگر صرف ان لوگوں پر
جو سرکش ہیں یعنی اللہ تعالیٰ سے
سرکشی کرتے ہیں اور اس کا حکم نہیں مانتے
اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنے سے
انکار کرتے۔"

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا عین الناس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار کائنات کے نچوڑ درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

منہ فلان عین الناس ای
خیارھم (شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج۳ ص۱۳۹)
عن ابن عمر
رضی اللہ عنھما قال انا لقعود
بفناء النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اذ مرت بنا امرأۃ فقال
بعض القوم ھذہ ابنۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال ابو سفیان مثل
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) فی بنی ھاشم
مثل الریحانۃ فی وسط النتن
فانطلقت المرأۃ فاخبرت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاء النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یعرف فی

محاورہ ہے کہ فلاں عین الناس
یعنی لوگوں میں بہترین انسان۔
حضرت عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ ہم حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے دروازہ پر بیٹھے تھے۔ اچانک گھر میں
سے ایک عورت نکلی بعض لوگوں نے کہا کہ
یہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی
ہیں۔ ابوسفیان بولے بنی ہاشم میں
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال
ایسی ہے جیسے گندگی میں ریحان کا پودا۔ وہ
عورت واپس گئی اور اس نے حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی خبر دی۔ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے
آپ کے چہرۂ اقدس پر غصّہ کے آثار نمایاں

وجهه الغضب فقال
ما بال اقوام تبلغنی
عن اقوام ان الله
خلق السموٰت سبعًا فاختار
العلیا منها و اسکنها
من شاء من خلقه
ثم خلق الخلق فاختار
من الخلق بنی ادم
و اختار من بنی ادم
العرب و اختار من
العرب مضر و اختار
من مضر قریشًا واختار
من قریش بنی هاشم
و اختارنی من بنی هاشم
فانا خیار من خیار
من خیار فمن احب
العرب فبحبی احبهم و
من ابغض العرب فببغضی
ابغضهم۔

(کتاب اقتضاء الصراط المستقیم ص ٧٢)

تھے فرمایا ان قوموں کا کیا حال ہوگا جن سے
مجھے اذیّت پہنچانے والی باتیں پہنچتی ہیں سُنو:
اللہ تعالیٰ نے سات آسمان پیدا فرمائے ان
میں سے اُونچے آسمان کو پسند فرمایا اور
اسمیں اپنی مخلوق بسائی جن کو چاہا۔ پھر
اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا فرمائی۔ مخلوق
میں سے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد
کو پسند فرمایا اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد
میں سے عربیوں کو پسند فرمایا اور عربیوں
میں سے مضر قبیلے کو پسند فرمایا
اور مضر قبیلے میں سے قریشیوں کو پسند
فرمایا اور قریشیوں میں سے ہاشم کی
اولاد کو پسند فرمایا اور ہاشمیوں میں سے
مجھے پسند فرمایا۔ مَیں بہتر ہوں بہترین
سے بہتر۔ پس جو شخص عربیوں سے
محبّت کرے اُسکی محبّت میری وجہ سے
ہونی چاہیے اور جو شخص عَربیوں سے
بُغض رکھے اُس کا بُغض میری وجہ
سے ہو۔

يا حي — بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله — يا قيوم

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك

يا حي — وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه — يا قيوم

سيدنا الغادي صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار صبح سویرے اٹھنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن أبي مالك الاشعري رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطهور شطر الايمان والحمد لله تملأ الميزان وسبحان الله والحمد لله تملأن او تملأ ما بين السماء والأرض والصلوة نور والصدقة برهان والصّبر ضياء والقرأن حجة لك او عليك كل الناس يغدو فبائع نفسه فمعتقها او موبقها۔

(الصحيح لمسلم ج ١ ص ١١٨)

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاکیزگی نصف ایمان ہے اور الحمد للہ کہنا ترازوئے اعمال کو بھر دیتا ہے اور سُبحان اللہ اور الحمد للہ (ہر ایک کلمہ) بھر دیتے ہیں ان چیزوں کو جو زمین اور آسمان کے درمیان ہیں اور نماز نور ہے اور صدقہ دینا دلیل ہے اور صبر کرنا روشنی ہے اور قرآن کریم تیرے موافق یا تیرے خلاف دلیل ہے اور ہر ایک انسان جو صبح کرتا ہے تو اپنے نفس کا سودا کرتا ہے۔ پھر یا تو اسے آزاد کرا لیتا ہے یا اسے ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
امين امين امين يارب العلمين ط

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال غدا رسول الله ﷺ من منى حين صلى الصبح فى صبيحه يوم عرفة. (الحديث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٢ ص ١٢٩)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ بیان فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں صبح کی نماز پڑھ کر صُبح سویرے ہی عرفات کو روانہ ہو گئے۔

عن صخر الغامدى رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ اللهم بارك لامتى فى بكورها قال وكان اذا بعث سرية اوجيشا بعثهم فى اوّل النهار قال وكان صخر رجلا تاجرا فكان يبعث تجارته فى اوّل النهار فاثرى وكثر ماله.

(سنن ابن ماجة ص ١٦٢)

حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "اے اللہ! میری اُمّت کے صبح کے کاموں میں برکت فرما" راوی کا بیان ہے کہ آپ جب کوئی چھوٹا یا بڑا لشکر بھیجتے تو اس کو صُبح کے وقت بھیجتے اور حضرت صخر رضی اللہ عنہ جو تجارت پیشہ آدمی تھے، وہ اپنے تجارت کے مال کو صُبح کے وقت ارسال فرماتے تھے۔ اسی وجہ سے وُہ بہت زیادہ مالدار ہو گئے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان النبى ﷺ قال اللهم بارك لامتى فى بكورها. (سنن ابن ماجة ص ١٦٢)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے دُعا فرمائی اے اللہ! میری اُمّت کے صُبح کے کام میں برکت فرما۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الغارس ﷺ

ہمارے سردار پودہ لگانے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن بريدة رضي الله عنه
قال جاء سلمان رضي الله عنه
الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم حين قدم
المدينة بمائدة عليها
رطب فوضعها بين
يدى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما هذا يا سلمان
قال صدقة عليك
و على اصحابك قال
ارفعها فانا لا ناكل
الصدقة فرفعها فجاء من

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ
مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت
سلمان فارسی رضی اللہ عنہ آپؐ کے لیے
تر و تازہ کھجوروں کا تحفہ لے کر حاضر
ہوئے۔ ان کو حضورِ اقدس ﷺ
کے آگے رکھ دیا، آپؐ نے فرمایا
سلمان یہ کیا ہے؟ انہوں نے
عرض کیا یہ آپؐ اور آپؐ کے
صحابہ کرامؓ کے لیے صدقہ ہے۔
آپؐ نے فرمایا ان کو اُٹھالو کیونکہ
ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے۔ اُنہوں نے
وہ کھجوریں اُٹھالیں، پھر دوسرے دن
اسی وقت اسی طرح کھجوریں لے کر

الغد بمثله فوضعه
بين يديه يحمله
فقال ما هذا يا
سلمان فقال هدية
لك فقال رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابه ابسطوا
فنظر الى الخاتم
الذى على ظهر
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
فآمن به وكان
لليهود فاشتراه رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم بكذا و
كذا درهما و
على ان يغرس
نخلا فيعمل سلمان
فيها حتى يطعم
قال فغرس
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
النخل الا نخلة واحدة
غرسها عمر رضی اللہ عنہ فحملت
النخل من عامها
ولم تحمل النخلة

آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔
ان کو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا اے
سلمان رض یہ کیا ہے؟ سلمان رض نے
عرض کیا یہ آپ کے لیے تحفہ ہے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے صحابۂ کرام رض سے فرمایا ہاتھ بڑھاؤ
اور کھاؤ۔ پھر سلمان رض نے حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر
مہرِ نبوّت دیکھی اور آپ پر ایمان لے
آئے اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ
یہودیوں کے زر خرید غلام تھے۔
حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان کو اتنے اتنے درہموں کے بدلے
خریدا اور اس شرط پر خریدا کہ سلمان
کھجوروں کے پودے لگائیں پھر انکی
خدمت کریں، حتیٰ کہ وہ کھانے کے
قابل ہوجائیں۔ راویؒ کا بیان ہے
کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
دستِ مبارک سے کھجوروں کے پودے
لگائے مگر ایک پودے کو حضرت عمر رض
نے لگایا۔ پھر وہ کھجوریں اسی سال پھل

فقال رسول الله ﷺ ما شأن هذه قال عمر رضی اللہ عنہ انا غرستها يا رسول الله (ﷺ) قال فنزعها رسول الله ﷺ ثم غرسها فحملت من عامها۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٥ ص ٣٥٤)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال مر رسول الله ﷺ على قبرين فقال اما انهما ليعذبان وما يعذبان فی كبير اما احدهما فكان يمشی بالنميمة واما الاخر فكان لا يستتر من بوله قال فدعا بعسيب رطب فشقه باثنين ثم غرس على هذا واحدا وعلى هذا واحدا ثم قال لعله ان يخفف عنهما ما لم ييبسا۔

(الصحیح لمسلم ج ١ ص ١٤١)

لائیں مگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ والی کھجور پھل نہ لائی تو اس پر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اس کھجور کو کیا ہوگیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا رسول اللہ (ﷺ)! اس کو میں نے لگایا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کھجور کے پودے کو حضور اقدس ﷺ نے اکھاڑ کر پھر اپنے دست مبارک سے لگایا، پھر وہ بھی اسی سال پھل لے آیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا گزر دو قبروں پر سے ہوا۔ فرمایا ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی بنا پر انہیں عذاب نہیں ہو رہا۔ ان میں سے ایک تو چغلخوری کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب سے بچنے میں احتیاط نہ کرتا تھا۔ اس کے بعد آپ نے ایک ہری ٹہنی منگوائی اور اسے چیر کر دو کیا۔ ہر ایک کی قبر پر ایک ایک گاڑ دی اور فرمایا: امید ہے کہ جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہ ہوں ان کا عذاب ہلکا ہو جائے۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیّدنا الغارف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — چلّو بھر کر علم تقسیم کرنے والے — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی هريرة
رضی اللہ عنہ قال قلت
يا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
انی اسمع منك
حديثا كثيرًا انساه
قال ابسط رداءك
فبسطته فغرف بيديه
ثم قال ضم
فضممته فما نسيت
شيئًا بعد۔

(صحیح البخاری ج ١ ص ٢٢)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
وضع يده على كتفی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ! میں آپ
سے بہت حدیثیں سنتا ہوں لیکن
بھول جاتا ہوں آپ نے فرمایا
اپنی چادر پھیلاؤ۔ میں نے اپنی چادر کو
پھیلایا۔ آپ نے دستِ مبارک سے
چلّو کو اس میں ڈال دیا، پھر آپ
نے فرمایا کہ اس کو سینے سے لگالو۔
میں نے چادر کو سینے سے لگالیا،
اس کے بعد میں کوئی چیز نہ بھولا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنا دستِ مبارک میرے کندھے یا

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
امين امين امين يا رب العلمين ط

او قال منكبي شك سعيد ثم قال اللهم فقهه فى الدين وعلمه التاويل و قد استجاب الله لرسوله ﷺ هذه الدعوة فى ابن عمه فكان اماما يهتدى بهداه و يقتدى بسناه فى علوم الشريعة و سيما فى علم التاويل وهو التفسير۔

(تاریخ ابن کثیر ج ۸ ص ۲۹۵)

عن أنس رضی اللہ عنہ قال اتى النبى ﷺ باناء وهو بالزوراء فوضع يده فى الاناء فجعل الماء ينبع من بين اصابعه فتوضأ القوم قال قتاده رضی اللہ عنہ قلت لانس رضی اللہ عنہ كم كنتم قال ثلثمائة او زهاء ثلثمائة۔

(صحیح البخاری ج ۱۔ ص ۵۰۴)

مونڈھے پر رکھا سعید کو شک ہے پھر دُعا فرمائی۔ اے اللہ اس کو دین کی سمجھ عطا فرما اور اس کو قرآن کا مطلب سمجھا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی دُعا کو قبول فرمایا جو آپؐ نے اپنے چچا کے بیٹے کے حق میں کی تھی۔ وُہ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ) دُنیا کے امام تھے، ان کی رہنمائی حاصل کی جاتی تھی اور ان کی دینی علوم میں اقتدا کی جاتی تھی خصوصاً قرآن مجید کی تفسیر میں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے پاس ایک برتن (پانی کا) لایا گیا اور آپؐ (اس وقت) مقام زوراء میں تھے۔ پس آپؐ نے اپنا دستِ مبارک اس ظرف میں رکھ دیا تو وہ پانی آپؐ کی انگلیوں کے درمیان سے جوش مارنے لگا۔ پس تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم لوگ کس قدر تھے، انہوں نے فرمایا تین سو یا قریب تین سو کے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الغازی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — غزوہ کرنے والے — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی اسحاق رحمۃ اللہ علیہ
کنت إلی جنب زید بن
ارقم رضی اللہ عنہ فقیل لہ کم
غزا النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غزوۃ
قال تسع عشرۃ ۔ (الحدیث)

(صحیح البخاری ج ۲ ۔ ص ۵۶۳)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی رمضان وھو یغزو مکۃ
فصام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی
أتی قدیدا ثم دعا بقدح من
لبن فشربہ قال ثم
افطر اصحابہ حتی أتوا مکۃ

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۳۴۲)

حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے، میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے غزوے کیے تو انہوں نے فرمایا آپ نے انیس غزوے کیے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے لیے ماہ رمضان میں غزوہ کرنے نکلے تو آپ نے روزہ رکھا جب آپ مقام قدید میں تشریف فرما ہوئے تو آپ نے دودھ کا پیالہ منگوا کر نوش فرمایا پھر آپ کے صحابہ نے بھی روزہ افطار کر لیا حتیٰ کہ مکہ مکرمہ تشریف لائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الغاضّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — نیچی نظر رکھنے والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن علقمة رضي الله عنه
قال بينا انا امشي
مع عبد الله رضي الله عنهما فقال كنا
مع النبي صلى الله عليه وسلم فقال
من استطاع الباءة
فليتزوج فانه اغض
للبصر و احصن للفرج
و من لم يستطع فعليه
بالصوم فانه له
وجاء ۔

(صحيح البخاري ج ۱ ص ۲۵۵)

عن عائشة رضي الله عنها
ان اسماء بنت ابى بكر
رضي الله عنهما دخلت على النبى

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے
کہ ایک دفعہ میں حضرت عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ جا رہا تھا تو
انہوں نے کہا کہ ہم ایک مرتبہ حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ
نے فرمایا جس کے پاس طاقت ہو وہ
نکاح کرے کیونکہ وہ نظر کو نیچی رکھنے
میں ممد ہے اور شرمگاہ کی حفاظت میں
ممد ہے اور جس شخص کے پاس نکاح
کی طاقت نہ ہو وہ روزے رکھے کیونکہ
روزے انسان کو خصی کر دیتے ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر
رضی اللہ عنہا ایک دفعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

ﷺ وعليها ثياب رقاق فاعرض عنها وقال يا اسماء ان المرأة اذا بلغت المحيض لم يصلح ان يرى منها الا هذا واشار الى وجهه وكفيه۔

(تفسیر ابن کثیر ج ٣ ص ٢٨٣)

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ كل عين باكية يوم القيامة الا عينا غضت عن محارم الله وعينا سهرت فی سبيل الله وعينا يخرج منها مثل رأس الذباب من خشية الله عزّوجل۔

(تفسیر ابن کثیر ج ٣ ص ٢٨٢)

کے گھر آئیں اور انہوں نے باریک کپڑے پہن رکھے تھے۔ آپ نے اس سے چہرۂ اقدس پھیر لیا اور فرمایا اے اسماء (رضی اللہ عنہا)! جب عورت جوان ہو جائے تو اس کی طرف دیکھنا جائز نہیں سوائے چہرے اور ہاتھوں کے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن ہر آنکھ روتی ہوگی مگر (ایک) وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے محارم کو دیکھنے سے بند رہی (یعنی اس نے حرام نظر اٹھا کر نہ دیکھا) اور (دوسری) وہ آنکھ جو اللہ کے راستے (جہاد) میں (پہرہ دینے کی غرض سے) شب بیدار رہی اور (تیسری) وہ آنکھ کہ جس سے اللہ عزّوجلّ کے خوف اور عظمت وہیبت سے مکھی کے سر کے برابر (بھی) آنسو بہ نکلے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ • مَا شَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

سَيِّدُنَا الْغَافِرُ صلى الله عليه وسلم

ہمارے سردار معاف کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللهِ ."

(سورة الجاثيه ١٤)

" وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝"

(سورة الشورٰى ٤٣)

عن ابی صالح رحمة الله عليه قال قال كعب رضي الله عنهما نجده مكتوبًا محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لا فظ ولا غليظ ولا صخاب

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" آپ ایمان والوں سے فرما دیجئے کہ ان لوگوں سے درگزر کریں جو اللہ تعالیٰ کے معاملات کا یقین نہیں رکھتے ۔"

" اور جو شخص صبر کرے اور معاف کردے یہ البتہ بڑے ہمّت کے کاموں میں سے ہے ۔"

حضرت ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ کعب (احبار) کہتے ہیں کہ ہم حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کتبِ سابقہ میں اس طرح پاتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بالاسواق ولا یجزی
بالسیئة السیئة
ولکن لعفو و یغفر
(الحدیث)
(سنن الدارمی ج ۱ ص ۱۴)

عن ابن عباس
رضی اللہ عنہما انہ سأل کعب الاحبار
کیف تجد نعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی التوراة؟
فقال کعب نجده
محمد بن عبداللہ یولد
بمکة و یهاجر الی
طابة و یکون ملکه
بالشام و لیس بفحاش
ولا صخاب فی الاسواق
ولا یکافی بالسیئة
السیئة و لکن یعفو
و یغفر۔ (الحدیث)
(سنن الدارمی ج ۱ - ص ۱۵)

اللہ کے رسول ہیں، نہ سخت مزاج
ہوں گے اور نہ سخت دل ہوں گے
اور نہ بازار میں چیخ کر بات کرینگے
اور نہ بُرائی کے بدلے میں برائی کرینگے
بلکہ (قصور) معاف کردینگے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ انہوں نے
کعب احبار رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ
تم حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے
حالات توراۃ میں کس طرح پاتے ہو
تو کعب نے کہا کہ ہم ان کے حالات
اس طرح پاتے ہیں کہ حضرت محمد
بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مکہ میں پیدا
ہوں گے اور مدینہ (طیبہ) کی طرف
ہجرت کریں گے اور ان کی بادشاہت
شام میں ہوگی اور نہ تو وہ بدزبانی کرینگے
اور نہ بازاروں میں چیخ کر بات کرینگے
اور برائی کے بدلے میں برائی نہ کرینگے
بلکہ (لوگوں کا قصور) معاف کردینگے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ • مَا شَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ

وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ

سَيِّدُنَا الْغَالِبُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار تمام پر غالب آنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

" كَتَبَ اللهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَ رُسُلِيْ ؕ "

(سورة المجادلة ٢١)

" فَإِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ ۝ " (سورة المائدة ٥٦)

" وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُوْنَ ۝ " (سورة الصافات ١٧٣)

عن ذي الجوشن الضبابي رحمة الله عليه قال فوالله انى باهلى بالغور اذ اقبل راكب فقلت ما فعل الناس قال فوالله قد غلب محمّد على الكعبة وقطنها.

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٤ ص ٦٨)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اللہ تعالیٰ نے یہ بات لکھدی ہے کہ بالضرور میں اور میرے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) غالب رہیں گے۔"

" سو اللہ کا گروہ بلاشک غالب ہے۔"

" اور بے شک ہمارا لشکر ہی غالب رہتا ہے۔"

حضرت ذوالجوشن ضبابیؓ سے روایت ہے کہ اللہ کی قسم میں نجد میں اپنے گھر میں تھا کہ اچانک ایک سوار آیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ لوگوں کا کیا حال ہے اس سوار نے کہا اللہ کی قسم محمد مکہ مکرمہ پر غالب آگئے اور آپ وہیں ٹھہرے ہوئے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا المغتمس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار ٹھنڈے پانی میں ہاتھ ڈبونے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن انس رضی اللہ عنہا قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الغداۃ جاء خدم المدینۃ بآنیتھم فیھا الماء فما یؤتی باناء الا غمس یدہ فیہ و ربما جاءہ فی الغداۃ الباردۃ فیغمس یدہ فیھا۔

(الصحیح لمسلم ج ۲ ۔ ص ۲۵۶)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم و لیس فی العسکر ماء فأتاہ رجل

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تو مدینہ منورہ کے نوکر چاکر اپنے اپنے برتن لے کر حاضر ہو جاتے جن میں وہ پانی بھر کر لاتے۔ آپ کے پاس جو برتن آتا اس میں آپ بطور تبرک دستِ مبارک داخل کرتے اور کبھی کبھی صبح کی سخت سردی میں پانی کے برتن لاتے اور آپ ان میں اپنا دستِ مبارک ڈالتے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی اور تمام لشکر میں پانی نہ تھا۔ آپ کے پاس

فقال یا رسول الله ﷺ
لیس فی العسکر ماء قال
هل عندك شئ ؟
قال نعم قال
فأتنی قال فاتاه
باناء فیه شئ من ماء
قلیل قال فجعل
رسول الله ﷺ اصابعه
فی فم الاناء و فتح اصابعه
قال فانفجرت من
بین اصابعه عیون
و امر بلالا (رضی الله عنه) فقال
ناد فی الناس الوضوء
المبارك۔

(تاریخ ابن کثیر ج ٦۔ ص ٩٧)

عن جابر بن عبد الله الانصاری
رضی الله عنه قال اشتکی اصحاب
رسول الله ﷺ الیه العطش
قال فدعا بعس قصب فیه
شئ من الماء و وضع رسول الله
ﷺ فیه یده و قال استقوا، فاستقی
الناس۔ (تاریخ ابن کثیر ج ٦۔ ص ٩٥)

ایک آدمی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ
(صلی اللہ علیہ وسلم)! لشکر میں پانی موجود نہیں
ہے۔ آپ ؐ نے فرمایا تیرے پاس
قدرے پانی ہے؟ اس نے عرض کیا
ہاں۔ آپ ؐ نے فرمایا اسے میرے
پاس لا۔ وہ ایک برتن میں تھوڑا سا
پانی لے کر حاضرِ خدمت ہوا۔ حضورِ اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو
برتن کے منہ میں ڈالا اور ان کو کھول دیا
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
کا بیان ہے کہ آپ ؐ کی انگلیوں سے
چشمے کی طرح پانی بہہ پڑا۔ آپ ؐ نے
حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ
لوگوں میں منادی کرے کہ وضو کیلئے
بابرکت پانی حاصل کرو۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضؓ سے روایت
ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ
کرام رضؓ نے آپ ؐ کی خدمت میں پیاس
کی شکایت کی تو آپ ؐ نے لکڑی کا پیالہ
منگوایا جس میں تھوڑا سا پانی تھا اس میں جناب
رسول اللہ ؐ نے اپنا دستِ مبارک رکھا اور فرمایا کہ
پانی پیو تو سب لوگوں نے (سیر ہو کر) پانی پیا۔

۱۰۶۸

بسم الله الرحمٰن الرحیم • ماشاء الله لا قوة الا بالله

اللّٰهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد ﷺ النبی الامی وعلی اٰله واصحابه وعترته بعدد کل معلوم لک ۝ وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنة عرشک ومداد کلماتک استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه

سیدنا الغانم ﷺ

ہمارے سردار غنیمت تقسیم کرنیوالے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

اِشارة اِلیٰ قوله ،

" وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ ."

(سورة الانفال - ۴۱)

" وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا ."

(سورة الفتح - ۲۰)

عن جابر بن عبد الله رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ احلت لی الغنائم .

(صحیح البخاری ج ۱ - ص ۴۴۰)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور اس بات کو جان لو کہ جو شے بطور غنیمت تم کو حاصل ہو تو اس کا یہ حکم ہے کہ کل کا پانچواں حصہ اللہ کا اور اس کے رسول ﷺ کا ہے ".

" اور اللہ تعالیٰ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کر رکھا ہے جن کو تم لو گے ".

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا میرے لیے غنیمت کا مال حلال کیا گیا ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یارب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الغریب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار دُنیا میں مسافر درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنکبی فقال کن ف الدنیا کانک غریبٌ او عابرسبیل وکان ابن عمر رضی اللہ عنہما یقول اذا امسیت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت فلا تنتظر المساء وخذ من صحتک لمرضک ومن حیوتک لموتک۔

(صحیح البخاری ج ٢ ص ٩٤٩)

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں کندھوں کو پکڑ کر فرمایا تُو دُنیا میں ایسا ہو جا گویا کہ تُو ایک مسافر ہے یا راستہ عبور کر رہا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے جب تُو شام کر تو صُبح کا انتظار نہ کر اور جب تُو صبح کر تو شام کا انتظار نہ کر اور تندرستی میں مرض کے دِنوں کے لیے حصّہ حاصل کر اور مرنے کے بعد کا سامان تو اپنی زندگی میں حاصل کر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قال قال رسول الله ﷺ
بدأ الاسلام غريباً وسيعود
كما بدأ غريباً فطوبى للغرباء۔
(الصحیح لمسلم ج ۱۔ ص ۸۴)

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
عن النبی ﷺ قال
ان الاسلام بدأ
غريبًا و سيعود غريبا كما
بدأ وهو يارز بين
المسجدين كما تارز الحية
فى جحرها۔
(الصحیح لمسلم ج ۱۔ ص ۸۴)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
قال قال رسول الله ﷺ
ارحموا اليتامى و اكرموا الغرباء
فانى كنت فى الصغر يتيمًا
و فى الكبر غريباً۔
(الحاوی للسیوطی ج ۲ ص ۳۵)

کہ فرمایا حضورِ اقدس ﷺ نے
اِسلام غریبی میں شروع ہُوا اور عنقریب
غریبی ہی میں لوٹ جائے گا، تو
خوش نصیبی ہے غریبوں کے لیے۔
حضرت عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے کہ فرمایا حضورِ اکرم
ﷺ نے کہ دین غریبوں میں
شروع ہُوا اور عنقریب غریبوں میں
ہی لَوٹ جائے گا جس طرح وُہ اِبتدا
میں شروع ہوا تھا اور وُہ دین مکّہ
اور مدینہ میں ایسے سُکڑ جائے گا جیسے
سانپ اپنے بِل میں لَوٹ جاتا ہے۔
حضرت عبداللہ ابنِ عبّاس
رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا
یتیموں پر رحم کرو اور غریبوں پر
مہربانی کرو کیونکہ مَیں بچپن میں یتیم
تھا اور بڑا ہو کر غریب رہا ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا العظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — بڑے بُردبار — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پے

الرجل الواسع الاخلاق.

(القاموس ج ۴ - ص ۱۵۷)

عن عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما عن رجل من العرب قال زحمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین و فی رجلی نعل کثیفۃ فوطئت علی رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنفحنی نفحۃ بسوط فی یدہ وقال بسم اللہ اوجعتنی قال فبت لنفسی لائما اقول اوجعت

بڑے وسیع اخلاق والے انسان۔

حضرت عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عرب کے ایک شخص نے کہا کہ حنین کے دن میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے بھڑ گیا اور میرے پیر میں موٹی جُوتی تھی اور اس کے نیچے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاؤں دب گیا تو آپؐ کے ہاتھ میں ایک کوڑا تھا، اس سے مجھے آہستہ سے مارا اور (پیر دبتے وقت) فرمایا کہ بسم اللہ تُو نے مجھے ستایا۔ راوی کا بیان ہے کہ میری رات اِس طرح کٹی

رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
فنت بليلة كما يعلم
الله فلما اصبحنا اذا
رجل يقول اين فلان؟
قال قلت هذا والله
الذى كان منى
بالامس قال فانطلقت
وانا متخوف فقال لى
رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
انك وطئت بنعلك
على رجلى بالامس
فاوجعتنى فنفحتك نفحة
بالسوط فهذه ثمانون
نعجة فخذها بها۔

(سنن الدارمی ج ا ص ٣٦)

وكان كثير السكوت
لا يتكلم فى غير حاجة
يعرض عمن تكلّم بغير
جميل وكان ضحكه تبسما
وكلامه فصلاً لا فضول
ولا تقصير۔

(الشفاء للقاضی عیاض ج ا ص ٨١)

کہ مَیں اپنے آپ کو ملامت کرتا
تھا، کہتا تھا کہ تُو نے حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کو ستایا اور رات
اِس طرح گزری کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے
جب صبح ہُوئی تو ایک شخص کہہ رہا
تھا کہ فلاں شخص کہاں ہے۔ مَیں نے
کہا واللہ یہ وُہی بات معلوم ہوتی ہے
جو کل مجھ سے ہُوئی۔ راوی کہتا ہے
مَیں ڈرتا ہُوا گیا تو مجھ سے حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل تیری
جُوتی کے نیچے میرا پیر دب گیا تھا اور
مجھ کو صدمہ پہنچا تھا اور مَیں نے تم کو
کوڑے سے مارا تھا تو یہ اسّی
اونٹنیاں ہیں، اس کے بدلے میں
انہیں لے لو۔

اور آپ خاموش طبع تھے کہ بلا ضرورت
کلام نہ فرماتے، جو اچھی بات نہ کہے اُس سے
پہلو تہی فرماتے اور آپ کا ہنسنا صرف مسکرانا
ہوتا تھا اور آپ کا کلام واضح ہوتا تھا،
جس میں نہ کوئی غیر ضروری لفظ ہوتا اور
نہ بیانِ مقصد میں کوئی کمی ہوتی۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الغفور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار بخشنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله،

"وَلِمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝"

(سورة الشورٰى ۴۳)

عن كعب رضي الله عنه فى السطر الاول محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم عبدى المختار لا فظ ولا غليظ ولا صخاب فى الاسواق ولا يجزى بالسيئة السيئة ولكن يعفو ويغفر مولده بمكة وهجرته بطيبة وملكه بالشام (الحديث)

(سنن الدارمی ج ۱ ص ۱۴)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"اور البتہ جو صبر کرے اور بخش دے تو یہ بڑے دل گردے کا کام ہے۔"

حضرت کعب رض سے روایت ہے کہ توراۃ کی پہلی سطر میں لکھا ہوا تھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پسندیدہ بندے ہیں نہ دل کے سخت اور نہ زبان کے سخت نہ بازاروں میں آوازیں نکالنے والے اور نہ بدی کا بدلہ بدی سے دینے والے لیکن درگزر کرنے والے، بخشنے والے۔ انکی پیدائش مکہ میں ہوگی اور ان کی ہجرت مدینہ کو ہوگی اور ان کی بادشاہی شام میں رہے گی۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِين اٰمِين يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الغلام ﷺ

ہمارے سردار — **نوجوان** — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن مالك بن صعصعة
رضی اللہ عنہ فی حديث الاسراء قال
صلی اللہ علیہ وسلم ثم اتينا
السماء السادسة فمثل
ذلك ثم اتيت على موسىٰ
علیہ السلام فسلمت عليه فقال
مرحبا بك من أخ ونبی فلما
جاوزته بكى قيل ما ابكاك
قال يارب هذا الغلام
الذى بعثته بعدى يدخل
من امته الجنة اكثر
وافضل مما يدخل من
امتی ۔ (الحديث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۲۰۷)

حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے معراج
کی حدیث میں آیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ
نے فرمایا کہ میں پھر چھٹے آسمان پر آیا وہاں
میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملا، ان کو سلام کیا
اُنھوں نے فرمایا میرے بھائی اور نبی تمھیں
خوش آمدید ہو۔ جب میں ان سے آگے
گزر گیا موسیٰ علیہ السلام رو پڑے۔ ان سے
کہا گیا کہ آپ روتے کیوں ہیں۔ انھوں
نے کہا اے میرے رب یہ لڑکا جس کو
تُو نے میرے بعد نبی مبعوث فرمایا
ہے۔ اس کی اُمت میری اُمت
سے زیادہ اور افضل طور پر بہشت
میں جائے گی۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الغنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — غنی — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارة إلى قوله :

" وَ وَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ○ " (سورة الضحٰى ٨)

" وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ "

(سورة التوبة ٧٤)

" وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ۔ " (سورة النساء ٦)

قال الغزالی رحمۃ اللہ علیہ ومعناه فی الخلق الذی لاحاجۃ له الا الله تعالٰی وكذلك كان نبينا صلی اللہ علیہ وسلم ۔

(شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ٣ ص ١٣٩)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور آپؐ کو بے مال پایا سو غنی کر دیا ۔"

" اور یہ انہوں نے صرف اس بات کا بدلہ دیا ہے کہ ان کو اللہ اور اس کے رسُولؐ نے اپنے فضل سے غنی کر دیا ۔"

" اور جو مالدار ہو وہ یتیم کے مال سے بچے ۔"

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، غنی کے معنی مخلوق میں یہ ہوں گے جس کو اللہ کے سوا کسی کی پروا نہ ہو۔ اسی طرح ہمارے نبی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تھے ۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الغنی باللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار — اللہ کے ساتھ غنی — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی هريرة رضی الله عنه
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
من ياخذ عنی هولاء الكلمات
فيعمل بهن او يعلم من يعمل
بهن فقال ابو هريرة قلت انا
يا رسول الله (صلی الله علیه وسلم) فاخذ
بيدی فعد خمسا وقال اتق
المحارم تكن اعبد الناس وارض
بما قسم الله لك تكن اغنى الناس
واحسن الى جارك تكن مؤمنا
واحب للناس ما تحب لنفسك
تكن مسلما ولا تكثر الضحك
فان كثرة الضحك تميت القلوب.

(جامع الترمذی ج ٢ ـ ص ٥٤)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
کون ہے جو مجھ سے یہ باتیں سیکھے اور ان پر
عمل کرے یا جو عمل کرے اسکو سکھلا دے۔
حضرت ابوہریرہ نے کہا اے اللہ کے رسول!
میں ہوں تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر پانچ
باتیں شمار کرکے بتلادیں حرام چیزوں سے
بچ سب سے زیادہ عابد ہو جائیگا، اللہ کی
تقسیم پر راضی رہ تمام لوگوں سے زیادہ غنی
ہو جائیگا، اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک
کر مومن ہو جائیگا، لوگوں کے لیے بھی وہی
چیز پسند کر جو اپنے نفس کے لیے پسند
کرتا ہے مسلمان بن جائیگا اور زیادہ نہ ہنس
کیونکہ زیادہ ہنسی دلوں کو مردہ کر دیتی ہے

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الغوث ﷺ

ہمارے سردار — فریاد سننے والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

النصیر الذی یستغاث بہ
فی الشدائد والمھمات و
یستعان بہ فی النوازل والملمات۔
سبل الھدیٰ ج ١ ۔ ص ٦١٠
عن عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنھما قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال
الرجل یسأل الناس
حتی یأتی یوم
القیامۃ و لیس فی
وجھہ مزعۃ لحم
و قال ان الشمس
یوم القیامۃ تدنو
حتی یبلغ العرق

الغوث اس مددگار کو کہتے ہیں
جس سے بڑی سختیوں اور مصیبتوں میں
فریاد کی جائے اور دکھوں اور تکلیفوں
میں ان سے اعانت طلب کی جائے۔
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما
سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں سے
بھیک مانگتا رہتا ہے وہ قیامت کے روز
اس حالت میں آئے گا کہ اس کے منہ پر
گوشت کی بوٹی نہ ہوگی اور فرمایا کہ
قیامت کے دن سورج اتنا نزدیک ہو
جائیگا کہ آدھے کان تک پسینہ پہنچ جائیگا
محشر میں لوگ اسی حالت میں ہوں گے،
حضرت آدم علیہ السلام کے پاس فریاد

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

نصف الاذن فبناهم كذلك استغاثوا بآدم عليه السلام فيقول لست بصاحب ذاك ثم موسى فيقول كذلك ثم محمد صلى الله عليه وسلم فيشفع فيقضى الله بين الخلق فيمشى حتى ياخذ بحلقة الجنة فيومئذ يبعثه الله مقامًا محمودًا يحمده اهل الجمع كلهم۔

(رواه الطبرانی فی الاوسط مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ١ ص ٣٧١)

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جاء نی زائرًا لا تحمله حاجة الا زیادتی کان حقا علیّ ان اکون له شفیعا یوم القیامة۔

(وفاء الوفا ۔ ص ١٣٤٠)

لے کر جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس کے لائق نہیں ہوں۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ بھی ایسا ہی فرمائیں گے۔ پھر لوگ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فریاد لے کر جائیں گے، وہ شفاعت فرمائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔ پھر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چلیں گے حتیٰ کہ جنت کا کنڈا پکڑیں گے۔ پھر اس دن اللہ تعالےٰ آپ کو مقامِ محمود پر مبعوث فرمائے گا تمام محشر والے آپ کی حمد کریں گے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محض میری زیارت کے لیے آئیگا کہ دوسری کوئی غرض اور مقصد اس کے ساتھ نہ ہو تو اس شخص کیلئے مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کی سفارش کروں۔

بسم الله الرحمن الرحیم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک یا حی یا قیوم وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الغیاث صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم

ہمارے سردار بارش کی طرح سخی درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

الغیث المطر الکثیر
وسمی بہ صلی اللہ علیہ وسلم لانہ
کان اجود بالخیر من
الریح المرسلۃ وقد استسقیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم فامطروا لحینہٖ
بالمطر الجود العام و
قال فیہ عمہ ابوطالب
"وابیض یستسقی الغمام بوجھہ
ثمال الیتامیٰ عصمۃ للارامل

(سبل الھدیٰ ج ١ ـ ص ٦١٠)

عن ابی موسیٰ
رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال مثل ما بعثنی اللہ

الغیث بہت بارش کو کہا جاتا
ہے اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا
اسمِ گرامی اس لیے رکھا کہ آپؐ تیز
آندھی سے بھی زیادہ سخی تھے اور جب
آپؐ نے بارش طلب کی، اُسی
وقت بڑی زوردار بارش ہُوئی۔
آپؐ کے چچا ابوطالب کا شعر ہے:
"اور آپؐ سفید رنگ ہیں، آپؐ کے
چہرۂ اقدس کو دیکھ کر بادل بارش
برسا دیتا ہے۔ آپؐ یتیموں کی پناگاہ
ہیں اور بیواؤں کے سہارا ہیں۔"
حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ حضورِ
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ اس

به من الهدى و العلم
كمثل الغيث الكثير
اصاب ارضًا فكان
منها نقية قبلت المآء
فانبتت الكلأ و العشب
الكثير و كانت منها
اجادب امسكت المآء
فنفع الله بها الناس
فشربوا و سقوا و زرعوا
واصاب منها طائفة
اخرٰى انما هى قيعان
لا تمسك ماء ولا تنبت
كلأ فذٰلك مثل من
فقه فى دين الله
و نفعه بما بعثنى
الله به فعلم و علّم
و مثل من لم
يرفع بذٰلك رأسًا لم
يقبل هدى الله
الذى ارسلت
به۔

(صحیح البخاری ج ۱۔ ص ۱۸)

ہدایت اور علم کی مثال جس کے ساتھ
مجھے اللہ نے مبعوث فرمایا ہے مثل
زور کے مینہ کے ہے جو زمین پر برسا
تو جو زمین صاف ہوتی ہے وہ پانی
کو پی لیتی ہے اور بہت گھاس اور
سبزہ اگاتی ہے اور جو زمین سخت ہوتی
ہے وہ پانی کو روک لیتی ہے، پھر اللہ
اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔
وہ (اس کو) پیتے ہیں اور (اپنے
جانوروں کو) پلاتے ہیں اور زراعت
(کو سیراب) کرتے ہیں اور کچھ مینہ
(زمین کے) دوسرے حصّہ کو پہنچا کہ جو
بالکل چٹیل میدان ہے، نہ پانی کو روکتا ہے
اور نہ سبزی اگاتا ہے۔ پس یہی مثال ہے
اس شخص کی جو اللہ کے دین میں فقیہ
ہو جائے اور جس چیز کے ساتھ مجھے اللہ
تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے اسکو فائدہ
دے اور وہ (اس کو) پڑھے اور پڑھائے
اور مثال ہے اس شخص کی جس نے اس
کی طرف سر (تک) نہ اٹھایا اور اللہ
کی اس ہدایت کو، جس کے ساتھ میں
بھیجا گیا ہوں، قبول نہ کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الأغیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار سب سے زیادہ غیرت مند، درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما تغار قال واللہ انی لاغار واللہ اغیر منی ومن غیرتہ نھی عن الفواحش۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۳۲۶)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ حضورؐ کیا آپ غیرت نہیں کرتے، آپؐ نے فرمایا اللہ کی قسم میں غیرت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے اور اس کی غیرت کا تقاضا ہے کہ اس نے بدکاریوں سے منع فرما دیا ہے۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) لو وجدت مع اھلی رجلا لم

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر میں اپنی بیوی کے پاس کسی غیر مرد کو پاؤں تو

امسه حتى اتى باربعة شهداء قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم قال كلا والذى بعثك بالحق ان كنت لاعاجله بالسيف قبل ذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسمعوا الى ما يقول سيدكم انه لغيور وانا اغير منه والله اغير منى.

(الصحيح لمسلم ج ١- ص ٤٩١)

عن المغيرة رضی اللہ عنہ قال قال سعد بن عبادة رضی اللہ عنہ لو رأيت رجلا مع امراتى لضربته بالسيف غير مصفح فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اتعجبون من غيرة سعد لَانَا اغيرُ منه و اللهُ اغيرُ منى.

(صحيح البخاری ج ٢- ص ١٠١٢)

اس کو چھوؤں تک بھی نہ؟ حتیٰ کہ مَیں چار گواہ ڈھونڈتا پھروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں چار گواہ لانے ہی پڑیں گے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بولے ہرگز نہیں، مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے، مَیں تو اُسے اسی وقت تلوار سے ختم کر دوں گا قبل اس کے کہ چار گواہ تلاش کرتا پھروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے انصار، اپنے سردار کی بات کو سنو وُہ بڑا غیرتمند ہے حالانکہ مَیں اس سے زیادہ غیرتمند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرتمند ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر مَیں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پاؤں تو مَیں اس کو سیدھی تلوار سے مار ڈالوں گا یہ بات حضورِ اقدس ﷺ تک پہنچی آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم سعدؓ کی غیرت سے تعجب کرتے ہو۔ البتہ مَیں اس سے زیادہ غیرتمند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرتمند ہے

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
بعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سيدنا الغيور صلى الله عليه وآله وسلم

ہمارے سردار غیرت مند درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

انا غيور و الله اغير مني۔ (كنز الحقائق ج ا ص ١١١)

عن المغيرة رضي الله عنه قال قال سعد بن عبادة رضي الله عنه لو رأيت رجلاً مع امرأتي لضربته بالسيف غير مصفح فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اتعجبون من غيرة سعد و الله لانا اغير منه و الله اغير مني و من اجل غيرة الله حرم الله الفواحش ما ظهر منها وما بطن

میں غیرت مند ہوں، اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھوں تو سیدھی تلوار سے اس کو ماروں۔ یہ خبر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے (لوگوں سے مخاطب ہو کر) فرمایا کہ تم سعد رضی اللہ عنہ کی غیرت پر تعجب کرتے ہو، قسم ہے اللہ کی میں سعد رضی اللہ عنہ سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے اور اللہ نے غیرت ہی کے سبب سے فواحش

ولا احدٌ احب اليه
العذر من الله
ومن اجل ذلك
بعث المنذرين والمبشرين .
ولا احد احب اليه
المدحة من الله
ومن اجل ذلك
وعد الله الجنة .

(صحیح البخاری ج ۲ - ص ۱۱۰۳)

عن جابر بن عتيك
رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله
صلی اللہ علیہ وسلم ان من الغيرة
ما يحب الله ومنها ما
يبغض الله وان من
الخيلاء ما يحب الله و
منها ما يبغض الله فاما
الغيرة التى يحبها الله
فالغيرة فى الريبة واما
الغيرة التى يبغض
الله فالغيرة فى غير
الريبة ۔ (الحديث)

(الفتح الكبير ص ۳۱۹)

کو حرام کیا ہے جس قدر کہ ظاہر اور
پوشیدہ ہیں اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ
کسی کو معذرت پسند نہیں ہے اور
اسی واسطے اس نے رسُولوں کو خوشخبری
دینے اور خوف دلانے کے واسطے بھیجا ہے
اور اللہ سے زیادہ کسی کو تعریف
پسند نہیں ہے اور اسی واسطے اس
نے جنّت کا ذِکر کیا ہے ۔

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض غیرتوں
میں سے ایسی بھی غیرت ہے جس سے
اللہ محبت کرتا ہے اور ان میں سے
وُہ غیرت بھی ہے جس سے اللہ تعالیٰ
ناراض ہوتا ہے اور بعض تکبر اللہ تعالیٰ کو
پسند ہے اور بعض وُہ ہے جس سے اللہ ناراض
ہوتا ہے ۔ وُہ غیرت جس سے اللہ پیار
کرتا ہے وُہ شک و شبہ کی غیرت
ہے اور جس غیرت پر اللہ ناراض ہے
وُہ وُہ غیرت ہے جو شک و شبہ سے
بالا ہے ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ • مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ
وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

سَيِّدُنَا الْفَاتِحُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ہمارے سردار ملکوں کو فتح کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله:

"اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝"

(سورة الفتح ۱)

"اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ ۝"

(سورة الانفال ۱۹)

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ فی قصة المعراج قال ثم ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم اثنیٰ علیٰ ربه عزوجل فقال کلکم اثنیٰ علیٰ ربه وانی مثن علی ربی فقال الحمد لله الذی ارسلنی

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"بیشک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی۔"

"اگر تم فیصلہ چاہتے ہو تو وہ فیصلہ تو تمہارے سامنے آموجود ہوا۔ (جنگ بدر)"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے معراج شریف کے واقعہ میں روایت ہے۔ پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی تعریف کی اور فرمایا تم تمام نے اپنے رب کی تعریفیں کی ہیں۔ اب میں بھی اپنے رب کی تعریف کرتا ہوں۔ فرمایا سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ جس نے مجھے جہان کے لیے رحمت بنا کر

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِيْن اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ط

رحمة للعلمین و کافة للناس بشیرًا و نذیرًا وانزل علی الفرقان فیه بیان لکل شیء وجعل امتی خیر امة اخرجت للناس وجعل امتی امة وسطًا وجعل امتی هم الاولون وهم الاخرون وشرح لی صدری ووضع عنی وزری ورفع لی ذکری وجعلنی فاتحًا وخاتماً فقال ابراهیم علیہ السلام بهذا فضلکم محمد ﷺ ۔

(رواہ ابن جریر۔ تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۱۸)

عن أبی قلابة رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما بعثت فاتحا و خاتما و اعطیت جوامع الکلم و فواتحہ ۔

(رواہ عبد الرزاق فی المصنف)

(سبل الهدیٰ ج ۱ ص ۱۱٦)

وسمی النبی ﷺ

بھیجا۔ اور تمام لوگوں کے لیے خوشخبری اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور مجھ پر فرقان اُتارا۔ جس میں ہر چیز کا بیان ہے۔ اور میری اُمّت کو بہترین بنایا جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہے۔ اور میری اُمّت کو درمیانی اُمّت بنایا۔ اور میری اُمّت کو پہلی اور آخری اُمّت بنایا اور اس نے میرا سینہ کھولا اور میرا بوجھ اُتارا اور میرا نام بُلند کیا۔ اور مجھے فاتح اور آخری نبی بنایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اس سبب سے حضرت محمّد ﷺ تم سب پر فضیلت لے گئے ہیں۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا مجھے فاتح بنا کر بھیجا گیا ہے اور میں نبیوں کا ختم کرنیوالا ہوں۔ اور مجھے جامع کلمے عطاء کئے گئے ہیں۔ اور فاتح کلمے دیے گئے ہیں۔

اور فاتح حضور اقدس ﷺ

فاتحا لانہ حاکم فی الخلق بحکم اللہ حاملہم علی المحجۃ البیضاء مانعھم من التعدی والظلم۔

(سبیل الھدی ج ا ص ٦١١)

قالت صفیۃ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا:

"فاتح خاتم رحیم رءوف
صادق القیل طیب الاثواب
مشفق ناصح شفیق علینا
رحمۃ من الٰھنا الوھاب"

(الطبقات الکبری لابن سعد ج ٢ - ص ٣٢٩)

او الفاتح لابواب الرحمۃ علی امتہ و الفاتح لبصائرھم بمعرفۃ الحق والایمان باللہ او الناصر للحق او المبتدیٔ بھدایۃ الامۃ۔

(الشفاء للقاضی عیاض ج ا ص ١٥٢)

کا اسم گرامی اس لیے رکھا گیا۔ کیونکہ آپؐ مخلوق میں اللہ کا حکم نافذ کرتے ہیں۔ ان کو سفید راہ پر لے جاتے ہیں۔ انہیں ظلم و ستم سے رو کتے ہیں۔

حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

ملکوں کے فتح کرنے والے
نبیوں کے ختم کرنے والے مہربان
کرم فرما۔ بات کے سچے پاک اور
صاف کپڑوں والے محبت کرنے
والے خیر خواہ۔ ہم پر مہربان ہمارے
خدائے وہاب کی رحمت۔

یا فاتح کے معنی یہ ہیں کہ آپؐ اپنی امّت کے لیے رحمت کے دروازے کھولنے والے ہیں۔ اور ان کی آنکھیں اللہ تعالیٰ کی معرفت اور ایمان باللہ کے لیے کھولنے والے یا سچائی کی مدد فرمانے والے یا امّت کی ہدایت کے لیے خود ابتدا کرنے والے۔

سیدنا فاتح الكنوز صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار خزانوں کو فتح کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة إلى قوله :

"إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۙ" (سورة الفتح ١)

عن ابن عمر رضي الله عنهما انه صلى الله عليه وسلم قال انزل الله على أيتين من كنوز الجنة ختم بهما سورة البقرة كتبهما الرحمٰن بيده قبل ان يخلق الخلق بالفى عام من قرأهما بعد العشاء مرتين كفتاه من شر الشيطان ولا يكون له عليه سلطانا۔

(نسيم الرياض ج ٢ ص ٢٥٦)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"بیشک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح دی۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں جنت کے خزانوں میں سے اتاری ہیں جنکو رحمٰن نے مخلوق کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس قبل اپنے ہاتھ سے لکھا تھا۔ جو شخص ان دو آیتوں کو عشاء کی نماز کے بعد دو مرتبہ پڑھے۔ وہ دو آیتیں اس کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھیں گی۔ اور شیطان کا غلبہ اس شخص پر نہ ہوگا۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اٰله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الفارق صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

ہمارے سردار حق و باطل میں فرق کرنیوالے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

قال «ع» هو اسمه صلى الله عليه وسلم في الزبور ومعناه: يفرق بين الحق والباطل وهو صيغة مبالغة.

(سبل الهدٰى ج ١ ص ٦١١)

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه يقول جاءت ملائكة الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو نائم فقال بعضهم انه نائم وقال بعضهم ان العين نائمة والقلب يقظان فقالوا ان لصاحبكم هذا مثلا فاضربوا له مثلاً فقال

علامہ عزفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی زبور شریف میں ہے۔ اور اس کا معنی یہ ہے۔ کہ آپ حق اور باطل کے درمیان فرق کرتے ہیں۔ اور یہ مبالغے کا صیغہ ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (چند) فرشتے حاضر ہوئے آپ (اسوقت) استراحت فرما رہے تھے۔ بعض فرشتوں نے کہا یہ سوتے ہیں۔ بعض نے کہا (انکی) آنکھ سوتی ہے۔ مگر قلب جاگتا ہے۔ پھر وہ کہنے لگے کہ تمہارے ان حضرت (یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم) کی ایک مثال

بعضهم انه نائم و قال
بعضهم ان العين نائمة
والقلب يقظان فقالوا
مثله كمثل رجل بنى
دارا وجعل فيها مأدبة
و بعث داعيا فمن اجاب
الداعى دخل الدار و اكل
من المأدبة و من لم يجب
الداعى لم يدخل الدار
ولم يأكل من المأدبة
فقالوا اولوها له يفقهها
فقال بعضهم انه نائم
وقال بعضهم ان العين
نائمة و القلب يقظان
فقالوا الدار الجنة والداعى
محمد ﷺ فمن
اطاع محمدا ﷺ فقد
اطاع الله ومن عصى
محمدا ﷺ فقد
عصى الله و محمدا ﷺ
فرق بين الناس۔
(صحيح البخارى ج ٢ - ص١٠٨١)

ہے۔ وُہ مثال تو بیان کرو۔ بعض فرشتوں نے
کہا یہ تو سوتے ہیں۔ بعض نے کہا آنکھ سوتی ہے
مگر قلب جاگتا ہے۔ پھر وُہ کہنے لگے کہ اُنکی
مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے مکان بنایا
اور (لوگوں کی دعوت کے واسطے) کھانا پکایا پھر
ایک بلانے والے کو (لوگوں کے پاس) بھیجا پس جس
شخص نے اس بلانے والے کے کہنے کو قبول کیا
وُہ مکان میں بھی داخل ہوگا اور کھانا بھی کھائے گا۔
اور جو بلانے والے کے کہنے کو قبول نہ کریگا
وُہ نہ تو مکان میں داخل ہوگا اور نہ کھانا کھائے
گا۔ پھر انہوں نے کہا اسکی توضیح کرو۔
بعض کہنے لگے یہ تو سوتے ہیں بعض نے کہا
آنکھ سوتی ہے مگر دل جاگتا ہے پھر انہوں نے
اس مثال کی توضیح کو اسطرح بیان کیا کہ وُہ مکان
جنت ہے اور اسکی طرف بلانے والے حضرت
محمد ﷺ ہیں جس نے حضور اقدس
ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی
اطاعت کی اور جس نے جناب رسول اللہ
ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی
نافرمانی کی۔ حضرت محمد ﷺ لوگوں
کے جدا کرنے والے ہیں۔ (یعنی کافروں
اور مؤمنوں کے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا فارقلیط صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار **نجات دہندہ** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

"ان کنتم تحبونی
فاحفظوا وصایای و انا
اطلب من الاب ان
یعطیکم فارقلیطًا اٰخر یثبت
معکم الی الابد".

(انجیل یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۵، ۱۶، المطبوع لندن ۱۸۳۱ء)

و القول الثانی وعلیه
اکثر النصاری ان المخلص
والمسیح نفسه یسمونہ المخلص
قالوا و ھذہ کلمة سریانیة
ومعناھا المخلص قالوا و ھو
بالسریانیة فاروق فجعل (فارق)
قالوا و (لیط) کلمة تزاد۔

(ھدایة الحیاری لابن القیم ص ۵۶)

حضرت عیسٰی علیہ السلام نے فرمایا۔اگر
تم مجھ سے محبّت کرتے ہو تو میری وصیتوں کو
یاد رکھو۔اور میں باپ سے تمہارے لیے طلب
کرونگا۔وہ تمہیں دوسرا نجات دہندہ عطا فرمائے
گا۔جو قیامت تک تمہارے ساتھ
ثابت رہے گا۔

اور دُوسرا قول جس پر اکثر نصاری کا
اتفاق ہے۔یہ ہے۔کہ اسکا معنی نجات
دہندہ ہے۔اور وہ حضرت مسیح ؑ کو بھی نجات
دہندہ کہتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ یہ لفظ سریانی
زبان کا ہے جس کا معنی نجات دہندہ ہے۔
انہوں نے کہا کہ یہ لفظ سریانی زبان کا ہے فاروق
جسکو فارق بنادیا۔اور لیط کی بابت انہوں نے
کہا کہ لفظ کلمہ کی تحسین کیلیے زائد آتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الفارقلیط صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — حق والے — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پے

"ان الفارقلیط روح الحق الذی یرسلہ ابی ھو یعلمکم کل شئ۔"

(انجیل یوحنا باب ۱۴۔ آیت ۲۵، ۲۶ مطبوعہ لندن ۱۸۴۱ء)

"ان خیراً لکم ان انطلق لانی ان لم اذھب لم یأتکم الفارقلیط فاذا انطلقت ارسلتہ الیکم فھو یوبخ العالم علی الخطیئۃ وان لی کلاما کثیراً ارید ان اقولہ ولکنکم لا تستطیعون حملہ لکن اذا جاء روح الحق ذاک الذی یرشدکم الی جمیع الحق لانہ لیس ینطق من عندہ بل یتکلم لما یسمع ویخبرکم بکل ما یاتی ویعرفکم جمیع ما للاب۔ (انجیل یوحنا باب ۱۶، ایت ۷، ۸ مطبوعہ لندن ۱۸۴۱ء)

حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا فارقلیط رُوح حق ہے جسکو میرا باپ بھیجے گا۔ جو تمہیں ہر چیز سکھائے گا۔

مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اب میرا جانا ہی تمہارے لیے بہتر ہے۔ اگر میں نہ جاؤں تو تمہارے پاس فارقلیط نہیں آئیگا جب میں جاؤنگا۔ تو میں اُسے بھیجونگا۔ وُہ جہان کو گناہ پر ڈانٹے گا۔ اور میں تم سے بہت باتیں کرنی چاہتا ہوں لیکن تم اُنکو برداشت نہیں کرسکو گے۔ لیکن جب رُوح حق آئیگا۔ وہ تمہیں سچائی کی راہ دکھائے گا کیونکہ وُہ اپنے پاس سے نہ کہے گا بلکہ وُہ جو سُنے گا وہی بولے گا۔ اور آئندہ کی خبر بھی تمہیں دیگا۔ اور اللہ تعالیٰ کی تمام معرفت عطا کرے گا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
امین امین امین یارب العلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الفاروق ﷺ

ہمارے سردار حق و باطل میں بہت فرق کرنیوالے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عروۃ رضی اللہ عنہ عن
عبداللہ بن عمرو
ابن العاص رضی اللہ عنہ قال
قلت لہ ما اکثر ما
رأیت قریشا اصابت
من رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فیما کانت
تظھر من عداوۃ
قال حضرتھم وقد
اجتمع اشرافھم یوما
فی الحجر فذکروا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقالو ما رأینا مثل
ماصبرنا علیہ من

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن
عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہیں۔ کہ میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے
دریافت کیا۔ کہ قریش کی سختی کی انتہا
جو آپ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
پر ہوتی دیکھی ہے۔ وہ بیان فرمائیں
جس میں ان کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ عداوت ہوئی ہو۔ انہوں
نے فرمایا میں نے یہ واقعہ اپنی
آنکھوں سے دیکھا اور میں وہاں
حاضر تھا۔ ایک دن سرداران
قریش حطیم میں جمع ہوئے۔ اور
انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کیا۔ اور
کہا کہ جتنا ہم نے اس شخص پر صبر

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العلمین ط

هذا الرجل قط
سفه احلامنا و شتم
اٰباءنا و عاب دیننا
و فرق جماعتنا
و سب الهتنا لقد صبرنا
منه علی امر عظیم۔

(الحدیث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۲۔ ص ۲۱۸)

و محمد صلی اللہ علیہ وسلم
فرق و تمیز کنندہ است میان
مردم کافر و مومن و عاصی
و مطیع ہر کہ تصدیق وے کرد
مومن شد و ہر کہ تکذیب وے
نمود کافر گشت و ہر کہ عمل کند
بفرمودہ وے مطیع باشد و
ہر کہ عمل نکند عاصی۔

(اشعۃ اللمعات ج ۱۔ ص ۱۲۷)

سے کام لیا ہے۔ اسکی کبھی مثال نہ ملے گی۔ اس نے ہماری عقلوں کو بیوقوف بنایا۔ اور ہمارے باپ دادوں کو گالیاں نکالیں۔ اور ہمارے دین پر عیب لگائے۔ اور ہماری جماعت میں تفریق ڈالی اور اس نے ہمارے خداؤں کو گالیاں نکالی ہیں۔ لیکن ہم تو ایک بڑے امر پر صبر کر رہے ہیں۔

اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرق اور مومنوں، نافرمانوں اور تابعداروں کے درمیان فرق اور تمیز کرنے والے ہیں۔ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی وہ مومن ہوا۔ اور جس نے تکذیب کی وہ کافر ہوا۔ اور جس نے آپ صلعم کے فرمان پر عمل کیا وہ تابعدار ہوا اور جس نے اس پر عمل نہ کیا وہ نافرمان ہوا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک بحق وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الفضل صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار فاضل درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة الى قوله :

" تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ ط "

(سورۃ البقرۃ ۲۵۳)

الحسن الكامل العالم

اذ الفضل يرد بمعنى العلم قال تعالىٰ " وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا " (سبا-۱۰) اى علما او لكثير الفضيلة - (سبل الهدىٰ ج ۱ ص ۱۱۶)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" یہ حضرات مرسلین ایسے ہیں کہ ہم نے ان میں سے بعض کو بعضوں پر فوقیت بخشی ہے۔ (مثلاً) بعضے ان میں وہ ہیں جو اللہ سے ہمکلام ہوئے ہیں۔ (یعنی موسیٰ ؑ) اور بعضوں کو ان میں سے بہت سے درجوں میں سرفراز کیا۔ "

پورا خوبصورت عالم کیونکہ فضل علم کے معنی میں آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہم نے اپنی طرف سے داؤد ؑ کو بڑی فضیلت دی تھی۔ یعنی علم یا بہت فضیلت عطا کی تھی۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سیدنا الفاکّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار رہن فک کرانے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة الى قوله

"فَكُّ رَقَبَةٍ ۝"

(سورة البلد - ۱۳)

قالت عاتكة بنت عبد المطلب رضي الله عنها:

"فابكى المبارك والموفق ذا التقى
حامي الحقيقة ذا الرشاد المرشد

من ذا يفك عن المغلل غله
بعد المغيب في الضريح الملحد؟"

(الطبقات الكبرى لابن سعد ج ۲ ـ ص ۳۲۶)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"وُہ کسی گردن کا چھڑا دینا ہے۔"

حضرت عاتکہ بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

مَیں بابرکت اور توفیق دیے گئے صاحبِ تقویٰ حقیقت کی حمایت کرنے والے رشد وہدایت والے پر روتی ہوں۔ آپ کے بعد رہن تلے دبے کی رہن کو کون فک کرائے گا جبکہ آپ کو قبر کی لحد میں اتارا جا رہا ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمِين اٰمِين يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ط

يا حي بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة إلا بالله يا قيوم
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الأمي وعلى آله وأصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك أستغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم وأتوب إليه

سیدنا الفائق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — سب سے بلند — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

فی الصحاح
فاق الرجل اقرانه
يفوقهم اى علاهم
بالشرف والفضل وسمى
صلی اللہ علیہ وسلم بذلك لانه
خيار الخلق وخيرة
الخلق اولانه افضل
الخلق نسبًا واكثرهم
فضلًا وادبًا۔

(سبل الهدیٰ ج ا ص ۶۱۲)

صحاح جوہری میں ہے۔
فاق الرجل اقرانه
یفوقهم آدمی اپنے زمانہ کے
لوگوں پر فضل و شرف سے بڑھ گیا۔
اور یہ اسم گرامی آپ کا اس
لیے رکھا گیا۔ کیونکہ آپ مخلوق سے
بہتر تھے اور مخلوق سے پسندیدہ
تھے یا اس لیے کہ آپ نسب
کے لحاظ سے مخلوق سے افضل تھے۔
اور سب سے فضل و ادب کے لحاظ سے
زیادہ تھے۔

عن ابن عباس
رضی اللہ عنہما قال ان
الله فضل محمدًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت ہے۔ بیان کرتے
ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس

ﷺ علی الانبیاء
و علی اھل السماء
فقالوا یا إبن عباس
(رضی اللہ عنہما) بم فضله علی
اهله السماء؟ قال
ان الله قال
لاهل السماء " و من
یقل منهم انی
اله من دونه
فذلك نجزیه جهنم
كذلك نجزی الظلمین"
(الایة) و قال
الله لمحمد ﷺ
" انا فتحنا لك
فتحا مبینا لیغفر لك
الله ما تقدم من
ذنبك و ما تأخر"
قالوا فما فضله
علی الانبیاء ؟
قال قال الله
عزّوجل " و ما ارسلنا
من رسول الا

ﷺ کو تمام نبیوں پر اور آسمان
والوں پر فضیلت بخشی۔ انہوں نے
پوچھا کہ اے ابن عباس رضی اللہ عنہما
آسمان والوں پر کس چیز سے فضیلت
دی۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے
آسمان والوں کے حق میں سورہ
الانبیاء آیت ۲۹ میں یہ فرمایا" اور
ان میں سے جو شخص یوں کہے کہ میں
علاوہ خدا کے معبود ہوں۔ سو ہم
اس کو سزائے جہنم دیں گے۔ ہم
ظالموں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے
ہیں"۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس
ﷺ کے حق میں سورہ فتح کے
شروع میں فرمایا" بیشک ہم نے
آپ کو کھلم کھلا فتح دی۔ تاکہ اللہ تعالیٰ
آپ کی سب اگلی پچھلی خطائیں
معاف کر دے"۔ انہوں نے حضرت
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے
پوچھا کہ آپ کو نبیوںؑ پر کس وجہ
سے فضیلت ہے۔ تو انہوں نے
جواب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے
سورہ ابراہیم آیت ۴ میں فرمایا

بلسان قومه ليبين لهم " (الاية) و قال الله عزوجل لمحمّد صلی اللہ علیہ وسلم "وما ارسلنك الا كافة للناس" فارسله الى الجن و الانس۔

(سنن الدارمی ج ١ ص ٢٩)

قال كعب بن مالك رضی اللہ عنہ يرثى رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

له حسب فوق كل الأنا
م من هاشم ذلك المرتجى
نخص بما كان من فضله
وكان سراجًا لنا فى الدجى
وكان بشيرًا لنا منذرًا
ونورًا لنا ضوءه قد أضا
فأنقذنا الله فى نوره
ونجى برحمته من لظى

الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ٢ ص ٣٢٥)

"اور ہم نے تمام پیغمبروں کو ان ہی کی قوم کی زبان میں پیغمبر بنا کر بھیجا تاکہ ان سے بیان کرے۔" اور اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سورہ سبا آیت ٢٨ میں فرمایا "کہ ہم نے تو آپؐ کو تمام لوگوں کے واسطے پیغمبر بنا کر بھیجا" یعنی جنوں اور انسانوں کی طرف بھیجا۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مرثیہ یوں پڑھا۔

آپؐ کا خاندان جہان میں بلند تھا۔ آپؐ ہاشم کی اولاد میں لوگوں کے آماجگاہ تھے۔ ہم آپؐ کو بوجہ فضیلت کے مخصوص ٹھہراتے ہیں۔ اور آپؐ تو اندھیروں میں روشن چراغ تھے۔ اور آپؐ تو ہم کو بشارت دینے، ڈرانے والے تھے۔ اور ایسی روشنی جس روشنی نے ہم کو ضیا بخشی پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں بچا کر آپؐ کا نور عطا فرمایا۔ اور اپنی رحمت سے دوزخ کی آگ سے نجات بخشی۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سيدنا الفتاح صلى الله عليه وسلم

ہمارے سردار فتح کرنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

إشارة الى قوله:

"إِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ" ط

(سورة الانفال ۱۹)

اى النصر (سبل الهدى ج ۱ ص ۶۱۲)

عن ابى هريرة رضى الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا شهد جنازة سأل هل على صاحبكم دين فان قالوا نعم قال هل له وفاء فان قالوا نعم صلى

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"اگر تم فتح طلب کرتے ہو تو تمہارے پاس فتح آ گئی"۔

یعنی امداد آ گئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی کسی جنازے میں تشریف لے جاتے۔ دریافت فرماتے کہ کیا تمہارے اس ساتھی پر کچھ قرض ہے۔ اگر لوگ جواب دیتے کہ ہاں اس پر قرضہ ہے۔ آپؐ دریافت فرماتے کیا اس کے پاس ادا کرنے کیلئے روپیہ وغیرہ ہے؟ اگر وہ جواب میں عرض

عليه وان قالوا لا قال صلّوا على صاحبكم فلمّا فتح الله عز وجلّ عليه الفتوح قال انا اولى بالمؤمنين من انفسهم فمن ترك دينا فعلى ومن ترك مالا فلورثته۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۲۔ ص ۲۹۰)

عن انس بن مالك رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "آتي باب الجنّة يوم القيمة فاستفتح فيقول الخازن من انت؟ فأقول محمد صلى الله عليه وسلم فيقول بك امرت لا افتح لاحد قبلك۔"

(الصحیح لمسلم ج ۱۔ ص ۱۱۲)

کرتے کہ ہاں تو آپ اس میّت کا جنازہ پڑھ دیتے۔ اور اگر وہ جواب میں کہتے کہ اس کے پاس قرضہ ادا کرنے کی توفیق نہیں تھی۔ تو آپ فرماتے کہ تم اپنے ساتھی کا جنازہ پڑھ لو پھر جب اللہ نے آپ پر ملک فتح فرمائے۔ تو آپ فرماتے تھے کہ میں مومنوں کی جانوں سے لائق تر ہوں۔ جو قرضہ چھوڑ کر مر جائے۔ وہ میرے ذمّہ ہے۔ اور جو مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قیامت کے روز جنّت کے دروازے پر آؤں گا۔ اور کہوں گا کہ دروازہ کھولو! جنّت کا خازن عرض کرے گا۔ آپ کون ہیں۔ میں کہوں گا۔ میں محمّد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ خازن عرض کرے گا۔ مجھے آپ کے لیے ہی کھولنے کا حکم دیا گیا ہے۔ آپ سے پہلے کسی کے لیے نہ کھولوں گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الفجر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار صبح صادق درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارۃ الی قولہ :

" وَالْفَجْرِ ○

(سورۃ الفجر ١)

عن ابن عطاء رحمۃ اللہ علیہ فی قولہ تعالیٰ "والفجر" وقیل ھو محمد صلی اللہ علیہ وسلم لان منہ تفجر الایمان۔

(سبل الھدیٰ ج ١ ص ٦١٢)

عن معروف بن خرّبوذ رضی اللہ عنہ قال ولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاثنین حین طلع الفجر۔ (سبل الھدیٰ ج ١ ص ٢٠١)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

"قسم ہے صبح کی۔"

حضرت ابن عطار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان (قسم ہے صبح کی) سے مراد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت ہے۔ کیونکہ آپ کی ذات میں سے ایمان کی نہریں جاری ہوئیں۔

حضرت معروف بن خرّبوذ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت بروز پیر طلوع فجر کے وقت ہوئی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک بعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الفخر ﷺ

ہمارے سردار عظمت والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

العظیم الکبیر ۔

(سبل الھدیٰ ج ۱ ص ۶۱۲)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ اعطیت خمسًا لم یعطھن احد قبلی ولا اقوله فخرًا بعثت الی کل أحمر و أسود فلیس من أحمر ولا أسود یدخل فی امتی الا کان منھم وجعلت لی الارض مسجدًا۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۲۵۰)

عظمت والے بڑے ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ فرمایا حضور اقدس ﷺ نے مجھے پانچ چیزیں عطا ہوئی ہیں۔ جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملیں۔ اور یہ بات میں فخریہ نہیں کہہ رہا مجھے ہر گورے اور کالے کی طرف بھیجا گیا ہے جو گورا اور کالا میری امت میں داخل ہوگا۔ وہ ان میں شامل ہو جائے گا۔ اور میرے لیے تمام زمین پاک کر دی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الفخم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہمارے سردار — بڑے بزرگ — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

العظیم الجلیل۔

(سبل الهدیٰ ج ۱ ص ۶۱۲)

عن عبد الرحيم بن غنم رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم سلم علی ملك ثم قال لی لم ازل استاذن ربی عز وجل فی لقاءك حتی كان هذا اوان اذن لی وانا ابشرك انه ليس احد اكرم علی الله منك۔

(رواہ ابن عساکر۔ منتخب کنز العمال علی ھامش مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۲۹۹)

بڑے بزرگ

حضرت عبد الرحیم بن غنم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر ایک فرشتہ نے سلام پیش کیا۔ پھر وہ بولا کہ میں بڑی مدّت سے آپؐ کی زیارت کی اجازت رب العزّت کی درگاہ میں پیش کرتا رہا ہوں۔ ابھی ابھی مجھے آپؐ کی زیارت کے شرف کی اجازت ملی ہے۔ اور میں آپؐ کو بشارت دیتا ہوں کہ اللہ کے ہاں آپؐ سے بڑھ کر بُزرگ اور معزز کوئی اور ہستی نہیں ہے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

اٰمین اٰمین اٰمین یارب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الفدغم ﷺ

ہمارے سردار **بڑے ہی خوبصورت** درود وسلام بھیجے اللہ آپ پے

بالدال المهملة والغين والمعجمة بوزن جعفر الحسن الجميل والعظيم الجليل.

(سبل الهدىٰ ج ١ ص ٦١٢)

د اور غ کے ساتھ جعفر کے وزن پر بڑے ہی خوبصورت اور بڑے ہی بزرگ۔

عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال ما رأيت من ذی لمة فی حلة حمراء احسن من رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم۔ (الحديث)

(شمائل الترمذی ص ١)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے کوئی زلفوں والا سُرخ جوڑے میں خوبصورت حضور اقدس ﷺ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔

عن علی رضی اللہ عنہ قال لم ارقبله ولا بعده مثله صلی اللہ علیہ وسلم۔ (الحديث)

(شمائل الترمذی ص ١)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے نہ کبھی پہلے اور نہ ہی بعد حضور اقدس ﷺ جیسا دیکھا۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم
اٰمین اٰمین اٰمین یارب العٰلمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ • مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ

سیدنا الفرد ﷺ

ہمارے سردار منفرد درود وسلام بھیجے اللہ آپ پے

المنفرد بصفاته الجميلة المتوحد فى خلقته الجليلة۔

(سبل الهدیٰ ج ١ ص ٦١٢)

عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال كان رسول الله ﷺ احسن الناس وجها و احسنهم خلقا ليس بالطويل البائن ولا بالقصير۔

(صحیح البخاری ج ١ ص ٥٠٢)

اپنی صفات جمیلہ میں منفرد اور اپنی پیدائش میں یگانہ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا چہرہ مبارک تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھا۔ اور آپ کے اخلاق تمام جہان کے لوگوں سے اچھے تھے نہ تو بہت زیادہ طویل تھے اور نہ ہی ٹھگنے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا فرط صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار **قیامت میں ذخیرہ** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قتلیٰ احد بعد ثمانی سنین کالمودّع للاحیاء والاموات ثم طلع المنبر فقال انی بین ایدیکم فرط وانا علیکم شهید وان موعدکم الحوض وانی لانظر الیه من مقامی هذا (الحدیث)

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۵۷۸)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے شہداء کا آٹھ سال بعد جنازہ پڑھا جیسے زندہ فوت شدگان کو وداع کرتے ہیں۔ پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ اور فرمایا میں تم سے آگے جاکر میر سامان بنوں گا۔ اور میں تم پر گواہی دوں گا۔ اور تمہارے عہد کا مقام حوض کوثر ہے۔ اور اسے میں یہیں سے دیکھ رہا ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الفرط صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار میر سامان درود و سلام بھیجئے اُن پر

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اتی المقبرۃ فقال السلام
علیکم دار قوم مؤمنین
و انّا ان شاء اللہ بکم
لاحقون وددت انا قد راینا
اخواننا قالوا او لسنا اخوانك
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انتم
اصحابی واخواننا الذین لم
یاتوا بعد فقالوا کیف تعرف
من لم یأت بعد من امتك
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
ارأیت لو ان رجلا
لہ خیلٌ غرٌّ محجلۃ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے پھر
فرمایا اے مؤمنوں کے محلہ تم پر سلام
ہو۔ اور اگر خدا نے چاہا تو ہم تم سے
البتہ ملنے والے ہیں۔ میں چاہتا
ہوں۔ کہ میں اپنے بھائیوں کو دیکھ
لیتا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ کیا ہم
آپؐ کے بھائی نہیں؟ آپؐ نے
فرمایا تم تو میرے صحابی ہو۔ اور
ہمارے بھائی تو وہ ہیں۔ جو ابھی
تک نہیں آئے۔ تو انہوں نے
عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول
آپؐ ان کو کیسے پہچانیں گے جو

بين ظهرى خيل دهم بهم الا يعرف خيله قالوا بلىٰ يا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قال فانهم ياتون غرّا محجلين من الوضوء و انا فرطهم على الحوض۔

(الحدیث)

(الصحیح لمسلم ج ۱۔ ص ۱۲۶)

و من سبقت کننده و پیش رونده ام ایشاں را تا کاروبار مغفرت ذنوب و رفع درجات ایشاں را در درگاه عزت ساخته گردانم و فرط بفتحتین آنکه پیش رود تا اسباب آنجور اسپاں ازدار و رسن و پاک کردن چاه و جُز آں راست کند۔

(اشعۃ اللمعات ج ۱۔ ص ۱۸۸)

آپؐ کی اُمّت سے ابھی تک نہیں آئے؟ آپؐ نے فرمایا بھلا بتلاؤ۔ کہ ایک آدمی کے پاس مشکی سیاہ رنگ والے گھوڑے ہوں اور ان میں چند پنج کلیان ہوں تو کیا وُہ اُنکے نشان سے ان کو نہیں پہچانے گا۔ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ کے رسُول ہاں وُہ پہچان لے گا۔ آپؐ نے فرمایا وہ وضو سے پنج کلیان آئیں گے اور مَیں اُن کا میر سامان حوض کوثر پر موجُود ہوں گا۔

اور مَیں ان سے پہلے وہاں پہنچ کر امّت کے گناہوں اور ان کے درجات کی بُلندی کے لیے خداوند کریم کے دربار میں کوشش کروں گا۔ اور فرطِ اور ر کی فتح کے ساتھ وُہ شخص ہے جو مُسافروں سے پہلے منزل پر پہنچ کر گھوڑوں کے پانی اور کیل و رسّی کا انتظام کرے۔ اور کنویں وغیرہ کو پاک صاف کر دے اور اس کے علاوہ ہر چیز کو دُرست کر دے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا فرط الامۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سرکار — اُمّت کے میر سامان — درود و سلام بھیجئے ان پر

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان لہ فرطان من امتی ادخلہ اللہ بھما الجنۃ فقالت لہ عائشۃ رضی اللہ عنہا فمن کان لہ فرط من امتک قال ومن کان لہ فرط یا موفقۃ قالت فمن لم یکن لہ فرط من امتک قال

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے میری امّت کے جس شخص کے دو بچّے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو گئے ہوں اللہ تعالیٰ انکے بدلے اسکو جنّت میں داخل فرمائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں آپ کی اُمّت میں سے جس کا ایک بچّہ فوت ہو گیا ہو؟ آپ نے فرمایا اسے توفیق دی گئی۔ جس کا ایک بچّہ فوت ہو گیا ہو اس کو بھی اللہ تعالےٰ جنّت میں داخل کرے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین

فانا فرط امتی
لن یصابوا بمثلی۔

(جامع الترمذی ج ١۔ ص ١٢٦)

فرط بفتحتین پیش رونده
از لشکر و جماعت بسوئے
آب کہ پیش رساند بر منزل
خود را از برائے اصلاح حوض
و دلوھا پیش رونده از قافلہ
تا تیار سازد آب را و منزل را و
آنچہ محتاج اند بدان در منزل

(اشعۃ اللمعات ج ۔ ص ٧٠٥)

زیرا کہ من محبوب ترم نزد
ایشاں از پدراں و پسراں و
از ھر چہ تعلق دارند
بداں۔

(اشعۃ اللمعات ج ١۔ ص ٧٠٥)

نے عرض کیا۔ آپؐ کی اُمّت میں
جس کا ایک بچّہ بھی فوت نہ ہوا ہو؟
آپؐ نے فرمایا اُمّت کا میر ساماں
مَیں ہوں۔ کیونکہ وُہ میری وفات
سے زیادہ کسی مصیبت کا صدمہ
نہیں پہنچائے گئے۔

فرطف اور ر کی فتح کے ساتھ
لشکر سے پانی کی منزل کی طرف
آگے جانے والا تاکہ حوض اور ڈول
کو قافلہ سے پہلے ہی ٹھیک ٹھاک
کرلے۔ تاکہ پانی کو مہیّا کرے اور
جگہ کو صاف کرے اور جس چیز کی
وہاں ضرورت ہو اس کو دُرست
کرے۔

اس لیے کہ مَیں تو ان کے
باپوں اور بیٹوں سے زیادہ محبُوب
ہوں۔ بلکہ وُہ جس چیز کے ساتھ
تعلّقات رکھتے ہیں۔ ان سب
سے زیادہ پیارا ہوں۔

یا حی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ • مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یا قیوم
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيْبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ
وَبِعَدَدِ خَلْقِكَ وَرِضٰى نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

سیدنا فرطِ صدق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — سچے میر سامان — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن القاسم بن محمد
ان عائشة رضی اللہ عنہا
اشتكت فجاء ابن عباس
رضی اللہ عنہما فقال يا ام
المؤمنين تقدمين
على فرط صدق
على رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
وعلى ابى بكر رضی اللہ عنہ۔

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۵۳۲)

و المعنى انه
صلی اللہ علیہ وسلم و ابا بكر
قد سبقاك و
انت تلحقينهما و هما
قد هيّالك المنزل

حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ
سے روایت ہے کہ ام المؤمنین
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیمار
ہو گئیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما آئے۔ اور عرض کیا۔
اے مومنوں کی ماں! آپ تو سچے میر
سامان حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
کے ہاں جا رہی ہیں۔
حدیث کا معنی یہ ہے۔ کہ
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہہ رہے ہیں
کہ آپ مرنے کے بعد حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق

فی الجنّة فلتقر عينك بذلك۔

(القسطلانی فی شرح صحیح البخاری ج ٦ ص ١١٦)

قال ابن التينؒ فيه انه قطع لها بدخول الجنة اذ لا يقول ذلك الا بتوقيف۔

فتح الباری ج ۷۔ ص ۱۰۸

و فی هذه القصة دلالة على سعة علم ابن عباس رضی اللہ عنہما وعظيم منزلته بين الصحابة والتابعين و تواضع عائشة رضی اللہ عنہا وفضلها وتشديدها فی امر دينها۔

(فتح الباری ج ۸۔ ص ۴۸۴)

رضی اللہ عنہ جو آپؐ سے پہلے جنّت میں پہنچ چکے ہیں۔ کے پاس چلی جائیں گی۔ اور ان دونوں نے آپؐ کے لیے جنّت میں محل تیار کر لیے ہیں۔ آپ کی آنکھیں اس خوشخبری سے ٹھنڈی ہوں۔

امام ابن تین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قطعی بہشتی ہیں۔ کیونکہ ایسی بات بغیر سند کے کوئی نہیں کہتا۔

اس واقعہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے وسعت علم و صحابہؓ و تابعینؒ پر علم میں فضیلت کی دلیل ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی انکساری اور ان کی فضیلت اور دین کے معاملہ میں ان کی پختگی کی دلیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیّدنا الفصیح ﷺ

ہمارے سردار فصاحت والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا النبی لاکذب انا ابن عبدالمطلب انا اعرب العرب ولدتنی قریش و نشأت فی بنی سعد فانّٰی یاتینی اللحن۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر)

(نسیم الریاض ج ۱ - ص ۳۲۷)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نبی ہوں اور یہ جھوٹ نہیں ہے۔ میں عبدالمطلب کا پوتا ہوں۔ میں تمام عرب سے زیادہ عربی جانتا ہوں۔ میری ولادت قریش میں ہوئی۔ اور میرا بچپن قبیلہ بنو سعد میں رہا۔ میری زبان پر غلطی کہاں سے آئے گی؟

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک وعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الفضل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — احسانِ الٰہی — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارۃ الی قولہ :

" وَلَوْ اَنَّھُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ۙ وَ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ رَسُوْلُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۝ "

(سورۃ التوبۃ ۵۹)

الفضل الاحسان سمی بہ صلی اللہ علیہ وسلم لانہ فضل اللہ ومنتہ علی ھذہ الامۃ بل وعلی غیرھا (سبل الھدیٰ ج ۱ ص ۵۱۳)

اشارہ ہے اس قول کی طرف :

" اور ان کے لیے بہتر ہوتا اگر وہ لوگ اس پر راضی ہو جاتے کہ جو کچھ ان کو اللہ نے اور اس کے رسول ؐ نے دیا تھا۔ اور یوں کہتے کہ ہم کو اللہ کافی ہے۔ آئندہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم کو اور دے گا اور اس کے رسول ؐ دینگے۔ ہم (اوّل سے) اللہ ہی کی طرف راغب ہیں۔ "

فضل کا معنی احسان ہے یہ اسم گرامی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلیے رکھا گیا۔ کیونکہ آپ ؐ اللہ کے فضل اور احسان ہیں اس اُمّت پر بلکہ دوسری امتوں پر بھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ وعترتہٖ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضٰی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا فضل اللہ ﷺ

ہمارے سردار — اللہ کا فضل — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارۃ الی قولہ:

" وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ "

(سورۃ النساء ۸۳)

فی قول حکاہ الماوردیؒ.

(شرح المواھب اللدنیۃ للزرقانی ج ۳ ص ۱۴۰)

عن عکرمۃ رضی اللہ عنہ ان مولی ابن عدی بن کعب رضی اللہ عنہ قتل رجلا من الانصار فقضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالدیۃ اثنی عشر الفاً - (رواہ ابن جریر وابو شیخ)

(تفسیر المظھری ج ۴ ص ۲۶۸)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

"اور اگر تم لوگوں پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی تو تم سب کے سب شیطان کے پیرو ہو جاتے بجز تھوڑے سے آدمیوں کے۔"

علامہ ماوردی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق یہ بھی ایک قول ہے۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عدی بن کعب رضی اللہ عنہ کے آزاد شدہ غلام نے انصاریوں کے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا۔ اس کی دیت بارہ ہزار درہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ادا کر دی تھی۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الفطن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار بڑے ذہین درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

قال وھب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ قرأت فی احد وسبعین کتابا فوجدت فی جمیعھا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارجح الناس عقلا وافضلھم رأیا و فی روایۃ اخری فوجد فی جمیعھا ان اللہ تعالیٰ لم یعط جمیع الناس من بدء الدنیا الی انقضائھا من العقل فی جنب عقلہ صلی اللہ علیہ وسلم الا کحبۃ رمل من رمال الدنیا۔

(نسیم الریاض ج ۱ ص ۳۷۰)

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اکہتر کتابیں پڑھیں۔ ان تمام میں میں نے پایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے عقل میں برتر اور رائے میں سب سے افضل ہیں۔ اور ایک دوسری روایت میں وہب سے یہ روایت ہے۔ کہ میں نے تمام کتابوں میں پایا کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ابتداء سے انتہا تک کسی کو اتنی عقل نہیں دی جتنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی اس کی مثال تمام دنیا کے ریت کے ذروں میں سے ایک ذرہ عقل لوگوں کو ملا ہے۔ باقی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا فکاک العناۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار غلاموں کو آزاد کرنے والے — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

قال حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ یرثی النبی صلی اللہ علیہ وسلم :

"حامی الحقیقة نسال الودیقه
فکاك العناة کریم ماجد عال
علی رسول لنا محض ضریبته
سمح الخلیقة ، عف غیر مجهال"

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد ج ۲ ص ۲۲۳)

عن المقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من ترك مالا فلورثته ومن ترك دینا او ضیعة فالی و انا ولی من لا ولی له افك عنه وارث ماله (الحدیث)

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۴ ص ۱۳۳)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرثیہ یوں پڑھا۔ حقیقت کے حامی یاران رحمت غلاموں کو آزاد کرنے والے بزرگ اونچی عزت والے ہمارے رسول جن کی اصل پاک ہے۔ خوش اخلاق عفیف مذاق نہ کرنے والے۔

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جو شخص مال چھوڑ کر مر گیا وہ مال اسکے وارثوں میں تقسیم ہوگا۔ اور جو شخص قرضہ چھوڑ گیا یا یتیم چھوڑ کر مر گیا وہ میرے ذمہ ہے جسکا کوئی وارث نہیں میں اسکا وارث ہونگا۔ اسکی طرف سے غلام آزاد کرونگا اور اسکے مال کا وارث ہونگا۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العالمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
بعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الفلاح صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار — بڑے کامیاب — درود و سلام بھیجے اللہ آپ پے

قال «ع» ھو اسمه في الزبور وتفسيره يمحق الله به الباطل (ط) وكانه غير عربي اذ الفلاح في اللغة: الفوز و النجاح، قال الامام النووى رحمة الله عليه في شرح مسلم: ليس في كلام العرب كلمة اجمع للخير من لفظ الفلاح ولا يبعد ان يكون هو اللفظ العربي وسمى صلى الله عليه وسلم به لما جمع فيه من خصال الخير التي لم تجمع في غيره او لانه سبب الفلاح۔

(سبل الهدى ج ١ ص ٦١٣)

علامہ عزفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

یہ اسم گرامی آپ کا زبور میں ہے۔ اور اسکی تفسیر یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ باطل کو مٹایا ہے۔ گویا کہ یہ لفظ عربی نہیں کیونکہ لغت میں الفلاح کے معنی کامیابی کے ہیں۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں!

"عربی زبان میں جتنا فلاح کا معنی وسیع ہے۔ اتنا کوئی اور لفظ نہیں اور بعید نہیں کہ یہ لفظ عربی ہی ہو۔ اور یہ اسم گرامی آپ کا اسلیے رکھا گیا کیونکہ آپ میں بھلائی کی تمام صفات موجود تھیں۔ جو کسی دوسرے میں نہیں پائی گئیں۔ یا آپ کامیابی کا سبب ہیں۔"

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

بسم الله الرحمن الرحيم • ماشاء الله لا قوة الا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى آله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا الفلج صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار فراخ دندان مبارک والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

فرق بين الثنايا۔

(نسیم الریاض۔ ج ٢ ص ١٩٢)

عن الحسن بن علی رضی الله عنهما قال سالت خالی هند بن ابی هالة رضی الله عنها وكان وصافا عن حلية رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا اشتهی ان یصف الی شیئا اتعلق به فقال كان رسول الله صلی الله علیه وسلم فخما مفخما يتلالؤ وجهه تلالؤ القمر ليلة

دو دانتوں کے درمیان فرق والے کو الفلج کہتے ہیں۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہما سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کے متعلق دریافت کیا وہ آپ کا بہت ہی وضاحت سے حلیہ بیان فرمانے والے تھے۔ مجھے بھی خواہش ہوئی کہ وہ میرے سامنے بھی کچھ بیان کریں۔ کہ میں اسکو حرز جان بنالوں۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ خود اپنی ذات کے اعتبار سے بھی وجیہ تھے۔ اور دوسروں کی نگاہوں میں بھی محترم۔ آپ کا چہرہ انور

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمين آمين يارب العلمين ط

البدر اطول من المربوع واقصر من المشذب عظيم الهامة رجل الشعر ان انفرقت عقيقته فرق و الافلا يجاوز شعره شحمة اذنيه اذا هو وفرة ازهر اللون واسع الجبين ازج الحواجب سوابغ من غير قرن بينهما عرق يدره الغضب اقنى العرنين له نور يعلوه يحسبه من لم يتامله اشم كث اللحية سهل الخدين ضليع الفم مفلج الاسنان دقيق المسربة -

(الحديث)

شمائل الترمذی - ص ٢

چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکدار تھا۔ آپؐ کا قد بالکل متوسط قد والے آدمی سے کسی قدر طویل تھا۔ لیکن زیادہ لمبے قد والے سے متوسط تھا۔ سرِ مبارک اعتدال کے ساتھ بڑا تھا۔ بال کسی قدر بل کھائے ہوئے تھے۔ اگر سر کے بالوں میں خود مانگ نکل آتی تو آپؐ اسے رہنے دیتے۔ ورنہ خود آپؐ مانگ نکالنے کا اہتمام نہ فرماتے، جس زمانہ میں آپؐ کے بال زیادہ ہوتے تو کان کی لَو سے تجاوز ہو جاتے تھے۔ آپؐ کا رنگ نہایت چمکدار، پیشانی مبارک کشادہ آپؐ کے ابرو خمدار باریک اور گنجان تھے۔ دونوں ابرو جدا جدا تھے۔ ایکدوسرے سے ملے ہوئے نہیں تھے۔ ان دونوں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصّہ کے وقت ابر جاتی تھی۔ آپؐ کی ناک بلندی مائل تھی، اور اس پر ایک چمکدار نور تھا، ابتداً دیکھنے والا آپکو بڑی ناک والا سمجھتا۔ آپکی داڑھی مبارک بھرپور اور گنجان بالوں کی تھی آنکھ کی پتلی سیاہ تھی۔ رخسار مبارک ہلکے ہموار تھے۔ دہن مبارک اعتدال کیساتھ فراخ تھا۔ دندان مبارک باریک آبدار تھے۔ اور ان میں سے سامنے کے دانتوں میں ذرا فصل بھی تھا۔ سینہ سے ناف تک بالوں کی ایک باریک لکیر تھی۔

بسم الله الرحمن الرحیم • ماشاء الله لا قوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر الله الذی لا الٰہ الا هو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا مفاتح الکنوز صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار خزانوں کے کھولنے والے
درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال النبی صلی الله علیه وسلم اعطیت مفاتیح الکلم و نصرت بالرعب و بینما انا نائم البارحة اذا اتیت بمفاتیح خزائن الارض حتی وضعت فی یدی قال ابو هریرة رضی الله عنه فذهب رسول الله و انتم تنتقلونها۔

(صحیح البخاری ج ٢ ص ١٠٣٦)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو مفاتیح الکلم دی گئی ہیں۔ اور رُعب سے میری نصرت فرمائی گئی ہے۔ اور میں رات کو سو رہا تھا کہ میں نے دیکھا مجھے رُوئے زمین کے خزانوں کی کنجیاں لاکر ہاتھ میں تھما دی گئیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تو تشریف لے گئے اور تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا و مولانا و حبیبنا محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا فواتح النور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار (چھپے) نور کے کھولنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

اشارۃ الی قولہ:

" یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ
اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا
وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۝
وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ
بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجًا
مُّنِیْرًا " ۝

(سورۃ الاحزاب ۴۵/۴۶)

" یَوْمَ تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
یَسْعٰی نُوْرُھُمْ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَ بِاَیْمَانِھِمْ
بُشْرٰکُمُ الْیَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ
تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا
ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ " ۝

(سورۃ الحدید ۱۲)

اشارہ ہے اس قول کی طرف:

" اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے بیشک
آپ کو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا ہے
کہ آپ گواہ ہونگے۔ اور آپ (مومنین کے)
بشارت دینے والے ہیں اور (کفار کو)
ڈرانے والے ہیں۔ اور (سب کو) اللہ کے حکم
سے بلانے والے ہیں۔ اور آپ ایک روشن
چراغ ہیں۔"

" جس دن آپ مسلمان مردوں اور
مسلمان عورتوں کو دیکھیں گے کہ ان کا نور
انکے آگے اور انکی داہنی طرف دوڑتا ہوگا۔
آج تم کو بشارت ہے ایسے باغوں کی
جنکے نیچے سے نہریں جاری ہونگی جن میں وہ
ہمیشہ رہیں گے۔ (اور) یہ بڑی کامیابی ہے۔"

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمین اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
اللھم صل وسلم وبارک علی سیدنا و مولانا و حبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک
وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا الفھم صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار **دانا** درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

السریع الفھم وھو
علم الشئ و عرفانہ بالقلب
(سبل الھدیٰ ج ۱ ص ۶۱۳)

عن علی رضی اللہ عنہ قال
لما سار رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الی بدر وجدنا
عندھا رجلین رجلا
من قریش و مولی
لعقبة بن ابی معیط
فاما القرشی فافلت
و اما مولی عقبة فاخذناه
فجعلنا نقول له کم
القوم فیقول ھم واللہ
کثیر عددھم شدید

تیز فہم یعنی کسی چیز کا علم ہونا
اور اس کو دل سے پہچاننا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت
ہے۔ کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
جنگِ بدر کے لیے روانہ ہوئے۔ ہم
نے بدر میں دو آدمی پائے۔ ایک تو
قریشی تھا۔ اور دوسرا عقبہ بن ابی معیط
کا آزاد کردہ غلام۔ قریشی تو بھاگ گیا
اور عقبہ کے غلام کو ہم نے پکڑ لیا۔ ہم
اس سے پوچھتے تھے کہ مکہ کے کفار
جو لڑائی کے لیے آئے ہیں، ان کی
تعداد کتنی ہے؟ وہ یہی کہتا تھا
خدا کی قسم ان کی تعداد بہت ہے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اٰمین اٰمین یا ربّ العٰلمین ط

باسهم فجعل المسلمون
اذا قال ذلك ضربوه
حتى انتهوا به الى النبى
صلى الله عليه وسلم فقال له
كم القوم فقال هم
والله كثير عددهم
شديد باسهم فجهد
النبى صلى الله عليه وسلم ان
يخبره كم هم فابى
ثم ان النبى صلى الله عليه وسلم
ساله كم ينحرون
من الجزور فقال عشرا
لكل يوم فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم
القوم الف كل
جزور لمائة وتبعها۔
(كتاب الاذكيا صـ۱۲)

اور وُہ بڑے جنگجُو ہیں مُسلمان اُس کو مار مار کر کچھ اگلوانا چاہتے تھے۔ حتیٰ کہ وہ اس کو لے کر حضُور اقدس ﷺ کے پاس حاضر ہُوئے۔ آپؐ نے اس سے پُوچھا کہ قوم کی تعداد کتنی ہے؟ اس نے جواب میں کہا خُدا کی قسم ان کی تعداد بہُت ہے اور وُہ بڑے جنگجو ہیں۔ اس نے جناب رسُول اللہ ﷺ کو بھی صحیح بات نہ بتائی۔ پھر حضُور اقدس ﷺ نے اس سے یہ سوال کیا کہ وُہ روزانہ کتنے اُونٹ ذبح کرتے ہیں۔ اس نے کہا دس اُونٹ روزانہ۔ حضُور اقدس ﷺ نے فرمایا قوم کی تعداد ہزار کے قریب ہے اور ایک اونٹ سو آدمیوں اور ان کے نوکروں کے لیے کافی ہوتا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ما شاء الله لا قوة إلا بالله

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا فئۃ المسلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار مسلمانوں کے حامی درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انا فئة المسلمين۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ۲۔ ص ۵۸)

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال بعثنا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم في سرية فحاص الناس حيصة فقدمنا المدينة فاختبأنا بها و قلنا هلكنا ثم اتينا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا يا رسول الله (صلی اللہ علیہ وسلم) نحن الفرارون

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں مسلمانوں کا حامی ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر میں بھیجا۔ لوگ اس میں بھاگ کھڑے ہوئے۔ جب مدینہ منورہ واپس آئے تو ہم نے اس واقعہ کو پوشیدہ رکھا۔ اور ہم نے کہا کہ ہم تباہ ہو گئے۔ پھر ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ہم جنگ

قال بل انتم العکّارون و انا فئتکم۔

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۲۰۵)

عن عبد الله بن عمر رضی اللّٰہ عنھما انه کان فی سریة من سرایا رسول الله صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال فحاص الناس حیصة فکنت فیمن حاص فلما برزنا قلنا کیف نصنع وقد فررنا من الزحف و بؤنا بالغضب ؟ فقلنا ندخل المدینة فنثبت فیها لنذهب ولا یرانا احد قال فدخلنا فقلنا لو عرضنا انفسنا علی رسول الله صلی اللّٰہ علیہ وسلم فان کانت لنا توبة اقمنا

ہیں بھاگنے والے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ تم توپلٹ کر حملہ کرنے والے ہو۔ اور مَیں تمہارا حامی اور ساتھی ہوں۔

حضرت عبداللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے کہ وُہ حضور اقدس صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے لشکروں میں سے ایک لشکر میں شامل تھے۔ انہوں نے کہا لوگ بھاگ نکلے (کفّار کے مقابلے سے) میں بھی ان لوگوں میں تھا جو بھاگ نکلے۔ جب پھر ہم لوگ تھمے تو ہم نے مشورہ کیا اب کیا کریں؟ ہم کافروں کے مقابلے سے بھاگے اور اللّٰہ کے غصّے کے لائق ٹھہرے پھر ہم نے کہا چلو مدینہ منوّرہ میں چلیں اور وہاں ٹھہرے رہیں۔ دُوسری بار جب جہاد ہو تو چل نکلیں اور ہم کو کوئی دیکھنے نہ پائے۔ خیر ہم مدینہ منوّرہ گئے وہاں ہم نے کہا کاش ہم حضور اقدس صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے پاس چلیں اور اپنے تئیں آپؐ کے سامنے پیش کریں۔ اگر ہماری توبہ قبول ہو تو ہم ٹھہرے رہیں اور اگر کچھ اور ہو

وان كان غير ذلك ذهبنا قال فجلسنا لرسول الله صلی اللہ علیہ وسلم قبل صلوٰة الفجر فلما خرج قمنا اليه فقلنا نحن الفرارون فاقبل الينا فقال لا بل انتم العكارون قال فدنونا فقبلنا يده فقال أنا فئة المسلمين۔

(سنن ابی داؤد ج ا ص۳۵٦)

وان اهل بدر لم يكن لهم ان ينحازوا ولو انحازوا لانحازوا الى المشركين اذ لم يكن فی الارض يومئذ المسلمون غيرهم ولا لهم فئة الا النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

(فتح القدیر ج ۲۔ ص۲۸۰)

تو چل دیں۔ یہاں تک کہ ہم گئے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے۔ فجر کی نماز سے پہلے جب آپؐ نکلے تو ہم کھڑے ہو گئے۔ اور آپؐ کے پاس جا کر عرض کیا یا رسول اللہ رضی اللہ عنہ ہم بھگوڑے لوگ ہیں۔ آپؐ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا نہیں تم پھر لڑائی میں آنے والے ہو۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ سُن کر (ہم خوش ہو گئے اور) آپؐ کے نزدیک گئے۔ اور آپؐ کا ہاتھ چُوما۔ آپؐ نے فرمایا میں مُسلمانوں کی پناہ کی جگہ ہوں (یعنی ان کا ملجا و منجا ہوں۔)

اور بدریوں کو جائز نہ تھا کہ جنگ سے بھاگ جاتے اور اگر بالفرض وُہ بھاگ بھی جاتے تو لامحالہ مشرکوں کی طرف ہی بھاگتے۔ کیونکہ اس وقت روئے زمین پر ان کے سوا دوسرا کوئی مُسلمان نہ تھا۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ان کا کوئی حامی نہ تھا۔

سیدنا القارن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار حج قران کرنے والے درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن حفصۃ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انها قالت یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ما شان الناس حلّوا بعمرۃ ولم تحلل انت من عمرتك قال انی لبّدت رأسی و قلّدت هدی فلا احلّ حتی انحر۔

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۲۱۳)

حضرت ابن عمرؓ رضی اللہ عنہما ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کا کیا حال ہے، کہ وُہ عمرہ کے احرام سے (عمرہ کرکے) باہر ہوگئے اور آپؐ اپنے عمرہ کے احرام سے باہر نہیں ہُوئے؟ آپؐ نے فرمایا میں نے اپنے سر کی تلبید کی ہے۔ اور اپنی ہدی کی تقلید کی ہے۔ لہٰذا میں جب تک قربانی نہ کرلوں احرام سے باہر نہ ہوؤں گا۔

بسم الله الرحمن الرحيم ● ما شاء الله لا قوة إلا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا القاری صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے سردار — مہمان نواز — درود وسلام بھیجے اللہ آپ پر

الكريم الجواد اسم فاعل من القرى وهو البذل للاضياف۔

شرح المواهب اللدنية للزرقانی ج ۳ ص ۱۴۱

عن عائشة رضی اللہ عنہا في حديث بدء الوحي قالت خديجة كلا والله ما يخزيك الله ابدا" انك لتصل الرحم وتحمل الكل وتكسب المعدوم وتقري الضيف"۔ (الحديث)

(صحيح البخاری ج ۱ ص ۳)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اجيزوا الوفد بنحو ما كنت اجيزهم (مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱ ص ۲۲۲)

سخی بزرگ قری سے اسم فاعل کا صیغہ ہے اور یہ مہمانوں کیلیے مال خرچ کرنے کیلیے استعمال ہوتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وحی کی ابتدا کی حدیث میں بیان فرماتی ہیں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا "ہرگز نہیں اللہ کی قسم اللہ آپ کو کبھی پریشان نہ کرے گا یقیناً آپ قرابت کی پاسداری کرتے ہیں اور لاچاروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ اور بیکار لوگوں کو کما کر دیتے ہیں۔ اور مہمان نواز ہیں"۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد وفدوں کی مہمانی اس طرح کرنا جیسے میں کرتا رہا ہوں۔

بسم الله الرحمن الرحيم • ماشاء الله لاقوة الا بالله
اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك
وبعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه

سیدنا قاری الضیف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار بہت اچھے مہمان نواز درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن يعيش بن طهفة الغفاری رضی اللہ عنہ عن ابیه رضی اللہ عنہ قال ضفت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فیمن تضیفه من المساکین فخرج رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل یتعاهد ضیفه فرأنی منبطحا علی بطنی فرکضنی برجله و قال لا تضطجع هذه الضجعة فانها ضجعة یبغضها الله عزّوجل۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٥ ص ٤٢٦)

حضرت یعیش بن طہفہ غفاری رضی اللہ عنہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ دوسرے غریب لوگوں کے ساتھ مل کر مہمان ہوا۔ آپ رات کو نکلے تاکہ مہمانوں کی نگہداشت کریں۔ تو آپ نے مجھے پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا۔ تو آپ نے مجھے اپنے پاؤں سے ٹھوکر ماری اور فرمایا پیٹ کے بل نہ لیٹ۔ ایسے لیٹنے پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ● ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

وبعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا القاسم ﷺ

ہمارے سردار تقسیم کرنے والے درود وسلام بھیجو اللہ آپ پر

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اعطیکم ولا امنعکم انما انا قاسم اضع حیث امرت ۔

(صحیح البخاری ج ۱ ۔ ص ۴۳۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا نہ میں تمہیں (کچھ) دیتا ہوں ۔ اور نہ ہی میں تم سے کچھ روکتا ہوں ۔ میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں ۔ جہاں مجھے حکم ہوتا ہے ۔ وہاں صرف کرتا ہوں ۔

عن معاویۃ رضی اللہ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرًا یفقھہ فی الدین واللہ المعطی وانا القاسم ولا تزال ھذہ الامۃ ظاھرین

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ وہ کہتے ہیں ۔ کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے ۔ اس کو دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے ۔ اور اللہ دینے والا ہے اور میں تو تقسیم کرنیوالا ہوں ۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یا رب العلمین ط

علی من خالفهم حتی یاتی امر الله وهم ظاهرون۔

(صحیح البخاری ج ۱۔ ص ۴۳۹)

اور یہ اُمّت ہمیشہ اپنے مخالفوں پر غالب رہے گی۔ حتیٰ کہ ان کے پاس اللہ کا حکم (قیامت) آئے گا۔ اور وُہ غالب ہی رہیں گے۔

عن مجمع بن جاریة رضی اللہ عنہ قال قسمت خیبر علی اهل الحدیبیة فقسمها رسول الله ﷺ ثمانیة عشر سهما وکان الجیش الفا وخمسمائة فیهم ثلثمائه فارس فاعطی الفارس سهمین والراجل سهما۔

(سنن ابی داؤد ج ۲۔ ص ۱۹)

حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ خیبر کی غنیمت کا مال حدیبیہ والوں میں تقسیم کیا گیا جسکو رسُول اللہ ﷺ نے اٹھارہ حِصّوں میں تقسیم کیا۔ اور لشکر پندرہ سو تھا جن میں تین صد گھوڑسوار تھے (اور بارہ سو پیدل) آپؐ نے سواروں کو دو دو حِصّے دیئے۔ اور پیدلوں کو ایک ایک حِصّہ دیا۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا ان النبی ﷺ کان یقسم بین نسائه فیعدل و یقول اللهم هذه قسمتی فیما املک فلا تلمنی فیما تملک ولا املک۔

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۱۳۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضُور اقدس ﷺ اپنی بیویوں کے درمیان تقسیم میں انصاف فرماتے اور کہتے اے اللہ یہ میری تقسیم اس معاملے میں ہے جس کا میں مالک ہوں۔ مجھے اس چیز میں ملامت مت کرنا جسکا تو مالک ہے اور میں مالک نہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم • ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

یا حی یا قیوم

اللّٰھم صل وسلم وبارک علی سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک

بعدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا قاسم التمر ﷺ

ہمارے سردار کھجوروں کے تقسیم کرنیوالے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

یقول کنا عند رسول اللہ

ﷺ وھو یقسم تمرا من

تمر الصدقۃ والحسن بن علی

رضی اللہ عنہ فی حجرہ فلما فرغ

حملہ النبی ﷺ علی عاتقہ

فسال لعابہ علی النبی

ﷺ فرفع النبی ﷺ

رأسہ فاذا تمر فی فیہ

فادخل النبی ﷺ یدہ

فانتزعھا منہ ثم قال

أما علمت ان الصدقۃ

لا تحل لاٰل محمد (ﷺ)۔

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٢ - ص ٢٧٩)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ ہم حضور اقدس ﷺ

کے ہاں حاضر تھے۔ اور آپؐ زکوٰۃ

کی کھجوریں تقسیم فرما رہے تھے اور حضرت

حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپؐ کی گود

میں تھے۔ جب تقسیم سے فارغ ہوئے

تو حضور اقدس ﷺ نے انہیں اپنے

کندھوں پر اٹھا لیا۔ اُنکے مُنہ کا لعاب

حضور نبی کریم ﷺ پر بہہ رہا تھا۔ جب

آپؐ نے اپنا سر اٹھایا تو (دیکھا کہ) اُنکے مُنہ

میں ایک کھجور تھی۔ حضور اقدس ﷺ

نے اُنکے مُنہ میں ہاتھ ڈالکر اس کھجور کو نکال

کر پھینک دیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا تجھے معلوم نہیں

کہ زکوٰۃ محمدؐ کی آل کیلئے حلال نہیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

اٰمین اٰمین اٰمین یا رب العٰلمین ط

بسم الله الرحمٰن الرحيم ما شاء الله لا قوة الا بالله

سیدنا قاسم الخیرات الحسنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے سردار عمدہ نیکیوں کو تقسیم کرنیوالے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ حدثه ان اناسا من الانصار سالوا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فلم يساله احد منهم الا اعطاه حتى نفد ما عنده فقال لهم حين انفق كل شئ بيديه ما يكن عندی من خير لا ادخره عنكم۔ (الحدیث)

(صحیح البخاری ج ۲ - ص ۹۵۸)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے بعض لوگوں نے آپ ﷺ سے سوال کیا۔ جس نے بھی آپ ﷺ سے کچھ مانگا اُس کو آپ ﷺ نے عطا فرمایا۔ حتیٰ کہ خزانہ ختم ہو گیا۔ جب ہر چیز آپ ﷺ کے ہاتھوں سے ختم ہو گئی تو فرمایا میرے پاس جو خیر ہو گی میں تم سے بچا کر ذخیرہ نہ کروں گا۔

عن عبد الله بن مسعود رض قال اوتی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم جوامع الخير وخواتمه او قال فواتح الخير۔ (الحدیث)

(سنن ابن ماجة ص ۱۳۶)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضور اقدس ﷺ خیر کی جملہ بھلائیاں دیئے گئے تھے یا یہ فرمایا کہ خیر کی کنجیاں دیئے گئے تھے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
آمین آمین آمین یارب العلمین

بسم الله الرحمٰن الرحیم • ما شاء الله لا قوة الا بالله

اللّٰھم صل وسلم وبارک علیٰ سیدنا ومولانا وحبیبنا محمد النبی الامی وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہ وعترتہ بعدد کل معلوم لک وبعدد خلقک ورضیٰ نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک استغفر الله الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

سیدنا قاسم الذھب صلی الله علیہ واٰلہٖ وسلم

ہمارے سردار سونا تقسیم کرنے والے درود و سلام بھیجے اللہ آپ پر

عن ابی سعید رضی الله عنه
بعث علی رضی الله عنه الی النبی
صلی الله علیه وسلم بذهيبة فقسمها
بين اربعة الاقرع بن
حابس الحنظلی ثم المجاشی
وعيينة بن بدر الفزاری
و زيد الطائی ثم احد
بنی نبهان و علقمة بن
علاثة العامری ثم احد
بنی كلاب فغضبت قريش
و الانصار فقالوا يعطی
صناديد اهل نجد و يدعنا
قال انما اتالفهم۔ (الحديث)

(صحیح البخاری ج ۱ ص ۴۷۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ
نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
کچھ سونا بھیجا تو آپؐ نے اسکو ان چار
آدمیوں کے درمیان تقسیم کردیا۔ اقرع
بن حابس حنظلی رضی اللہ عنہ اور عیینہ بن
بدر فزاریؓ اور زید طائیؓ جو بعد میں بنی
نبہان میں سے ایک شخص ہوگئے تھے۔
اور علقمہ بن علاثہ عامریؓ جو بعد میں بنی کلاب
میں سے ایک شخص ہوگئے تھے پس قریش
اور انصار کو غصّہ آگیا اور انہوں نے
کہا کہ اہل نجد کے سرداروں کو دیتے
ہیں اور ہمیں نہیں دیتے۔ آپؐ نے فرمایا
مَیں ان کی تالیف کرتا ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
اٰمین اٰمین اٰمین یارب العٰلمین ط

المفهرس

شمار	اسماء النبی الکریم ﷺ	صفحہ	شمار	اسماء النبی الکریم ﷺ	صفحہ
۵۸۹	سیدنا اَلضَّابِطُ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۱۵	۶۰۷	سیدنا طَوِیْلُ الصَّلٰوۃِ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۴۱
۵۹۰	سیدنا اَلضَّارِبُ بِالْحُسَامِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	۹۱۷	۶۰۸	سیدنا طَوِیْلُ الصَّمْتِ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۴۲
			۶۰۹	سیدنا طٰہٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۴۴
۵۹۱	سیدنا اَلضَّارِعُ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۱۸	۶۱۰	سیدنا اَلطَّهُوْرُ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۴۵
۵۹۲	سیدنا اَلضَّحَاكُ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۲۰	۶۱۱	سیدنا اَلطَّیِّبُ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۴۷
۵۹۳	سیدنا اَلضَّحُوْكُ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۲۱	۶۱۲	سیدنا طَیِّبُ الْاَثْوَابِ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۴۸
۵۹۴	سیدنا ضَخْمُ السَّاقَیْنِ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۲۳	۶۱۳	سیدنا طَیِّبُ الْخِیَمِ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۴۹
۵۹۵	سیدنا ضَخْمُ الْعَضُدَیْنِ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۲۴	۶۱۴	سیدنا طِیْبُ الضَّرِیْبَةِ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۵۱
۵۹۶	سیدنا ضَخْمُ الْهَامَةِ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۲۵	۶۱۵	سیدنا طِیْبُ الْعُوْدِ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۵۳
۵۹۷	سیدنا ضَلِیْعُ الْفَمِ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۲۶	۶۱۶	سیدنا طِیْبُ الْمَعْدَنِ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۵۵
۵۹۸	سیدنا اَلضَّمِیْنُ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۲۸	۶۱۷	سیدنا اَلظَّاهِرُ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۵۷
۵۹۹	سیدنا اَلضِّیَاءُ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۲۹	۶۱۸	سیدنا اَلظَّفُوْرُ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۵۸
۶۰۰	سیدنا اَلضَّیْغَمُ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۳۱	۶۱۹	سیدنا اَلْعَابِدُ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۶۰
۶۰۱	سیدنا طَابَ طَابَ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۳۲	۶۲۰	سیدنا اَلْعَادِلُ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۶۲
۶۰۲	سیدنا اَلطَّاهِرُ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۳۴	۶۲۱	سیدنا اَلْعَارِفُ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۶۳
۶۰۳	سیدنا اَلطَّبِیْبُ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۳۶	۶۲۲	سیدنا اَلْعَارِفُ بِاللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	۹۶۶
۶۰۴	سیدنا اَلطِّرَازُ الْمُعْلَمُ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۳۷	۶۲۳	سیدنا اَلْعَاضِدُ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۶۸
۶۰۵	سیدنا طٰسٓ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۳۸	۶۲۴	سیدنا اَلْعَافِیْ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۶۹
۶۰۶	سیدنا طٰسٓمٓ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۳۹			

ب

شمار	اسماء النبی الکریم ﷺ	صفحہ	شمار	اسماء النبی الکریم ﷺ	صفحہ
۶۲۵	سیدنا العاقب ﷺ	۹۷۰	۶۵۳	سیدنا العربی ﷺ	۱۰۰۸
۶۲۶	سیدنا العالم ﷺ	۹۷۱	۶۵۴	سیدنا العروۃ الوثقی ﷺ	۱۰۱۰
۶۲۷	سیدنا العالم بالحق صلی اللہ علیہ وسلم	۹۷۲	۶۵۵	سیدنا العزیز ﷺ	۱۰۱۲
			۶۵۶	سیدنا العزوف ﷺ	۱۰۱۴
۶۲۸	سیدنا عامر کعبۃ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۹۷۶	۶۵۷	سیدنا عزیز المقامۃ ﷺ	۱۰۱۵
			۶۵۸	سیدنا العصمۃ ﷺ	۱۰۱۶
۶۲۹	سیدنا العامل ﷺ	۹۷۸	۶۵۹	سیدنا عصمۃ اللہ ﷺ	۱۰۱۸
۶۳۰	سیدنا العائل ﷺ	۹۸۰	۶۶۰	سیدنا العطوف ﷺ	۱۰۱۹
۶۳۱	سیدنا العبد ﷺ	۹۸۱	۶۶۱	سیدنا العظیم ﷺ	۱۰۲۱
۶۳۲	سیدنا عبد اللہ ﷺ	۹۸۳	۶۶۲	سیدنا عظیم الجنۃ ﷺ	۱۰۲۳
۶۳۳	سیدنا عبد الجبار ﷺ	۹۸۶	۶۶۳	سیدنا عظیم الساعین ﷺ	۱۰۲۴
۶۳۴	سیدنا عبد الحمید ﷺ	۹۸۷	۶۶۴	سیدنا عظیم الشان ﷺ	۱۰۲۵
۶۳۵	سیدنا عبد الخالق ﷺ	۹۸۸	۶۶۵	سیدنا عظیم المناکب ﷺ	۱۰۲۶
۶۳۶	سیدنا عبد الرزاق ﷺ	۹۸۹	۶۶۶	سیدنا عف ﷺ	۱۰۲۷
۶۳۷	سیدنا عبد الرحمن ﷺ	۹۹۰	۶۶۷	سیدنا عفو ﷺ	۱۰۲۹
۶۳۸	سیدنا عبد الرحیم ﷺ	۹۹۱	۶۶۸	سیدنا العفو ﷺ	۱۰۳۱
۶۳۹	سیدنا عبد السلام ﷺ	۹۹۲	۶۶۹	سیدنا العفیف ﷺ	۱۰۳۳
۶۴۰	سیدنا عبد الغفار ﷺ	۹۹۳	۶۷۰	سیدنا العلامۃ ﷺ	۱۰۳۴
۶۴۱	سیدنا عبد الغیاث ﷺ	۹۹۴	۶۷۱	سیدنا العلم ﷺ	۱۰۳۶
۶۴۲	سیدنا عبد القادر ﷺ	۹۹۵	۶۷۲	سیدنا علم الایمان ﷺ	۱۰۳۷
۶۴۳	سیدنا عبد القدوس ﷺ	۹۹۶	۶۷۳	سیدنا علم الیقین ﷺ	۱۰۳۹
۶۴۴	سیدنا عبد القہار ﷺ	۹۹۷	۶۷۴	سیدنا العلی ﷺ	۱۰۴۱
۶۴۵	سیدنا عبد الکریم ﷺ	۹۹۸	۶۷۵	سیدنا العلیم ﷺ	۱۰۴۲
۶۴۶	سیدنا عبد المجید ﷺ	۹۹۹	۶۷۶	سیدنا العماد ﷺ	۱۰۴۴
۶۴۷	سیدنا عبد المؤمن ﷺ	۱۰۰۰	۶۷۷	سیدنا عماد قبۃ الوجود صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۴۵
۶۴۸	سیدنا عبد المہیمن ﷺ	۱۰۰۱			
۶۴۹	سیدنا عبد الوہاب ﷺ	۱۰۰۲	۶۷۸	سیدنا العمدۃ ﷺ	۱۰۴۷
۶۵۰	سیدنا عبد الداعین ﷺ	۱۰۰۳	۶۷۹	سیدنا العین ﷺ	۱۰۴۸
۶۵۱	سیدنا العدۃ ﷺ	۱۰۰۴	۶۸۰	سیدنا عین العز ﷺ	۱۰۴۹
۶۵۲	سیدنا العدل ﷺ	۱۰۰۶	۶۸۱	سیدنا عین الناس ﷺ	۱۰۵۱

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
آمین آمین آمین یارب العلمین ط

شمار	اسماء النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم	صفحہ
۶۸۲	سَیِّدِنَا اَلْغَادِیْ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۵۳
۶۸۳	سَیِّدِنَا اَلْغَارِسُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۵۵
۶۸۴	سَیِّدِنَا اَلْغَارِفُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۵۸
۶۸۵	سَیِّدِنَا اَلْغَازِیْ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۶۰
۶۸۶	سَیِّدِنَا اَلْغَاضُّ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۶۱
۶۸۷	سَیِّدِنَا اَلْغَافِرُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۶۳
۶۸۸	سَیِّدِنَا اَلْغَالِبُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۶۵
۶۸۹	سَیِّدِنَا اَلْغَامِسُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۶۶
۶۹۰	سَیِّدِنَا اَلْغَانِمُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۶۸
۶۹۱	سَیِّدِنَا اَلْغَرِیْبُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۶۹
۶۹۲	سَیِّدِنَا اَلْغَطَمْطَمُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۷۱
۶۹۳	سَیِّدِنَا اَلْغَفُوْرُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۷۳
۶۹۴	سَیِّدِنَا اَلْغُلَامُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۷۴
۶۹۵	سَیِّدِنَا اَلْغَنِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۷۵
۶۹۶	سَیِّدِنَا اَلْغَنِیُّ بِاللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۷۶
۶۹۷	سَیِّدِنَا اَلْغَوْثُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۷۷
۶۹۸	سَیِّدِنَا اَلْغِیَاثُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۷۹
۶۹۹	سَیِّدِنَا اَلْاَغْیَرُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۸۱
۷۰۰	سَیِّدِنَا اَلْغَیُّوْرُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۸۳
۷۰۱	سَیِّدِنَا اَلْفَاتِحُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۸۵
۷۰۲	سَیِّدِنَا فَاتِحُ الْکُنُوْزِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۸۸
۷۰۳	سَیِّدِنَا اَلْفَارِقُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۸۹
۷۰۴	سَیِّدِنَا فَارْقَلِیْطُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۹۱
۷۰۵	سَیِّدِنَا اَلْفَارْقَلِیْطُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۹۲
۷۰۶	سَیِّدِنَا اَلْفَارُوْقُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۹۳
۷۰۷	سَیِّدِنَا اَلْفَاضِلُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۹۵
۷۰۸	سَیِّدِنَا اَلْفَاکُّ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۹۶
۷۰۹	سَیِّدِنَا اَلْفَائِقُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰۹۷
۷۱۰	سَیِّدِنَا اَلْفَتَّاحُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۰۰

شمار	اسماء النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم	صفحہ
۷۱۱	سَیِّدِنَا اَلْفَجْرُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۰۲
۷۱۲	سَیِّدِنَا اَلْفَخْرُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۰۳
۷۱۳	سَیِّدِنَا اَلْفَخْمُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۰۴
۷۱۴	سَیِّدِنَا اَلْفَدْعَمُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۰۵
۷۱۵	سَیِّدِنَا اَلْفَرْدُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۰۶
۷۱۶	سَیِّدِنَا فَرَطٌ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۰۷
۷۱۷	سَیِّدِنَا اَلْفَرَطُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۰۸
۷۱۸	سَیِّدِنَا فَرَطُ الْاُمَّۃِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۱۰
۷۱۹	سَیِّدِنَا فَرَطُ صِدْقٍ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۱۲
۷۲۰	سَیِّدِنَا اَلْفَصِیْحُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۱۴
۷۲۱	سَیِّدِنَا اَلْفَضْلُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۱۵
۷۲۲	سَیِّدِنَا فَضْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۱۶
۷۲۳	سَیِّدِنَا اَلْفَطِنُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۱۷
۷۲۴	سَیِّدِنَا فَکَّاکُ الْعُنَاۃِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۱۸
۷۲۵	سَیِّدِنَا اَلْفَلَاحُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۱۹
۷۲۶	سَیِّدِنَا اَلْفَلَجُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۲۰
۷۲۷	سَیِّدِنَا فَوَاتِحُ الْکُنُوْزِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۲۲
۷۲۸	سَیِّدِنَا فَوَاتِحُ النُّوْرِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۲۳
۷۲۹	سَیِّدِنَا اَلْفَھِمُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۲۴
۷۳۰	سَیِّدِنَا فِتْرُ الْمُسْلِمِیْنَ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۲۶
۷۳۱	سَیِّدِنَا اَلْقَارِنُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۲۹
۷۳۲	سَیِّدِنَا اَلْقَارِیْ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۳۰
۷۳۳	سَیِّدِنَا قَارِیُ الضَّیْفِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۳۱
۷۳۴	سَیِّدِنَا اَلْقَاسِمُ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۳۲
۷۳۵	سَیِّدِنَا قَاسِمُ التَّمَرِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۳۴
۷۳۶	سَیِّدِنَا قَاسِمُ الْخَیْرَاتِ الْحَسَنَاتِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۳۵
۷۳۷	سَیِّدِنَا قَاسِمُ الذَّھَبِ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۳۶

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اٰمِین اٰمِین اٰمِین یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ط